

<https://famousurdanovels.blogspot.com/>

ایک تیری آرزو

بہشت محمد السلام



<http://primenovels.blogspot.com/>

ایک تیری آرزو

بنت عبدالسلام

مکمل ناول

رات کے تقریباً چار بج رہے تھے۔ ہر طرف گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ ٹھنڈ کے باعث سب اپنے بستروں میں دبک کر خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔ چاروں جانب چھائے ہوئے مکمل سکوت کو الارم کی متواتر تیز آواز ٹور دیتی ہے۔ انوشے ہڑبڑا کے اٹھی اور موبائل پر ٹائم دیکھا۔

"چار بج گئے؟؟ یا اللہ!! مطلب موبائل کافی دیر سے بج رہا تھا۔" وہ فوراً اٹھی اور اپنے سٹدی ٹیبل پر پڑے اسسائمنٹ پر نگاہ دوڑائی۔ ابھی تو کافی رہتا ہے۔ اس نے خود سے ہمکلامی کے انداز میں کہا۔ پھر دوبارہ اپنے موبائل پر ٹائم دیکھا جو 4:10 بتا رہا تھا۔ پہلے تہجد پڑھ لیتی ہوں پھر continue کرونگی۔ اس نے سوچا اور وضو کے لئے واش روم کی جانب بڑھی جو اس کے کمرے کے ساتھ اٹیچ تھا۔ تہجد پڑھنے کے بعد اپنی پڑھائی میں لگ گئی اور کب کب میں پڑھتے پڑھتے سو گئی پتا ہی نا چلا۔۔۔ انوشے شاہ ملائی جیسی رنگت، پرکشش نقوش رکھنے والی، بلا کی معصومیت چہرے پر سمیٹے ہوئے انتہائی ضدی لڑکی تھی۔ اسکی ایک بہن آنابیہ جو کے 12 سال اور ایک بھائی حنین جو کے 7 سال کا تھا خود انوشے 18 سال کی تھی۔ اپنے ماں باپ کی پہلی اولاد ہونے کے ناتے انکی تمام محبتوں کو محور و مرکز

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

بن چکی تھی۔ بچپن سے ہی اس نے جس چیز کی خواہش کی وہ اس کے لئے حاضر ہو جاتی۔ ضدی ہونے کے ساتھ ساتھ سمجھدار بھی بہت تھی۔ مسز جنید نے اپنے بچوں کی تربیت میں کوئی کسر نا چھوڑی تھی۔ انوشے پہلی اولاد ہونے کے سبب اپنے جنید صاحب کی آنکھوں کا تارا تھی۔ بقول مسز جنید، جنید صاحب کے بے جا لاڈ پیار نے انوشے کو اتنا ضدی بنایا۔

جنید شاہ کے والد کے انتقال کے بعد ان کا کپڑوں کا چھوٹا سا کاروبار جنید صاحب نے سنبھال لیا تھا اور خوب محنت کر کے اسی کاروبار کو اتنا بڑھایا کہ انکا اپنا کپڑوں کے امپورٹ ایکسپورٹ کا بزنس بن گیا اور یہاں تک پہنچنے میں جتنی محنت لگی تھی وہ انکا دل ہی جانتا تھا۔ جنید صاحب کی والدہ کا تو بچپن میں ہی انتقال ہو گیا تھا اسکے علاوہ انکا بس ایک بھائی تھا جاوید۔۔ والد کے انتقال کے بعد جاوید کی پرورش جنید نے ہی کی اور کای جتن کر کے جاوید کو دبئی میں سیٹلڈ کرایا۔ جاوید اور جنید میں بہت پیار تھا اتنا دور رہنے کا تو کبھی انہوں نے تصور بھی نہیں کیا تھا لیکن وقت اور حالات کے مطابق انسان کو خود کو بدلنا پڑتا ہے اور آہستہ آہستہ عادت ہو ہی جاتی ہے وہ لوگ جن سے دوری کا تصور بھی دل کو اداس کر دیتا ہے ان کے بغیر جینا آ ہی جاتا ہے۔۔ عید تہوار کے موقع پر جاوید صاحب کی پوری جنید صاحب کے ہاں ٹھرنے آتی تھی اور ہر مرتبہ تقریباً ایک مہینہ رہتے تھے اس لئے جنید صاحب نے اوپر والا حصہ خالی کر رکھا تھا۔ جنید صاحب کے گھر کے داخلی دروازے سے داخل ہوتے ہی بڑا سا ہال اتنا جس کے بالکل سامنے کچن تھا اور کچن کے ایک طرف برابر برابر تین کمرے بنے تھے جس میں سے ایک کمرہ جنید صاحب اور انکی مسز کا ایک انوشے کا اور ایک انابیہ اور حنین کا تھا جب کے کچن کے دوسری طرف ایک غار نما جگا کھلی چھوڑی تھی جس کا کوئی دروازہ نا تھا اس میں سے جاتے ہوئے اوپر والے پورشن کی سیڑھیاں آتی تھی۔ جب کے اس جگا کے بالکل برابر میں ڈرائنگ روم تھا جو کبھی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

مہمان وغیرہ کے آنے پر ہی استعمال کیا جاتا تھا۔ اوپر والا پورشن بھی بالکل اسی طرح بنا ہوا تھا بس سڑھیوں والی جگا پر واشروم اور باتھروم بنا ہوا تھا۔ اوپر والا حصہ صرف ضرورت کے تحت ہی استعمال کیا جاتا تھا زادا تر جب جاوید صاحب آتے تھے فیملی کے ساتھ روکنے تب ہی کھولا جاتا تھا۔ جاوید شاہ کے دو ہی بچے تھے ایک بڑا بیٹا رمیز جو کے 10 سال کا تھا اور چھوٹی بیٹی انیقہ جو کے 4 سال کی تھی جب بھی یہ لوگ ٹھرنے آتے تھے گھر میں ایک رونق سی لگ جاتی تھی اور انوشے کو تو بچوں سے بے انتہا محبت تھی۔ جب انکا جانے کا وقت ہوتا تو گویا گھر میں کھرام مچا ہوتا۔ انوشے انیقہ سے لپٹ لپٹ کر ایسے روتی جیسے اسکی رخصتی ہو رہی ہو اس بات پر سب اسکا مذاق بھی بناتے لیکن وہ بہت کمزور دل تھی ذرا ذرا سی باتوں پر آنسو بہانے لگ جاتی۔۔

انوشے کے فائنل ایکسزامز قریب تھے۔۔ انوشے کے بابا (جنید صاحب) نے اسے وعدہ کیا تھا کہ ایکسزامز کے بعد وہ اسکی انیسویں سالگرہ پر اسے دبئی اکیلے جانے کی اجازت دیں گے۔۔ اس بار انوشے نے عجیب ہی کوئی ضد پکڑ لی تھی کہ اسے اکیلے چاچو کے گھر جا کر انھے سرپر از دینا ہے۔ گھر والے اسکو اکیلے بھیجنے پر رضا مند نہیں تھے لیکن وہ کہاں کسی کی سننے والی تھی دو دن کھانا پینا چھوڑ دیا اور جنید صاحب کو مجبوراً حامی بھرنی پڑی۔ جس پر مسز جنید نے بہت جھگڑا بھی کیا کہ یہ لڑکی بہت بگڑ رہی ہے لیکن جنید صاحب نے ان کو مطمئن کیا کہ وہ سب سنبھال لینگے اور انوشے بالکل اکیلی نہیں ہوگی۔۔

ناشتے کی میز پر سب جمع تھے سوا انوشے کے۔ ان کے گھر کا اصول تھا کہ جب تک سب اکٹھے نا ہو تب تک کوئی بھی کھانا نہیں کھاتا۔ مسز جنید غصے میں بڑبڑاتی ہوئی اٹھی کے "تین بار باشی (کام والی) کو بھیج چکی ہوں مگر مجال ہے کہ لڑکی کے سر پر جوں تک رینگے ہو"۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

وہ خود انوشے کے کمرے کی طرف بڑھی۔ انوشے سٹی ٹیبل پر سر رکھے سو رہی تھی۔ کتاب کھلی پڑی تھی۔ مسز جنید نے انوشے کے کندھے کو پکڑ کے زور سے ہلایا وہ فورن اٹھ بیٹھی اور ماں کو سر پر کھڑا دیکھا۔

"اؤھ آپ ہیں س"

اور دوبارہ ٹیبل پر سر رکھ کر سونے کی کوشش کی۔ مسز جنید نے دوبارہ اسے اسی طریقے سے اٹھایا اور بولا: "کیوں کسی اور کا انتظار تھا؟"

"کیا ممّا آپ بھی صبح صبح مذاق کر رہی ہیں۔"

اس نے انگڑا آئیاں لیتے ہوئے ہوئے کہا۔

"بیٹا تمہیں میری شکل سے لگ رہا ہے کہ میں مذاق کے موڈ میں ہوں؟" مسز جنید نے غصے میں کہا جس پر انوشے نے فوراً انکے چہرے پر نگاہ دوڑائی اور کہنے لگی: "نہیں ممّا آپ کی شکل سے تو لگ رہا ہے کہ آپ۔۔۔۔"

"باتیں مت بناؤ زادا جلدی سے ناشتے کی میز پر پہنچو پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس۔" مسز جنید نے اسکی بات کاٹتے ہوئے گویا حکم دیا اور کمرے سے چلی گئی۔

انوشے اٹھی منہ ہاتھ دھوے، کمر تک لٹکتے بالوں کا جوڑا بنایا، گلے میں دوپٹا ڈالا اور ناشتے کے لئے ڈائننگ ٹیبل کی جانب بڑھی جہاں سب اس اس کے منتظر تھے۔ ناشتے کی میز پر پہنچتے ہی اسنے بابا کو سلام کیا اور کرسی پیچھے کھسکا کر بیٹھ گئی۔ انوشے کے آتے ہی حنین اور انابیہ ناشتے پر ٹوٹ پڑے گویا برسوں سے بھوکے تھے۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آپی کی وجہ سے روز لیٹ ہو جاتا ہوں ان کو تو ناشتہ ہی نہیں دینا چاہیے۔" حنین نے بریڈ کا سلائس مونہ میں ڈالتے ہوئے معصومیت سے کہا

جس پر انوشے نے جو اسکے برابر میں بیٹھی تھی فوراً اسکے گال کھینچے اور بولی: "اچھا بیٹا اور جو تمہاری وجہ سے روز رات کا کھانا لیٹ ہوتا ہے وہ کچھ نہیں۔"

"سہی تو کہ رہا ہے ساری رات میڈم صاحب پڑھتی رہیں گی تو صبح اٹھیں گی کیسے۔۔ اپنی حالت دیکھی ہے۔ کتنی کمزور ہوتی جا رہی ہو اور رنگ دیکھو کتنا پیلا پڑ گیا ہے۔۔ منا بھی کیا ہے کے اسکول جانا چھوڑ دو آخر ضرورت کیا ہے اسکول پڑھانے کی تمکو۔۔" مسز جنید ایک سانس میں ساری بات کہ گئی تھی اور یہ تو وہ تانے تھے جو انوشے کو تقریباً روز ہی سننے کو ملتے تھے اب تک تو اسے عادت پڑ جانی چاہیے تھی لیکن وہ ہمیشہ اسکول والی بات سے چڑ جایا کرتی تھی۔۔

"کیا ماما روز روز ایک ہی بات لے کے بیٹھ جاتی ہیں آپ بھی۔ ٹیپنگ کرنہ میرا شوق ہے بچپن سے ہی آپ کو پتا بھی ہے اسکے باوجود آپ روز روز یہی بات لے کر بیٹھ جاتی ہیں۔۔" انوشے بات کرتی ہوئی ناشتہ ادھورا چھوڑ کر اٹھی اور کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔

"بیٹا ناشتہ تو پورا کر کے جاو۔" مسٹر جنید نے آواز لگائی

- "نہیں بابا بس کھا لیا میں نے۔" انوشے نے مختصر جواب دیا اور کمرے کے اندر داخل ہو گئی۔

"کیا آپ بھی بچی پر صبح شرو ہو گئی ہیں اسے ناشتہ تو کر لینے دیتی ٹھیک سے۔" جنید صاحب نے مسز جنید کو مخاطب کر کے کہا۔۔

"ہم ٹھیک کھ رہی ہیں آپ میں بولا کر لاتی ہوں اسے۔"

مسز جنید کھڑی ہوئی اور انوشے کے کمرے کی جانب لپکی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

جہاں انوشے سٹیبل پر کتابیں سیٹ کر رہی تھی اسنے محسوس کر لیا تھا کہ کمرے میں کوئی داخل ہوا ہے۔

"میں نے کر لیا ہے ناشتہ مزید بھوک نہیں ہے۔" انوشے نے بنا دیکھے ہی جواب دیا۔
"مطلب آپ نے نہیں آنا اب۔" مسز جنید نے ماتھے پر ہل چڑھاتے ہوئے کہا۔
"نہیں! انوشے نے بلا کھمکل جواب دیا۔

"ٹھیک ہے پھر آپ کی دہی کی ٹریپ بھی کینسل۔ کیونکہ جب تک آپ ٹھیک سے کھانگی نہیں تب تک اکیلے جانے کی اجازت نہیں ملے گی اور یہ حکم ہے میرا اور مجھے یقین ہے آپ کے بابا بھی میرا حکم نہیں ٹالیں گے۔"

انوشے یک دم مڑی اور پیچھے کھڑی ماما کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی "آپ ہمیں بلیک میل کر رہی ہیں؟"

"بیٹا آپ یہ مت بھولیں کہ میں آپ کی ماما ہوں آپ میری نہیں۔۔ اور آپ نے یہ بلیک میلنگ کی عادت مجھ سے ہی سیکھی ہے۔" مسز جنید نے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا۔
اوہ! انوشے نے ائیر و اوچکاتے ہوئے کہا۔

"جی" مسز جنید نے مختصر سا جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ویسے مجھے بھوک ہے نہیں زبردستی کھانا پڑے گا۔" انوشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"لگتا ہے مجھے تو آج بغیر ناشتہ کے جانا ہوگا۔" جنید صاحب کرسی پر انگڑائیاں لیتے ہوئے بولے۔
"نہیں نہیں صلح کر لی ہے شاید۔" انابیہ نے چائے کا کپ ہونٹوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

مسٹر جنید نے فوراً انوشے کے کمرے کی طرف نگاہ دوڑائی تو مسز جنید اور انوشے کو اسی طرف اتا دیکھا۔ جنید صاحب نے انکو دیکھتے ہی چائے کا کپ اٹھایا اور ایک سپ لینے کے بعد انوشے سے مخاطب ہوئے۔

"بیٹے زندگی میں چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل سے نہیں لگاتے۔ آپ میری بہادر بچی ہو۔ اگر کوئی کچھ کہتا ہے تو یقیناً وہ اپکا بھلا ہی چاہتا ہوگا اور ویسے آپ کی مرضی ہوتی ہے اپنے سامنے والے کی بات ماننی ہے مانو نہیں ماننی تو نظر انداز کر دو لیکن ایسے غصہ نہیں دکھانا چاہیے۔"

"جی جی اور بولیں مجھے اچھا لگ رہا ہے اپکا بولنا۔" انوشے نے بابا کی بات ختم ہوتے ہی تنزیا کہا جس پر حنین اور انابیہ کھکھلا کر ہنس پڑے۔

انوشے نے جنید صاحب کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات محسوس کے تو فوراً کھڑی ہوئی اور بابا کے گالوں کو کھینچتے ہوئے بولی:

"ارے! آپ تو ناراض ہی ہو گئے میں تو سبکا موڈ ٹھیک کرنا چاہ رہی تھی۔"

"ٹھیک ہے میرے بچے جلدی سے ناشتہ ختم کر ولیٹ ہو رہا ہے سب کو۔" مسٹر جنید نے ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا اور واش بیسن کی جانب بڑھے۔

ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد حنین، انابیہ اور انوشے گاڑی میں بیٹھ گئے۔ حنین اور انابیہ الگ اسکول میں پڑھتے تھے جب کے انوشے الگ اسکول میں پڑھاتی تھی جہاں وہ پڑھاتی کم اور بچوں کی تربیت اور ان میں کانفیڈنس پیدا کرنے کا کام زادا سرانجام دے رہی تھی مسٹر جنید نے پہلے حنین اور انابیہ کو اسکول چوڑا اور پھر انوشے کو چھوڑتے ہوئے اپنے آفس کی جانب بڑھے۔

.....

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"وہ آپ کو گھور رہے ہیں جن کو ہم گھورتے ہیں۔"

ہاے یہ نا قدرے صرف تیری ہی قدر کیوں کرتے ہیں۔۔"

احمد نے نمرہ کی جانب نظر گھوماتے ہوئے دھیمے سے لہجے میں اپنے سامنے بیٹھے ہوئے معاوز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یار کیوں صبح صبح اردو کا جنازہ نکالنے پر تلا ہوا ہے۔" معاوز جو کے فائل بنانے میں مصروف تھا احمد کا گھسا پیٹا شعر سن کے احمد کی طرف نظریں اٹھا کے کہتا ہے۔

"یار نمرہ کو کب سے دیکھ رہا ہوں گا ہے بگا ہے تجھے مسکرا مسکرا کے دیکھ رہی ہے۔"

احمد نے نمرہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا جو شاید انکی باتوں کی سمجھ گئی تھی اس لیے دوبارہ ڈیزائن بنانے میں مصروف ہو گئی۔

"یار شاید اسے میرے ڈیزائن چاہیے سر جنید کو امپریس کرنے کے لئے۔" معاوز نے آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا اور دوبارہ کام میں مصروف ہو گیا۔

"ابے یار ایک تو تو بھی نا!"

"معاوز سر آپ کو سر جنید نے بلایا ہے۔" احمد کچھ بولنا چاہ رہا تھا کہ ریاض نے اسکی بات کو کاٹتے ہوئے معاوز کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے؟ اچھا چلو تم میں آتا ہوں۔" معاوز نے چونکتے ہوئے جواب دیا اور کرسی پیچھے کھسکا کر اٹھ کھڑا

ہوا اور ساری فائل ٹیبل پر سیٹنگ سے رکھنے کے بعد احمد کو مخاطب کیا: "یار ان فائل کا دھیان رکھنا۔"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ٹھیک ہے یار کوئی نہیں لیتا تیری فائل"۔ احمد جو کے اسکے برابر ہی بنے چھوٹے سے آفس میں بیٹھا کمپیوٹر پر کچھ ٹائپ کرنے لگا تھا۔ کمپیوٹر پر ہی نظریں جمائے ہوئے معاوز کو جواب دیا۔

"السلام علیکم سر!"۔ معاوز نے مین آفس کا گیٹ کھولتے ہی شیشے کی ٹیبل کے سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے 35 سے 40 سالہ باریش سے نورانی چہرے والے آدمی کو سلام کیا جو کے لپ ٹاپ میں کچھ لکھنے میں مصروف تھے۔

"وعلیکم السلام!" جنید شاہ نے معاوز کی آواز پر لاپٹاپ بند کرتے ہوئے جواب دیا اور معاوز کو سامنے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"جی سر اپنے بلایا۔ خیریت؟" معاوز نے بیٹھتے بیٹھتے سوال کیا۔

"ہاں بیٹا ایک کام تھا تم سے۔" جنید صاحب نے ٹیبل پر رکھے کریسل نما پتھر کو گھماتے ہوئے جواب دیا۔

"جی سر حکم کریں۔" معاوز نے انتہائی مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"بیٹا پہلی بات تو یہ میں نے تمکو کتنی بار کہا ہے کہ مجھے سرنا کہا کرو انکل کھ لیا کرو۔ پوری کمپنی میں سب سے زادا تم پر ہی بھروسہ کرتا ہوں کیوں کہ تم بھروسہ لائق ہو تم نے آج تک یہی ثابت کیا کہ تمہارے جیسے بھروسہ مند نوجوان بہت کم ملتے ہیں آج ک دور میں"۔ جنید صاحب گویا ایک ہی سانس میں ساری بات کہ گئے۔

"جی سر آپ حکم تو کریں میری جان بھی حاضر ہے آپ کے لئے"۔ معاوز نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ہاہا بیٹا جان نہیں چاہیے بس تمہیں دبئی جانا ہوگا"۔ جنید صاحب نے رومانوی لہجے میں کہا اور معاوز کی طرف اسکا جواب سننے کے لئے ترچھی نگاہ سے دیکھا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"لیکن دبئی میں تو کوئی براچ نہیں ہے ہماری کمپنی کی۔" معاوز نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا!
"ہونہہ لیکن کام کے سلسلے میں نہیں کچھ پرسنل ایشوز ہیں میرے ان سلسلوں میں۔" جنید صاحب نے ٹیبل پر نگاہ دوڑاتے ہوئے کہا۔

"پرسنل ایشوز... مطلب؟" معاوز نے جنید صاحب پر نظریں جماتے ہوئے پوچھا۔
معاوز انکی گول باتوں کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

"اہ! تمہیں پتا تو ہے کہ میری ایک بیٹی ہے انوشے جس کے لئے میری جان بھی حاضر ہوتی ہے اسکی ہر ضد کو پورا کرنے میں مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے۔" مسٹر جنید نے ٹھنڈی اہ بھرتے ہوئے کہا۔
"جی میں نے نام تو سنا ہے لیکن آپ چاہتے کیا ہیں" معاوز نے مشکوک لہجے میں دریافت کیا۔
"ابھی اسکے انٹر کے امتحانات ہونے والے ہیں اور پیپر کے بعد انکی انیسوی سا لگرہ آئی گی تو میڈم کی ضد ہے انکو برتھ دے پر دبئی جانا ہے اکیلے۔ اور بیٹا تم تو حالات سے واقف ہو اکیلے میں بھیج نہیں سکتا۔" جنید صاحب ٹھہر ٹھہر کے بولے۔

"ہاں لیکن اگر میں جاؤنگا تو اسکی اکیلے جانے کی ضد پوری تو نہیں ہوگی۔" معاوز جو ساری بات سمجھ چکا تھا آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھنے لگا۔

"معلوم ہے مجھے لیکن تمہیں اس طرح سے جانا ہے کہ اسکے ساتھ رہو ہر دم مگر اسے شک نا ہو۔"
جنید صاحب نے دونوں ہاتھوں کو تھوڑی کے نیچے جماتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایسا کیسے ہوگا؟" معاوز نے پریشاں کن لہجے میں پوچھا۔

"سب ہو جائے گا بیٹا بس ایک بار تم حامی بھر دو۔" جنید صاحب نے اس کے چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"لیکن پاسپورٹ ویزہ کچھ نہیں ہے میرے پاس میں آج تک پاکستان سے باہر نہیں گیا۔" معاوز کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"بیٹا ان سب کی ٹینشن مت لو وہ سب ہو جائے گا۔"۔۔۔ جنید صاحب نے مسحور کن لہجے میں کہا۔
"ٹھیک ہے انکل میں تیار ہوں۔ آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہے۔" معاوز نے مسکراہٹ سے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے بیٹا مجھے تم سے یہی امید تھی کس طرح جانا ہے کس طرح اسکا خیال رکھنا میں تمہیں بعد میں آرام سے سمجھا دوں گا۔ تم نے میرے دل کا بوجھ ہلکا سا کر دیا۔"۔ جنید صاحب نے مسکراہٹ سجاتے ہوئے جواب دیا۔ انکے چہرے سے انکی خوشی واضح ہو رہی تھی۔

"جی ٹھیک ہے سر اجازت دیجیے۔"۔ معاوز کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور گیٹ کی جانب بڑھا۔
انوشے کے کلاس میں داخل ہوتے ہی بچے السلام علیکم کی صدا لگاتے ہوئے کھڑے ہو گئے۔ عموماً اس اسکول میں ساری ٹیچر کو گڈ مارنگ کیا جاتا تھا مگر انوشے سلامیات کی ٹیچر تھی اس لیے اس نے بچوں کو کھ رکھا تھا کہ مجھے سلام کیا کرے۔ انوشے نے بچوں پر نگاہ دوڑائی اور وعلیکم السلام علیکم کہتے ہوئے اپنی کرسی کی جانب بڑھی۔

کلاس میں موجود 35 بچوں میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہ تھا جو انوشے سے بے انتہا ڈرتا ہو۔ سارے بچے بہت عزت کرتے تھے مگر ڈرتا کوئی نہیں تھا۔ وہ بچے جو شاید گھر میں ڈرے ڈرے رہتے ہوں وہ بھی انوشے سے بلا خوف و خطر ساری باتیں کر لیا کرتے تھے۔ کلاس میں موجود تمام بچوں کی عمر دس سال سے کم تھی۔ انوشے بچوں کی حاضری سے فارغ ہو کر ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ آج کیا پڑھانا ہے کہ بچوں کی گھما گھمی شروع ہو گئی۔ ایک بچی انوشے کے پاس آئی اور اسکا ہاتھ ہلاتے ہوئے بولی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"مس اپنے کہا تھا حضرت یوسف کو قصہ سناؤں گی۔"

"لیکن بیٹا وہ تو میں سنا

چکی ہوں اس دن آپ شاید غیر حاضر تھی۔" انوشے بچی کے گال کھینچتے ہوئے بولی۔

کچھ بچے حدیث کا بولتے کچھ دعاؤں کا۔ سب کی اپنی اپنی فرمائش تھی۔ جب کوئی دوسری ٹیچر اس کلاس میں آتی تو یہی کلاس معصومیت کا نمونہ بنی بیٹھی ہوتی جو ابھی انوشے کی حاضری میں گھما گھمی کر رہی تھی۔

"ٹھیک ہے آج میں حدیثیں پڑھا رہی ہوں۔" انوشے نے اپنا فیصلہ سنایا۔ اور بچوں کو پڑھانا شروع کر دیا انوشے کے پڑھانے کے دوران تمام بچے خاموش ہو کر بیٹھ گئے۔

پڑھاتے پڑھاتے کب دو گھنٹے گزر گے پتا بھی نا چلا پیریڈ اوف ہونے کے بعد انوشے کلاس روم سے نکل کر کاریڈور میں پہنچی جہاں ایک دوسری ٹیچر بیٹھی کاپیاں چیک کر رہی تھی۔

"السلام علیکم مس منتہا" انوشے نے انکو دیکھتے ہی سلام کیا۔

"وعلیکم السلام" مس منتہا نے انوشے کو بغور دیکھتے ہوئے جواب دیا اور دوبارہ کاپیاں چیک کرنے میں لگ گئیں۔

"آپ اپنے سٹوڈنٹس کے ساتھ کچھ زادا ہی اٹیچڈ ہیں۔" مس منتہا کاپیاں چیک کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں۔

انوشے جو رجسٹر سیٹ کرنے میں مشغول تھی مس منتہا کی بات سن کر ایک دم رکی اسے ان کی بات ناگوار گزری تھی وہ ایک لمبی سانس بھرتے ہوئے بولی:

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جی مس میں ان کے ساتھ بہت فرینڈلی ہوں کیوں کے میں انکو سٹوڈنٹس سمجھتی ہی نہیں ہوں وہ سب تو میرے چھوٹے بہن بھائی جیسے ہیں۔ میں اپنا رویہ ان کے ساتھ بالکل ایسا رکھتی ہوں جیسا میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ رکھتی ہوں۔۔"

"لیکن آپ ان کی ٹیچر ہیں اور ایک سٹوڈنٹ اور ٹیچر میں فاصلہ ضروری ہوتا ہے۔ آپ سے کلاس کا ایک بچہ بھی نہیں ڈرتا۔ کوئی رعب ہی نہیں ہے اچھا اسکول میں "مس منتہا نے کاپیاں سائیڈ پر رکھی۔"

"مس کس کتاب میں لکھا ہے کے ایک سٹوڈنٹ اور ٹیچر میں فاصلہ ضروری ہے؟؟ اور یہ چھوڑیں آپ ایک بات بتائیں کیا آپ اپنی ماما سے ڈرتی ہیں؟؟" . . انوشے انکے برابر میں بیٹھتی ہوئی انتہائی نرمی سے بولی۔

"مطلب کیا ہے آپ کا؟؟؟"

مس منتہا نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔

"مطلب کے ایک استاد کا درجہ والدین کے برابر ہوتا ہے نا کیا کوئی بچا اپنے والدین سے ڈرتا ہے؟؟"

"ہاں بہت بچے ڈرتے ہیں۔" مس منتہا نے پے در پے جواب دیا۔

"ہونہہ! لیکن صرف وہی بچے جن کے والدین بہت سخت ہوتے ہیں اور میں نے اکثر دیکھا ہے ایسے بچے ڈرے سہمے رہتے ہیں کیوں کے گھر میں تو پیار ملتا نہیں اور اسکول وغیرہ کے ٹیچرز اور ڈرا دیتے ہیں۔ جسے بچے کا مستقبل تاریک تر ہوتا چلا جاتا ہے۔" انوشے انکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے کھ رہی تھی

"آپ کہنا کیا چاہ رہی ہیں صاف صاف بولیں" . مس منتہا نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"دیکھیں مس آج کل ہر جگہ یہی سننے کو ملتا ہے نا کے والدین کو اپنے بچوں کے ساتھ فریندلی رہنا چاہیے۔ کیوں کے نئی نسل کو ڈانٹ کی نہیں پیار کی ضرورت ہے تو پھر ہم بھی تو ایک طرح سے ان کے والدین ہوتے ہیں تو ہمیں بھی چاہیے کے ہم ان کے ساتھ فریندلی رہیں اور ان کو اپنے بہن بھائی اولاد سمجھ کر انکی تربیت کریں۔ اور ایسا نہیں ہے کے میں اپنے سٹوڈنٹس سے ہر وقت مذاق مستی کرتی رہتی ہوں۔ پڑھائی کے وقت پڑھائی ہوتی ہے اور جب میں پڑھاتی ہوں یا سمجھاتی ہوں تو کوئی بھی بچہ بیچ میں نہیں بولتا۔ آپ چاہیں تو کبھی بھی میری کلاس کا آکر جائزہ لے سکتی ہیں۔" انوشے مینا رو کے مسلسل بول رہی تھی اور بات ختم ہوتے ہی میز پر رکھی بوتل سے پانی نکال کر پینے لگی۔

"آپ اپنی عمر سے بہت زادا بڑی ہیں مجھے آج پتا لگا۔"

انوشے جو گلاس ہونٹوں سے لگائے ہوئے تھی مس کی بات سن کر پانی پیتے پیتے کھانسنے لگی۔ شاید اسے مس کی بات ہضم نا ہوئی تھی یا پھر ہنسی چھوٹ گئی تھی۔

"آرام سے آرام سے" مس اس کی حالت دیکھ کر بولی۔

"مس آپ مجھ سے بڑی ہیں میرا مقصد آپ کو نیچا دکھانا نہیں تھا۔ میں تو بس۔۔۔"

نہیں بیٹے مجھے بالکل برا نہیں لگا بلکہ آپ کی سوچ اتنی اچھی ہے جان کر بہت خوشی ہوئی۔ اصل میں سری ٹیچر کو تم سے یہی شکایت ہے کے تم پڑھاتی نہیں ہو بچو کو مذاق مستی کرتی ہو۔ اب میں ان سب کو ایک خاص وجہ دے پاؤں گی کے تم کیوں ایسا کرتی ہو۔" . . مس منتہا نے انوشے کی بات کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

مس مجھے کسی سے کوئی غرض نہیں آپ یہاں کی بڑی ہیں اس لیے میں نے آپ کو بتانا ضروری سمجھا۔ خیر مجھے اب دسری کلاس میں بھی جانا ہے پریڈ لینے ٹائم ہونے والا ہے۔" انوشے کلائی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

پر بندھی ہوئی گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے بولی اور کھڑی ہو گئی۔
انشا اللہ پھر بات ہوگی۔ مس منہا دوبارہ کوپیاں اٹھا کر چیک کرنے لگی۔
اور انوشے رجسٹر سمیٹ کر کلاس کی جانب بڑھی۔۔۔

.....

"کیا کہ رہے تھے سر؟" احمد نے معاوز کے آتے ہی پوچھا۔

"کچھ نہیں یار دبئی بھیج رہے ہیں وہ"۔ معاوز نے آرام سے بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"دبئی؟ وہ کیوں؟" احمد حیران ہوتے ہوئے بولا۔

"یار ان کی بیٹی کو گھومنا پھرانے جانا ہے"۔ معاوز نے باتوں کو بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیوں بیٹھے بیٹھے جھٹکے دے رہا ہے"۔ احمد اپنی جگہ سے کھڑا ہو کر معاوز کے قریب آیا۔

"یار کم کرنے دے ابھی تنگ نہیں کر" معاوز کمپیوٹر پر نظریں جماتے ہوئے بولا

"یار اگر تجھے بتانا نہیں تھا تو پہلے اتنا بتا کر سسپنس کیوں بنایا۔ دیکھ میرے دل کی دھڑکن بھی تیز

ہو رہی ہے" احمد معاوز نے معاوز کا ہاتھ پکڑ کر اپنے سینے پر رکھا۔

"اچھا یار بتاتا ہوں اتنی ڈرامے بازیاں مت کر" معاوز اپنا ہاتھ چھڑا کر آفس میں کی گئی تمام باتوں سے

اگاہ کرتا ہے۔

"اور پھر تو نے کیا سوچا، تو چلا جائے گا" احمد ساری روداد سننے کے بعد کچھ سوچتے ہوئے بولا

"ہاں یار میں ان کو منا کیسے کر سکتا ہوں" معاوز نے کرسی سے ٹیک لگایا

"اور گھر والوں کو کیسے بتائے گا۔ تیری امی پہلے ہی پریشان رہتی ہیں تیری وجہ سے" احمد معاوز کے

ٹیبل پر بیٹھتے ہوئے بولا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"تو ان کی ٹینشن نالے اور جا کے خود بھی کام کر اور مجھے بھی کرنے دے" معاوز سیدھا ہو کر بیٹھتا ہے اور کام میں لگ جاتا ہے۔

"ٹھیک ہے یار مرضی ہے تیری، ویسے ان کی بیٹی بہت خوبصورت ہے۔ تیری تو لوٹری نکل گئی۔" احمد آہستہ سے سرگوشی کرتا ہوا اپنے آفس کی جانب بڑھتا ہے۔ جس پر معاوز اسے جواب میں بس گھور کے دیکھتا ہے۔ اور اپنے کام میں لگ جاتا ہے۔

.....

انوشے اسکول سے گھر آکر نماز پڑھتے ہی سو گئی اور دیر تک سوتی رہی۔ یہی اسکا روز کا معمول تھا۔ ساری رات پڑھتی، صبح اسکول جاتی اور سارا دن سوتی رہتی شام میں 6 بجے کوچنگ جاتی جہاں سے 8 بجے تک واپس آتی۔

"السلام وعلیکم" ماہین نے گھر میں آتے ہی سلام کیا "وعلیکم السلام بیٹا! انوشے کو اٹھایا ہے بس ابھی آتی ہی ہوگی" مسز جنید جو کے ہال میں بچھے صوفے پر بیٹھ کر چائے پی رہی تھی۔ ماہین کے آتے ہی چائے کا کپ رکھ کر کچن میں ماہین کے لئے چائے لینے چلی جاتی ہے۔

ماہین انوشے کی بیسٹ فرینڈ تھی۔ بچپن سے ہی دونوں ساتھ پڑھتے تھے۔ اسکول ختم ہونے کے بعد اب ساتھ ہی کالج میں داخلہ لیا۔ کالج تو دونوں کم ہی جاتی تھی ہاں البتہ کوچنگ ڈیلی جاتے تھے۔ ماہین روزانہ انوشے کو پک کرتی اور وہ دونوں اکیلے کوچنگ کے لیے نکل جایا کرتے تھے۔ "ارے آنٹی آپ کو اتنا تکلف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ میرا تو روز آنا جانا لگا رہتا ہے۔ آپ شرمندہ نا کیا کریں یوں مجھے روز روز" ماہین مسز جنید سے چائے کا کپ تھامتے ہوئے کہتی ہوئے ہے

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ارے بیٹا تکلف کی کیا بات ہے اس میں، اس وقت تو سبھی چائے پیتے ہیں۔ میں اس لڑکی کو بلا کر لاتی ہوں پتا نہیں کیا کر رہی ہے اتنی دیر سے" مسز جنید کہتی ہوئی انوشے کے کمرے کی جانب بڑھنے لگی تھی کے ماہین ان کو روکتی ہے۔۔

"آنٹی آپ رہنے دیں میں خود بلاتی ہوں اسے" ماہین چائے کا کپ ہاتھ میں تھامے بیگ کو وہیں صوفے پر رکھ کر انوشے کے کمرے کی جانب بڑھی۔

انوشے کمرے میں موجود نا تھا ہاں البتہ واشروم سے پانی گرنے کی آوازیں صاف سنائی دے رہی تھی، مطلب صاف تھا کے انوشے نہہا رہی ہوگی۔۔

ماہین اس کے اسٹڈی ٹیبل پر پڑے اسسایں نمٹ کا موازنہ کرنے لگی۔ وہ چائے پیتے پیتے اسسایں نمٹ کے تیج پلٹ ہی رہی تھی کے پیچھے سے انوشے کی آواز آئی:

"ہاں بیٹا چھاپ لو میرا کام، آرام سے چھاپ لو"

ماہین یک دم پیچھے مڑی "میں نے کیا کرنا تمہارا بایو کا اسسایں نمٹ چھپ کر میں ٹھہری انجینئرنگ کی لڑکی۔۔ میں تو بس ایسے ہی دیکھ رہی تھی آئندہ نہیں دکھوں گی بس"

"اچھا یار میں تو مذاق کر رہی تھی تم نے تو دل پر ہی لے لیا" انوشے بال ڈرائی کر رہی تھی۔

"جلدی کریا ایسا نا ہو آج بھی لیٹ ہو جائیں" ماہین نے گھڑی میں ٹائم دیکھا

"ہاں بس پانچ منٹ" انوشے اپنے بالوں کو جلدی جلدی ڈرائی کرنے لگی اور خشک ہوتے ہی بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھا اور حجاب پہننے لگی۔

"یار ویسے میں سوچ رہی تھی کے اگر عمیر چھوڑ آتا تو ہم جلدی پہنچ جاتے۔ تو نے فضول میں اسکی آفر ٹھکرا دی" ماہین دونوں ہاتھوں سے چائے کا کپ تھامے انوشے کی طرف دیکھ رہی تھی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آج کل تم روز ہی اس کے ساتھ جانے کا کہ رہی ہو خیر تو ہے" انوشے حجاب کی پن لگاتے ہوئے بولی۔۔

"ہاں ہاں سب خیر ہے میں تو بس ایسے ہی کہ رہی تھی" ماہین نے چائے کا کپ سائیڈ پر رکھا
"اچھا چلو کھڑی ہو جاؤ جلدی دیر ہو رہی ہے" انوشے نے اپنا بیگ ایک کندھے پر ٹانگا اور دو رجسٹر
میں ہاتھ میں پکڑ لئے۔۔

ماہین بیٹا کچھ بولے ہی کمرے سے نکل آئی اور صوفے سے بیگ اٹھانے لگی اتنے میں انوشے بھی آگئی
اور دونوں اللہ حافظ کہتے ہوئے نکل آئیں۔ مسز جنید نے بھی دونوں کو دعاؤں میں رخصت کیا اور
ہمیشہ کی طرح احتیاطی تدابیر بتائیں۔۔

وہ دونوں گھر سے نکل کر چل ہی رہیں تھی کے سامنے سے ایک سفید کار انکے آگے آکر رکی۔۔
"رکنا مت سیدھی چلتی رہو" انوشے ماہین کا ہاتھ زور سے پکڑ کر نیچے دیکھتی ہوئی آہستہ سے بولی۔ وہ
اچھی طرح جانتی تھی کہ یہ گاڑی کس کی ہے۔۔

"ماہین رو کو تو یار!" عمیر گاڑی کا شیشہ نیچے کر کے انکے پیچھے پیچھے گاڑی لیتا ہوا بولا
ماہین عمیر کے آواز دینے پر فورن روک گئی مجبورن انوشے کو بھی روکنا پڑا۔۔
"بولا بھی تھا مت روکنا اب یہ پکڑے گا آدھے گھنٹے تک"

انوشے جان بوجھ کر تیز آواز میں بولی۔

عمیر نے انوشے کی بات سن کر اپنا چشمہ ہٹایا اسکی بادامی کالی آنکھوں میں شوخی مچل رہی تھی۔ بلیک
کلر کی ٹی شرط پہنے نفاسط سے بال کھڑے کئے، کالا چشمہ لگائے وہ کسی فلم کا ہیرو لگ رہا تھا۔
"جو خود پہلے سے اتنا پکے ہوئے ہوں میں انہے کیسے پکا سکتا ہوں" عمیر ماہین کی طرف دیکھ کر بولا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

ماہین نے جواب میں مسکرا کر دیکھا۔ جس پر انوشے نے اسے گھورا۔

"یار ہمیں لیٹ ہو رہا ابھی تم سے بحث کرنے کا ٹائم نہیں ہے" انوشے ماہین کا ہاتھ پکڑ کر آگے چلنے لگی۔

"تو میں تو آپ لوگ کا ٹائم بچانے ہی آیا ہوں۔ میرے ساتھ چلنے میں کیا برائی ہے میں کھا تھوڑی جاؤں گا آپ کو۔" عمیر گاڑی دوبارہ ان کے سامنے روکتا ہے۔

"مسئلہ تو خود آپ ہیں جناب۔"

"یار چھوڑو چل لو نا پہلے ہی لیٹ ہو رہے ہیں ہم اچھا ہے جلدی پہنچ جائیں گے" ماہین انوشے کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

"ہاں دیکھو تم سے زادا سمجھدار ہے تمہاری دوست اور تم دیکھو میری کزن ہونے کے باوجود بھی تم کو عقل نہیں ائی۔" عمیر گاڑی کا گیٹ کھول کے نیچے اترے

"کونسی کزن کیسی کزن تم بابا کے دوست کے بیٹے ہو کزن کہاں سے ہو گئے میرے" انوشے بھویں چڑھاتی ہوئی بولی

"اچھا یہ بحث بعد میں بھی ہو جائے گی ابھی چل لو جلدی دیر ہو رہی ہے" ماہین گاڑی کے پچھلے گیٹ کی جانب بڑھی جو عمیر نے گاڑی سے اترتے ہی کھول دیا تھا۔ مجبوراً انوشے کو بھی گاڑی میں بیٹھنا پڑا اور عمیر نے گیٹ بند کر کے آگے کی سیٹ سنبھالی۔

"ماہین آپ کیسی ہیں" عمیر گاڑی کے آگے کا شیشہ انوشے کی جانب گھوماتے ہوئے کہتا ہے

"میں تو بالکل ٹھیک ہوں جیسا کہ آپ کے سامنے ہوں" ماہین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

جب کے انوشے کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اور آپ کی دوست کیسی ہیں۔"

"پوچھ لیجیے یہ رہی برابر میں " ماہین نے انوشے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اصل میں آج آپ کی دوست کے مزاج نہیں مل رہے ہم سے لگتا ہے ناراض ہیں۔ مس انوشے " عمیر نے انوشے پر زور دیتے ہوئے کہا۔

جس پر انوشے نے نظریں گھوما کر ماہین کی جانب دیکھا گویا آنکھوں سے اشارہ کرکھ کہ رہی ہو دیکھ لیا انجام۔

"مس انوشے کیسی طبیعت ہے آپ کی " عمیر نے دوبارہ بول کر خاموشی کو توڑا

"پتا نہیں میری بات نہیں ہوئی طبیعت سے " انوشے کھ کر دوبارہ باہر کی جانب دیکھنے لگی

"اچھا چلو جب بات ہو آپ کی اپنی طبیعت سے تو بتا دینا۔۔ ویسے ایک بات بتائیں گی آپ؟؟ " عمیر نے شیشے سے انوشے کی طرف نظریں جماتے ہوئے کہا

"جی پوچھیں!!" انوشے نے مختصر جواب دیا

"سمجھ نہیں آرہا کیسے پوچھوں"

"ٹھیک ہے نا پوچھیں" انوشے مسلسل باہر دیکھ رہی تھی

"اتنی بے مروت کیوں ہیں آپ، وہ بھی میرے ساتھ،" عمیر نے پوچھا

"یار بے مروت نہیں ہوں بلکل بھی بس میرا انداز ہی ایسا ہے بات کرنے کا، کیا کروں " انوشے کو

احساس ہوا کے شاید وہ فضول کا غصہ دکھا رہی ہے

"ارے ماہین معصومیت تو دیکھو میڈم کی " عمیر ماہین کو مخاطب کر کے انوشے پر طنز کرتا ہے

"بہت فضول دماغ چلاتے ہو تم اپنا " انوشے بھی اسی کے انداز میں بولی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہاں اللہ کسی کو حسن دیتا ہے اور کسی کو دماغ۔ اور خیر سے مجھے دونوں چیزیں دی ہیں" عمیر ہنستے ہوئے جواب دیتا ہے

جس پر ماہین اور انوشے زور سے تالی بجا کر ہنستے ہیں۔۔

"یار کتنا اچھا جوک مارتے ہو نا تم"۔ انوشے مونہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی

"اچھا بس زادہ ذلیل کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپ لوگ کی منزل آگئی ہے اب جاسکتے ہیں" عمیر نے ان کے کوچنگ کے سامنے گاڑی روکی

انوشے نے گاڑی سے اتر کر 100 کا نوٹ عمیر کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا "یہ لو اپنے آج ہمیں ہنسایا اسکی ٹپ۔۔"

"یہ کیا بد تمیزی ہے" عمیر نوٹ واپس کر رہی رہا ہوتا ہے کے اتنے میں انوشے ماہین کو لے کر جلدی سے کوچنگ کے گیٹ کی جانب بڑھ جاتی ہے۔

"سہی ہے یہ بات بھی یاد رہے گی مجھے"۔۔ عمیر ہم کلامی کرتا ہوا گاڑی آگے بڑھا دیتا ہے۔

دن پر لگا کر اڑنے لگے انوشے کے پیپر بھی اختتام پر تھے وہ بہت محنت سے پڑھ رہی تھی اور خوش بھی تھی آخر اس کے دبئی اکیلے جانے کا سپنا جو پورا ہونے والا تھا۔۔

ناشتے کی میز پر سب جمع تھے انوشے بھی ایک ہاتھ میں کتاب لیے پڑھ رہی تھی اور دوسرے ہاتھ سے ناشتہ کر رہی تھی۔ اس نے اسکول سے بھی چھٹیاں لی یہی پیپر کی وجہ سے۔۔

بیٹا پہلے ٹھیک سے ناشتہ کر لو بعد میں آرام سے پڑھ لینا۔" جنید صاحب نے انوشے کو ٹوکا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"نہیں بابا میں نا کھا لیا ہے ٹھیک سے بس آج آخری پیپر ہے یہ ہو جائے پھر اور بھی ٹھیک سے کھاؤں گی۔" انوشے چائے کا کپ رکھ کر کھڑی ہوئی اور ہنستے ہوئے بولی

"اس نے آج تک کسی کی سنی ہے جو آج آپ کی سنے گی" مسز جنید نے بیچ میں مداخلت کی

"ارے ماما جب ٹائم اے گا تب سن بھی لوں گی۔" انوشے ماما کی بات سن کر جاتے جاتے رکی اور واپس کمرے کی طرف مڑ گئی

.....

"السلام علیکم!" معاوز آفس سے آنے کے بعد کھانا وغیرہ کھا کر بستر پر لیٹتے ہی اپنے گھر فون ملا آیا

"وعلیکم السلام بیٹا!! کیسے ہو؟؟ دوسری طرف کی آواز اس کی امی کی تھی جسے اس نے فورن پہچان لیا۔

"امی جی بالکل ٹھیک ہوں میں تو ویسے آج فون اپنے اٹھایا ابا جان کدھر ہیں؟" معاوز نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا۔

"بیٹا وہ ذرا باہر گئے ہیں اور جاتے ہوئے موبائل لے جانا بھول گئے ہیں اس لیے میں نے اٹھایا موبائل"

دوسری طرف سے معاوز کی امی نے تفصیل دی

"اچھا ٹھیک ہے! گھر میں سب کیسے ہیں؟ چھوٹی وغیرہ۔۔" معاوز نے پوچھا

"ہاں بیٹا سب ٹھیک ہیں آج تو تمہاری پھوپھو آئی ہوئی تھیں۔" دوسری طرف سے جواب آیا

اوہ چلی گئیں اب؟؟ معاوز نے پوچھا

"ہاں بیٹا تمہارے ابا انہیں ہی چھوڑنے گئے ہیں۔" معاوز کی امی نے مختصر جواب دیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ارے امی میری مسفرہ سے ہی بات کرا دیتے مسفرہ رہے۔ کتنا ٹائم ہو گیا اسے بات کیئے ہوئے۔ بہت یاد آتی ہیں اس کی شرارتیں اسکی مستیاں" معاوز نے جذباتی لہجے میں کہا

"ہاں بیٹا مسفرہ بھی بہت یاد کر رہی تھی تم کو کہ رہی تھی کب اینگے معاوز بھیا، میری بات کراؤ۔۔ ہم نے کال بھی ملائی تھی مگر نمبر بند تھا۔" معاوز کی امی نے تاویل پیش کی

"ہاں امی کام بہت ہوتا ہے نا آفس میں اس لیے موبائل بند کر دیتا ہوں۔۔ اچھا چھوٹی سے تو بات کرایں" معاوز نے چھوٹی بہن سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔۔

"بیٹا وہ تو سو رہی ہے ابھی، کھو تو اٹھا دوں؟" معاوز کی امی نے پوچھا

"نہیں رہنے دیجیے بیچاری مسفرہ کے ساتھ لگی ہوگی سارا دن، وہ آرام کہاں کرنے دیتی ہے کسی کو"۔

معاوز نے کہا

ہاں بیٹا اور سناؤ نانا کہا ہیں؟؟ معاوز کی امی نے پوچھا

"نانی تو سو گئی ہیں اب ورنہ بات کرا دیتا ویسے وہ بہت خیال رکھتی ہیں میرا بالکل آپ کی طرح۔۔

اچھا امی ایک بات کرنی تھی آپ سے" معاوز نے مدعے پر آتے ہوئے کہا

"ہاں بیٹا بولو"۔ معاوز کی امی نے مختصر کہا

"امی اس اتوار کو دبئی جانا ایک ہفتے کے لیے آفس کے سلسلے میں۔" معاوز نے جھجھکتے جھجھکتے کہا

"دبئی؟؟ اتنا دور؟؟ اور کس لیے؟؟ تم تو کہتے تھے سر کا سارا کام کراچی میں ہے اس لیے کہیں باہر نہیں جانا ہوتا" معاوز کی امی نے ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے

"ہاں امی کوئی کام اگیا ہے اس لیے جانا پڑ رہا ہے اور صرف ایک ہفتے کی تو بات ہے" معاوز نے سمجھانے کے سے انداز میں کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"لیکن بیٹا دبئی تو بہت دور ہے میرا تو تمہے کراچی بھیجنے پر بھی دل گھبرا رہا تھا اتنا دور کیسے بھیج دوں "

معاوز کی امی نے جذباتی ہوتے ہوئے کہا

"امی آپ پریشاں نا ہوں بس کچھ دن کی بات ہے۔ سرگودھا والے پلاٹ کی قسطیں مکمل ہو جائیں گی تو میں وہاں اپنا بزنس شروع کر لوں گا اور سب کو بھی وہی بولا لونگا ابھی بس تھوڑے دن کی پریشانی ہے آپ سمجھا کریں نا۔"

معاوز نے سمجھاتے ہوئے تفصیل پیش کی

"کبھی سرگودھا کبھی کراچی کبھی دبئی لیکن یہاں اپنے علاقے مظفر گڑھ کے لے کچھ نا کرنا تم۔"

معاوز کی امی پریشاں کن لہجے میں بولی

"ارے میری پیاری امی جہاں سے ریٹنگ زادا ملے گی وہاں سے ہی کام شروع کروں گا نا۔" معاوز نے دلیل پیش کی

"ٹھیک ہے بیٹا لیکن دبئی جاؤ گے کس کے ساتھ۔" معاوز کی امی نے پوچھا

"وہ کمپنی کے کچھ لوگوں کے ساتھ ہی جاؤں گا لیکن اکیلا نہیں ہونگا میں " معاوز نے جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے کہا کیوں کے اسے معلوم تھا کہ اکیلے بھیجنے پر اسکی امی کبھی آمادہ نہیں ہونگی۔

"ٹھیک ہے بیٹا جانے سے پہلے مجھے بتا ضرور دینا۔ اور وہاں بھی کال کر کے حال احوال پوچھتے رہنا"

معاوز کی امی نے گویا اجزات دیتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے میری پیاری امی جان جیسا اپکا حکم!! اب میں بہت تھکا ہوا ہوں نیند آرہی ہے سو جاؤں؟"

معاوز نے شوخیانہ لہجے میں کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ٹھیک ہے سو جاؤ اور کھانا وغیرہ ذرا ٹائم پر کھا لیا کرو۔" اللہ حافظ کہتے ہوئے اسکی امی نے فون کاٹ دیا اور بھتے ہوئے آنسو کو پونچھنے لگی پورے تین مہینے سے انہوں نے اپنے بیٹے کی شکل بھی نہیں دیکھی تھی۔ بظاہر یہ تین مہینے سننے میں بہت کم لگتے تھے لیکن ان تین مہینوں کا ایک ایک پل ایک ایک سیکنڈ ایک ماں اپنے لعل کے بغیر کیسے گز آرتی ہے یہ صرف اس کا دل جانتا ہے اور معاویہ تو ان کا ایکلوتا بیٹا تھا۔ معاویہ کے علاوہ ان کی ایک بیٹی تھی جو میٹرک کر رہی تھی اور معاویہ کے ابو ایک چھوٹی سی نوکری کیا کرتے تھے جسے ان کے گھر کا گزر بسر ہو جایا کرتا تھا۔

معاویہ سرخ و سفید رنگ کا خوش شکل نوجوان تھا۔ گھونگریالے براؤن بال، چھوٹی چھوٹی لمبی براؤن آنکھیں جن میں بے حد سنجیدگی نمایاں تھی، نیم کی پتیوں سے باریک گلابی ہونٹ اور اٹھی ہوئی تھوڑی جو چہرے کو دل کا شیپ دے رہی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کے وہ ایک خوبصورت نوجوان تھا۔ وہ اپنے کام سے کام رکھنے والا شخص تھا۔ کراچی کی لڑکیاں اسے دیکھتے ہوئے انگلیاں ہونٹوں میں دبا لیتی مگر وہ ان سب سے بے نیاز اپنے کام میں مشغول رہتا۔ ایسا بالکل نہیں تھا کہ اس میں غرور و تکبر تھا آخر غرور کرنے لائق تھا ہی کیا اس کے پاس وہ تو چھوٹے سے شہر کا عام سا لڑکا تھا اسے ان بڑے شہروں کی رنگینیاں کہاں سے بھاتیں۔ وہ سیکنڈ ایر پاس کرنے کے بعد مزید تعلیم کے لئے کراچی آگیا جہاں وہ اپنی نانی کے گھر روکا ہوا تھا نانی کے علاوہ اسکے ایک ماموں بھی تھے جو پولیس میں منشی کے کام سر انجام دے رہی ہیں اور کام کی وجہ سے اکثر پولیس چوکی میں ہی ٹھہرتے تھے۔ ہفتے دو ہفتے بعد کبھی کبھی تو مہینے بعد ہی چکر لگایا کرتے تھے۔

معاویہ اور اسکی نانی کراے کے فلیٹ میں رہتے تھے جس میں دو ہی کمرے تھے۔ معاویہ BBA پرائیویٹ کر رہا تھا یونیورسٹی کبھی کبھی ہی جاتا تھا۔ پورا دن آفس میں کام کرتا اور رات گئے دیر سے

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

گھر آتا کبھی ہفتہ کی چھٹی کر کے یونیورسٹی بھی ہوتا اور اتوار وغیرہ کو فارغ اوقات میں بیٹھ کر پڑھا کرتا تھا۔

.....

"انکل آپ انوشے کو کسی انجان کے ساتھ ایسے کیسے جانے دے سکتے ہیں؟؟" عمیر ڈرائنگ روم میں اپنے سامنے بیٹھے جنید صاحب سے مخاطب تھا

"بیٹا جس لڑکے کے ساتھ اسے بھیج رہا ہوں وہ بہت بھروسہ مند ہے۔ میں نے بہت سوچ سمجھ کر

فیصلہ کیا ہے" جنید صاحب نے چائے کا کپ رکھتے ہوئے جواب دیا

"تو میں چلا جاتا ہوں نا مثلاً کیا ہے۔" عمیر نے بیٹا سوچے جواب دیا

"ارے بیٹا اگر وہ اس بات پر آمادہ ہوتی تو ہمیں ضرورت ہی کیا تھی کسی اور کو بھیجنے کی۔ اس کی ضد

ہے کہ اسے اکیلے جانا ہے۔ اور انوشے نے اس لڑکے کو دیکھا ہوا نہیں ہے اس لیے بھیج رہا ہوں

اسے وہ اس کے ساتھ رہ کر اس کی حفاظت کرے گا اور انوشے اسے پہچان بھی نہیں پائے گی۔"

جنید صاحب نے تفصیل پیش کی

"اوہ اچھا! آپ کی بات بھی ٹھیک ہے ویسے انوشے بھی نا فضول کی ضد پکڑ لیتی ہے"

"ہاں میں نے اچھے سے انویسٹیگٹ بھی کیا اس لڑکے کے بارے میں۔ تم اس طرف سے بے فکر رہو

بلکل۔" جنید صاحب نے چائے کا کپ رکھا

"ٹھیک ہے کل کتنے بجے کی فلائٹ ہے؟؟" عمیر نے کافی کا کپ ٹرے پر رکھا

"کل دن میں تین بجے کی ہے"

ٹھیک ہے پھر کل میں ڈائریکٹ ایئرپورٹ پڑھی پہنچتا ہوں۔ اب اجازت دیجیے۔ عمیر کھڑا ہو گیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اچھا بیٹا آج اپنے ڈیڈی کو شام چھ بجے آفس بھیج دینا یاد سے وہ تو اپنی شکل ہی نہیں دکھاتے اب۔
جنید صاحب بھی کھڑے ہو گئے۔

"جی ٹھیک ہے انکل ضرور!!" عمیر کہتا ہوا ڈرائنگ روم سے نکل آیا
"ویسے ائی نہیں انوشے ابھی تک!!" عمیر انوشے کے کمرے کی طرف روکا

ہاں بیٹا لڑکیوں کی شاپنگ کہاں ہوتی ہیں اتنی جلدی۔۔ جنید صاحب جو عمیر کے ساتھ ساتھ چلتے
ہوئے بولے

عمیر جواب میں ہلکا سے مسکرایا اور باہر مین گیٹ کی طرف بڑھا۔۔
عمیر عالم اپنے والد عرفان عالم کی ایکلوتی اولاد تھا۔ عرفان عالم جنید صاحب کے بہت گہرے دوست
تھے۔ ہر کام میں ایک دوسرے کا مشورہ لیتے تھے اس لئے گھر میں ایک دوسرے کے آنا جانا لگا رہتا
تھا۔ عمیر ایک لوتی اولاد ہونے کے سبب بلا کا ضدی بھی تھا جو چیز اس کو پسند آجاتی وہ اسے چاہیے
ہوتی۔ کیسے کیوں اور کس طرح وہ نہیں جانتا تھا بس جو اسے چاہیے وہ اسے چاہیے ہوتا کسی بھی حالت
میں وہ اس بات سے انجان تھا کہ ضد کرنا غلط نہیں ہوتا، کسی کی چاہ کرنا غلط نہیں ہوتا۔ انسان کی
فطرت ہے جو چیز اس کی آنکھوں کو بھا جائے وہ اس کی آرزو کرنے لگتا ہے اس کی ضد کرنے لگتا
ہے لیکن اسکو حاصل کرنے میں سہی اور غلط کا فرق بھی بھول جاتا ہے۔ عمیر بھی ایسا ہی تھا اسے
سہی غلط سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا بس لا حاصل کو حاصل بنانے میں ہی اسے خوشی ملتی تھی۔۔۔
"ہو گئی شاپنگ آپ لوگوں کی؟" جنید صاحب نے انوشے کے ہاتھ سے بیگ تھامے جسے پکڑے
پکڑے وہ شاید بہت تھک چکی تھی اور آتے ہی صوفے پر ڈھیر ہو گئی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جی بابا ہو گئی شاپنگ اب بس میں سونے جا رہی ہوں اور مجھے جگانا مت کوئی " انوشے بیگ پکڑاتے ہی کھڑی ہو گئی اور کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔

"اور کل کی پیکنگ کون کرے گا تمہاری " مسز جنید نے پیچھے سے آواز لگای
"مما آپ کر دینا میں بہت تھکی ہوئی ہوں " انوشے نے بیٹا مڑے ہی جواب دیا
"کچھ نہیں ہو سکتا اس لڑکی کا " مسز جنید نے گردن ہلاتے ہوئے کہا اور شاپنگ بیگ اٹھا کر دیکھنے لگی۔

.....

ادھر معاوز بھی پیکنگ میں مصروف تھا۔

"یار سرنے پاسپورٹ ویزا بھجوا دیا کے نہیں " احمد جو کے معاوز کی پیکنگ میں مدد کرنے آیا تھا مگر بیڈ پڑ لیٹے ہوئے موبائل میں مگن تھا

"ہاں یار بھجوا دیا ہے " معاوز نے بیگ میں کپڑے ڈالے اسکی زپ بند کر دی اور برابر میں پڑا تکیہ اٹھا کر احمد کے مونہ پڑ دے مارا۔

"اٹھ یہاں سے میری ایک فائل پڑی تھی یہاں "
"نہیں ہے یہاں کوئی بھی فائل " احمد نے تکیہ اٹھا کر ایک ہاتھ سے دبوچہ

"نانی نانی ! یہاں ایک فائل پڑی تھی۔ " معاوز نے کمرے سے چلاتے ہوئے آواز دی
"ہاں بیٹا وہ میں نے وہاں سائیڈ پر رکھی ہے " نانی نے کمرے میں آکر میز کی طرف اشارہ کیا
"اور پیکنگ کر لی تم نے " نانی نے دوبارہ پوچھا

"جی نانی میں نے ساری پیکنگ کرادی اس کی۔ " احمد نے بیڈ سے چھلانگ لگائی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہاں تو نے کرا دی ساری پیکنگ۔ تو نا ہوتا تو پتا نہیں کیا ہوتا میرا " معاوز نے طنزیہ کہا
"ہاں چل بس اب شکریہ کہ کر شرمندہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے " احمد نے معاوز کے کندھے پر
ہاتھ مارا

نانی ان کی نوک جھونک پر مسکراتی ہوئی دوبارہ کچن کی طرف مڑ گئی
"اچھا میں چلتا ہوں یار مجھے کل آفس بھی جانا ہے اس لیے ملاقات نہیں ہو پائے گی اپنا خیال رکھنا"
احمد معاوز کے گلے لگتے ہوئے بولا
"بس کر پگلے رولائے گا کیا" معاوز نے اسے گلے سے الگ کیا اور دونو ہنستے ہوئے باہر گیٹ کی طرف
بڑھے

.....
"جلدی کرو انوشے لیٹ ہو رہا ہے۔" مسز جنید نے ہال سے ہی آواز لگای
"جی بس پانچ منٹ" انوشے نے وہیں کمرے سے جواب دیا
"میں بس ایک کال کر لوں پھر نکلتا ہے جلدی تیاری کرلو" جنید صاحب موبائل میں نمبر ملاتے ہوئے
بولے

"جی تیاری ہے بس یہ انوشے نکلے کمرے سے" مسز جنید نے کہا
اور جنید صاحب نمبر ملاتے ہوئے سائیڈ پر چلے گئے۔
"السلام علیکم سر" معاوز نے کال اٹھاتے ہی جواب دیا
"پھر سر؟؟" جنید صاحب نے کہا

"اوہ سوری انکل!! بس میں نکل ہی رہا ہوں" معاوز نے کھانے کا لقمہ مونہ میں ڈالتے ہوئے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہاں بیٹا دیکھو اگر ایئرپورٹ پر ہمیں دیکھ بھی لو تو بات مت کرنا انوشے بہت ہوشیار ہے اسے شک ہو جائے گا" جنید صاحب نے سمجھایا

"جی جی انکل میں سب سمجھ گیا" معاوز نے جواب دیا

"ٹھیک ہے پھر ہم بس نکل رہے ہیں اور تم بھی نکلو ایسا نا ہو فلائٹ نکل جائے۔ اور ہاں میں نے واپسی کے ٹکٹ بھی ساتھ ہی کرا دئے ہیں اور تمہیں بس جب تک انوشے اپنے چاچو کے گھر نہیں پہنچ جاتی اس کے ساتھ رہنا ہوگا جیسے ہی وہ چاچو کے ہاں پہنچ جائے گی تم برابر ہی ہوٹل ہی وہاں سٹے کرو گے میں نے وہاں کے بھی آن لائن بکنگ کرا دی ہے تمہاری۔ اگلے ہفتے ہی تم لوگ کی واپسی ہوگی واپسی پر بھی ساتھ ہی رہو گے تم۔ سمجھ گئے ساری باتیں اچھے سے؟؟" جنید صاحب مسلسل بولتے جا رہی ہے اور معاوز چپ کرک سن رہا تھا

"جی جی انکل آپ ٹینشن نالیں میں سب سمجھ گیا" معاوز نے جنید صاحب کے خاموش ہوتے ہی بولا "ٹھیک ہے پھر جلدی نکلو اور پاسپورٹ ویزا اچھے سے چیک کر لینا۔ اب میں نکل رہا ہوں اور تم بھی احتیاط سے نکلو" جنید صاحب نے کہتے ہوئے فون رکھ دیا معاوز بھی فون رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹا ٹھیک سے کھا تو لو" نانی نے کھانا ادھورا چھوڑتے ہوئے دیکھا تو کہا

"نہیں نانی بس لیٹ ہو رہا ہوں"۔ معاوز نے بیگ اٹھایا

"ٹھیک ہے بیٹا جاؤ! اللہ کے حوالے" نانی نے معاوز کے سر پر ہاتھ پہرہ اور دعاؤں میں رخصت کیا جنید صاحب اور ان کی پوری فیملی ایئرپورٹ پر پہنچ چکی تھی فلائٹ آنے میں بس کچھ دیر باقی تھی۔ معاوز ابھی راستے میں ہی تھا اس لیے جنید صاحب بار بار گھڑی میں ٹائم دیکھ رہے تھے۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہیلو لیڈیز اینڈ جینٹلمینز!!" عمیر نے انابیہ اور حنین کے کندھے پر پیچھے سے ہاتھ رکھا۔

"ارے آگے بیٹا تم؟" جنید صاحب عمیر کی آواز پر پیچھے مڑے

انوشے بھی پیچھے مڑ کر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگی وہ سفید کلر کی شرٹ زیب تن کیئے ہوئے تھا جو اس پر بہت بچ رہی تھی

"جی انکل آگیا" عمیر نے انوشے پر نظریں جمائیں

"اوہ ہو سیم سیم" عمیر نے اپنی شرٹ کے کولر پکڑ کر کھینچے اور انوشے کی طرف طرف آنکھوں ہی

آنکھوں میں اشارہ کیا۔ آج انوشے نے بھی سفید جوڑا پہن رکھا تھا جو اس پر بہت کھل رہا تھا

انوشے نے جواباً نظریں پھر لیں

"آئی آپ کیسی ہیں؟؟ اس دن تو آپ سے ملاقات ہی نہیں ہوئی" عمیر نے مسز جنید کو مخاطب کیا

جو برابر والی چیئر پر بیٹھی تھی

"الحمد للہ بیٹا میں بالکل ٹھیک ہوں" مسز جنید نے مختصر جواب دیا

"اور آپ ہمارے لئے کیا لائے گی دبئی سے" عمیر نے انوشے کی طرف دیکھ کر کہا

"میں وہاں سے بڑے بڑے پتھر لاؤں گی آپ کو مارنے کے لئے" انوشے نے بالکل آرام سے جواب

دیا

"ایک کام کرنا وہ پتھر میری طرف سے آپ ہی رکھ لینا آپ کا وزن بہت کم ہے نازمین پر بیلنس بنا

رہے گا آپ کا" عمیر نے اپنے گولگز اتارے۔

"آپی میں نے جو لسٹ بنا کے دی ہے یاد سے وہ سب لے انا ورنہ میں آپ کو دوبارہ دبئی بھیج دنگا اور

گھر میں گھسنے بھی نہیں دنگا" حنین انوشے کی بات کاٹتے ہوئے بولا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا بیٹا اب تو بلکل بھی نہیں لاؤں گی۔" انوشے نے حنین کے بالوں پر ہاتھ مارا جس سے اس کے بال خراب ہو گئے

"کیا آپ اتنی مشکل سے بنائے تھے بال آپ نے خراب کر دیے سارے" حنین بال سیٹ کرنے لگا "اگر یہ گھر سے نکال دے تو ٹینشن مت لینا بس ایک کال کر دینا مجھے میں حاضر ہو جاؤ گا" عمیر انوشے کے برابر میں کھڑا ہو کر آہستہ سے بولا

"اٹے ہاتھ کا ایک لگاؤں گی وہاں جا کر پڑو گے" انوشے انگلی سے اشارہ کرتی ہوئی بولی "دیکھ کر کہیں ایسا نا ہو تمہارا ہاتھ ہی وہاں جا کر پڑے" عمیر ہنستا ہوا بولا اور انوشے کو غصے میں لعل ہوتا ہوا دیکھ کر سائیڈ پر ہو گیا

"اس کو یہاں پر بلایا کس نے ہے" انوشے زور سے بولی جنید صاحب کچھ کہنے ہی والے تھے کہ اتنی ہی دیر میں فلائٹ کی announcement ہو گئی۔ تمام سواریوں کو پلیٹ فارم پر پہنچنا تھا۔ انوشے اپنا ٹراولنگ بیگ لیتی ہوئی سب کو الوداع کر رہی تھی۔ "بیٹا کھانا وغیرہ وقت پر کہا لینا اور باہر مت نکلنا زادہ۔" مسز جنید نے انوشے کے سر پر ہاتھ پھرتے ہوئے تلمیح کی۔

جنید صاحب بار بار گھڑی میں ٹائم دیکھ رہی تھے انھ بے صبری سے معاوز کا انتظار تھا۔ "بابا میں جا رہی ہوں۔ آپ کو کس کا انتظار ہے" انوشے ان کے چہرے کے آگے ہاتھ ہلاتے ہوئے بولی

"اں! ٹھیک ہے بیٹا! خیال رکھنا اپنا" جنید صاحب نے جواب دیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

ٹھیک ہے اللہ حافظ آل اوف یو (all of you) انوشے اپنا بیگ گھسیٹتی ہوئی ہاتھ ہلاتی آگئے کی طرف بڑھی۔ وہ بہت زادہ خوش تھی اور خوشی اس کے چہرے پر واضح تھی

"یہ معاوز کہاں رہ گیا" جنید صاحب نے ہم کلامی کی

"کیا ہوا انکل؟" عمیر نے جنید صاحب کو پریشاں دیکھ کر کہا

بیٹا وہ!! جنید صاحب کچھ کہنے ہی والے تھے کہ ان کی نظر معاوز پر پڑی۔

گریش کلر کی شرٹ پہنے کندھے پر بیگ لٹکائے وہ اسی طرف بڑھ رہا تھا۔

"ارے بیٹا فلائٹ آچکی ہے کہا رہ گئے تھے تم۔" جنید صاحب اس کی طرف بڑھتے ہوئے بولے

"جی وہ ٹرانیک میں پھنس گیا تھا۔ اچھا میں نکلتا ہوں اسے پہلے فلائٹ مس ہو جائے۔" معاوز نے

جنید صاحب کے برابر میں کھڑے عمیر پر نگاہ دوڑائی

"ٹھیک ہے بیٹا خیال رکھنا اپنا بھی اور میری بیٹی کا بھی۔" جنید صاحب نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارا

معاوز پلیٹ فارم کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ جنید صاحب نے دوبارہ آواز دی

"ایک منٹ بیٹا"

"جی انکل" معاوز نے مڑتے ہی جواب دیا

"بیٹا تم نے انوشے کو دیکھا ہوا تو ہے نا!" جنید صاحب بولے

"جی شاید!! مگر ٹھیک سے یاد نہیں۔۔" معاوز کچھ سوچتے ہوئے بولا

ہونہہ! دو منٹ!! جنید صاحب اپنے موبائل پر انگلیاں چلانے لگے۔

"یہ ہے!" جنید صاحب نے موبائل پر تصویر دکھائی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"انکل آپ یہ تصویر مجھے واٹس اپ کر سکتے ہیں!! میں بھول جاؤں گا" معاویہ نے بس ایک نظر تصویر کو دیکھا

"اس میں بھولنے والی کیا بات ہے۔" عمیر غصے سے بولا

"نہیں میں بھیج دیتا ہوں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے" جنید صاحب نے کہا اور دوبارہ موبائل پر نظریں جمائیں۔

"ٹھیک ہے آپ بھیج دیجیے گا میں نکلتا ہوں" معاویہ نے عمیر کو گھوڑا اور پلیٹ فارم کی طرف بڑھا
معاویہ پلیٹ فارم پر پہنچا تو اس کی فلائٹ آچکی تھی وہ اپنی سیٹ پر جا کر بیٹھ گیا اس کے آگے ہی
انوشے بیٹھی تھی۔ اس نے اپنے موبائل پر انوشے کی تصویر بھیجی جو جنید صاحب نے بھیجی تھی۔ اس
پاس نگاہ دوڑانے پر جب اسے کوئی لڑکی نہیں دکھی تو وہ واشروم کے بہانے اٹھ کھڑا ہوا۔ واشروم
سے واپسی پر اس کی نظر انوشے پر پڑی۔ اس نے لال کلر کا روپٹا حجاب کی صورت میں پہن رکھا
تھا۔ اس کی بڑی بڑی کالی آنکھیں ہاتھ میں پکڑی مگنیزین کا مطالعہ کر رہی تھی۔ سفید کلر کا جوڑا جس پر
لال رنگ کی کڑھائی ہوئی تھی اس پر بہت بچ رہا تھا

اوه تو یہ ہیں مس انوشے شاہ!! معاویہ نے کھڑے کھڑے سوچا
انوشے نے محسوس کیا کہ کوئی اسے گھور رہا ہے اس نے فورن مگنیزین پر سے نگاہ اٹھا کر سامنے دیکھا
وہ گھونگریلے بالوں والا شخص بڑی سنجیدگی سے اسے گھور رہا تھا۔

انوشے نے اس کی طرف دیکھ کر دور سے ہی ہاتھ گھومایا گویا پوچھ رہی ہو آخر مسئلہ کیا ہے۔۔
معاویہ فورن سے خیالوں میں سے نکلا اور اس کے پیچھے والی سیٹ پر جا بیٹھا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ٹھکر کی کہیں کے پتا نہیں کہاں کہاں سے آجاتے ہیں" انوشے بڑبڑائی اور دوبارہ میگزین میں دیکھنے لگی۔

معاوز آرام سے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کے بیٹھ گیا کے چلو نظروں کے سامنے ہی ہے اور گھر والوں کے بارے میں سوچنے لگا اسے اپنی امی کی بہت یاد آرہی تھی اوہ سیٹ سے ٹیک لگائے اپنی امی ابا اور چھوٹی کے ساتھ گزارے لمحات یاد کر رہا تھا اور انہی یادوں کے دوران اس کی آنکھ لگ گئی۔

"ایکسیوز می سر!! آپ کیا لینا پسند کریں گے" ایئر ہو سٹس کی دھیمی سی آواز پر ہی اسکی آنکھ کھل گئی۔

معاوز نے اٹھتے ہی آگے والی سیٹ پر نگاہ دوڑائی جہاں انوشے موجود نا تھی۔ وہ دایں بایں دیکھنے لگا۔

"سر کیا لینگے آپ؟" ایئر ہو سٹس نے دوبارہ پوچھا۔

نچ۔۔ جی کافی دے دیجیے۔۔ معاوز کا سارا دھیان سارا انوشے کی طرف تھا آخر وہ اس کی زمے داری تھی۔۔

ابھی وہ پریشاں سا ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کے سامنے سے انوشے آتی دکھائی دی شاید وہ واشروم گئی تھی۔ معاوز اسے دیکھ کر سکوں سے بیٹھا اتنا میں ایئر ہو سٹس کافی کا کپ پکڑا کر چلی گئی۔۔

ٹائم گزرنے کا پتا ہی نا چلا وہ لوگ دبئی پر لینڈ کر چکے تھے۔ رات کافی ہو چکی تھی جب انہوں نے لینڈ کیا۔ معاوز پلین سے اتر کر ایئر پورٹ کے (exit) گیٹ پر پہنچا۔ وہاں وہ کھڑا ہو کر ویزا پاسپورٹ چیک کر رہا تھا انوشے پیچھے سے اس کو دیکھنے لگی۔۔

"اوہ یہ ابھی تک یہیں ہے" انوشے نے سوچا اور اسکو دھکا دیتی ہوئی آگے بڑھی۔ معاوز دم بخود سا ہو کر اسے جاتا ہوا دیکھنے لگا وہ جاتے جاتے بھی طنزیہ مسکرا رہی تھی۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"عجیب پاگل مستانی لڑکی ہے" معاوز نے ہمکلامی کی اور آگے بڑھ گیا۔

انوشے ایئر پورٹ سے نکلنے کے بعد سڑک پر ہاتھ اپنا بیگ گھسیٹے چل رہی تھی۔ معاوز کے لئے جگہ نئی تھی وہ یہاں راستوں سے ناواقف تھا وہ بھی فاصلے سے اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ معاوز کے پاس ایک ہی بیگ تھا جو اس نے کندھے پر لٹکایا ہوا تھا۔ انوشے کو معلوم تھا ٹیکسی کہاں سے ملے گی اس لیے وہ پیدل ہی اسٹاپ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ سڑک پر گاڑیاں آ جا رہی تھی اس کے علاوہ معاوز اور انوشے فاصلے فاصلے سے چل رہے تھے۔ انوشے چلتے چلتے رکی جب کے معاوز اپنی ہی دھن میں چلا جا رہا تھا۔

"ہیلو مسٹر آپ میرا پیچھا کیوں کر رہے ہیں!!" انوشے یک دم پیچھے مڑی۔

"میڈم میں آپ کو کتنا نظر آتا ہوں جو آپ کا پیچھا کروں گا۔" معاوز نے سنبھالتے ہوئے جواب دیا۔
"ویسے کسی کتے سے کم بھی نہیں ہیں آپ۔" انوشے بڑبڑاتی ہوئی مڑی اور آگے کی طرف چلنے لگی۔
معاوز بھی جیب میں ہاتھ ڈال کر اس کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔

تھوڑا آگے چلنے کے بعد انوشے دوبارہ مڑی اور معاوز کو دوبارہ پیچھے دیکھ کر غصے میں اگ بگولہ ہو گئی۔
معاوز کو انوشے کے اس اچانک رویے کی امید نا تھی وہ یک دم جز بز سا ہو گیا۔

"میڈم میں یہاں نیا ہوں راستوں کا سہی سے علم نہیں ہے جہاں یہ راہیں لے جائیں وہیں چل دیتے ہیں۔" معاوز کے مونہ میں جو آیا وہ بولتا گیا

"اچھا بس زادہ شیخیاں بگھارنے کی ضرورت نہیں ہے آپ کو!!" انوشے کہتی ہوئی آگے بڑھی

یار کیا فضول کی ٹینشن مل گئی ہے ایک تو یہ لڑکی بھی نا عذاب ہے۔ معاوز آہستہ آہستہ کہتا ہوا،
نظریں جھکائے جیب میں ہاتھ ڈالے چل رہا تھا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے آگے سے ٹرن لے کر مڑ گئی معاوز بھی پیچھے پیچھے وہیں مڑ گیا۔۔

آپ کے ساتھ مسئلہ ہے کچھ؟؟ میں تنگ آگئی ہوں آپ سے۔۔ انوشے موڑ پر ہی کھڑی تھی اور اسکے آتے ہی بیٹا دیکھ بولنے لگی۔۔

معاوز بیٹا کچھ بولے سنجیدگی سے نظریں جھکائے انوشے کے سائیڈ میں سے نکل گیا "عجیب پاگل انسان ہے!!!" انوشے کہتی ہوئی اپنا بیگ گھسیٹ کر جلدی جلدی چلنے لگی وہ اتنا تیز چل رہی تھی معاوز جو اس کے آگے تھا وہ بھی پیچھے رہ گیا۔ تھوڑا دور چلنے کے بعد انوشے نے اسٹاپ پر پہنچ کر ٹیکسی رکوائی اور ڈرائیور کو ہاتھ میں پکڑی ایک پرچی دکھا کر کہا کہ اس جگہ جانا مجھے!! ٹھیک ہے بیٹھے!! ڈرائیور نے کہا

انوشے نے ٹیکسی کا گیٹ کھولا اور معاوز کی طرف نگاہ دوڑائی جو اسی طرف دیکھ رہا تھا وہ طنزیہ مسکراتی ہوئی اندر بیٹھ گئی۔

معاوز نے بھی اسکے نکلتے ہی جلدی سے ٹیکسی کرائی اور اس میں جلدی سے بیٹھے ہی کہا وہ جو آگے ٹیکسی جا رہی ہے اس کے پیچھے لے لو۔۔

انوشے نے ایک گھر کے سامنے گاڑی روکوائی جو بالکل مین روڈ پر تھا معاوز نے دور سے ہی ٹیکسی رکوادی کے انوشے کو شک نہ ہو وہ دور سے ہی ٹیکسی کے شیشے سے دیکھنے لگا۔ انوشے اتری اور ٹیکسی والے کو پیسے دے کر گھر کی بیل بجائی اور گھر سے کسی کے نکلنے پر ہنستی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔

"سبرینہ ہوٹل یہاں سے کتنا دور ہے!!؟" معاوز نے ڈرائیور سے پوچھا

"بس پانچ منٹ کی دوری پر ہے۔" ڈرائیور نے جواب دیا

"ٹھیک ہے وہاں لے چلو۔" معاوز نے سیٹ سے ٹیک لگا لیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"چلو بس ناکل جائے تم لوگ کی جلدی کھڑے ہو جاؤ۔" انوشے نے برابر میں بیٹھے رمیز اور انیقہ کو کھڑا کیا۔

"بیٹا تم کہاں جا رہی ہو" جاوید صاحب نے انوشے کو کھڑا دیکھ کر پوچھا
"چاچو میں برابر والے گارڈن میں جا کر والک کروں گی ویسے بھی اکیلی بور ہی ہو جاؤں گی۔" انوشے نے انیقہ کا ہاتھ پکڑا

"چلو اچھا ہے تمہارا دل بھی بھل جائے گا" مسز جاوید بولی
انوشے نے انیقہ اور رمیز کو بس میں بٹھایا اور اللہ حافظ کہتے ہوئے اگے بڑھی۔
بچپن سے اس کا یہاں آنا جانا تھا اس لیئے یہاں کے راستوں سے اچھے سے واقف تھی۔ اس نے
بینڈ فری حجاب کے نیچے سے کانوں میں ڈالی اور موبائل ہاتھ میں پکڑے آہستہ آہستہ چلنے لگی گارڈن
میں پہنچتے ہی اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔

کچھ بھی نہیں بدلہ سب "پہلے جیسا خوبصورت ہی ہے" اس نے ہمکلامی کی اور دوبارہ آہستہ آہستہ چلنے
لگی وہ گانے سنتی ٹھہرتی جا رہی تھی کے اچانک اس کی نظر معاوز پر پڑی وہ وہاں اور چند بزرگوں کے
ساتھ مذاق مستی کر رہا تھا ساری

ملاقات کے دوران اس نے پہلی بار معاوز کو مسکراتے ہوئے دیکھا
"واہ اس کو تو ہنسنا بھی آتا ہے" انوشے نے سوچا

مجھے لگ رہا تھا شاید یہ میرا پیچھا کر رہا ہے مگر لگتا ہے اس کا ٹھکانہ ہی یہیں ہے۔ شاید مجھے غلط فہمی
ہوئی ہوگی" وہ بھی چلتے چلتے ان کے پاس آ پہنچی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"السلام و علیکم انکل کیسے ہیں آپ!!" انوشے نے جا کر ان میں سے ایک بزرگ کو سلام کیا مگر نظریں معاوز پر جمائیں۔

"لو بھئی یہ تو سب کو جانتی ہیں " معاوز ہمکلامی کرتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

وعلیکم السلام بیٹا!! اچانک کیسے آنا ہوا!! ماما بابا کہاں ہیں؟ بزرگ نے گرمجوشی سے پوچھا

"انکل وہ نہیں اے میں اکیلی آئی ہوں۔۔" انوشے نے مسکراہٹ سے جواب دیا

"ارے واہ بیٹی تو بڑی ہو گئی۔" انہوں نے کہا اور انوشے مسکرا دی۔

ان سب باتوں کے دوران معاوز اٹھ کر چلا گیا تھا

"اچھا میں نے آپ لوگو کو ڈسٹرب تو نہیں کیا نا" انوشے نے پوچھا

"نہیں نہیں بیٹا ہم کافی دیر کے اے ہوئے ہیں بس اب گھر جا کر ناشتہ کرنا ہے" ان میں سے ایک بزرگ نے جواب دیا۔

"چلیں ٹھیک ہے میں بھی چلتی ہوں" انوشے مسکراتی ہوئی اسی طرف چل پڑی جہاں معاوز گیا تھا معاوز تیز تیز قدموں کے ساتھ نظریں جھکائے چل رہا تھا۔ انوشے بھی تیز تیز قدموں سے چلتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔

"آپ کہاں رہتے ہیں؟" انوشے نے بہت آرام سے پوچھا شاید زندگی میں پہلی بار کسی سے اتنے آرام سے بات کی تھی اس نے۔

"زمین پر" معاوز نے انوشے کی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا اس کو انوشے سے اس سوال کی قطعی امید نا تھی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"زمین پر؟؟ سچی؟؟ مجھے لگا آپ مارس سے ائے ہیں اس لیئے پوچھا" انوشے نے معاوز کو اسی کے طرز میں جواب دیا

"اچھا چلو آپ کی غلط فہمی دور کردی میں نے " معاوز سنجیدگی سے بولتے ہوئے وہیں کھڑا ہو گیا۔
"ویسے زمین پر جس جگہ رہتے ہیں اس کا کوئی نام بھی تو ہوگا۔" انوشے وہیں برابر میں لگی مینچ پر بیٹھ گئی جب ک معاوز ابھی بھی کھڑا ہوا تھا

"جی اس گوشہ عظیم کو سائنس کی زبان میں ارتھ (Earth) کہتے ہیں۔" معاوز ہلکا سا مسکرایا
"جی اس گوشہ عظیم کے جس خطے پر آپ کی پیدائش ہوئی اس مقدس جگہ کا نام بتانا پسند کریں گے
آپ۔" انوشے نے معاوز پر اپنی نظریں جمائیں

"ہممم جی مظفر گڑھ " معاوز سنجیدگی سے کہتا ہوا دوبارہ چلنے لگا
"مظفر گڑھ نام تو سنا سنا لگ رہا۔ لیکن کہاں؟؟؟" انوشے نے ہم کلامی کی
"اے مسٹر رکو تو" انوشے نے آواز دی

"یہ مظفر گڑھ کیا انڈیا میں ہے " انوشے اس کے پاس پہنچ کر سنجیدگی سے بولی
"آپ کہاں سے ہیں؟؟؟" معاوز اس کی بات سن کر پہلے تو چونکا پھر انتہائی آرام سے پوچھا
"کراچی سے ہوں، نام تو سنا ہی ہوگا " انوشے یک دم بولی

"جی کراچی پاکستان میں ہے نا؟!" معاوز نے پوچھا

"ہاں یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے " انوشے ہنسی

"جی اور آپ کو پتا ہی ہے دبئی کی فلائٹ سیدھا کراچی سے ہی آئی تھی۔" معاوز دونوں ہاتھ پیچھے کر
پر باندھے چل رہا تھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جی تو؟؟؟" انوشے بھی ساتھ ساتھ چلتی ہوئی بولی

"جی تو میں بھی اسی فلائٹ میں تھا ظاہر ہے پاکستان سے ہی آیا ہونگا نا۔ عقلبند لڑکی " معاوز کہتا ہوا جلدی جلدی چلنے لگا

"لیکن ابھی تو آپ نے کہا کہ آپ مظفر گڑھ سے ہیں" انوشے کچھ سوچتے ہوئے بولی

"ارے یار مظفر گڑھ میں پیدا ہوا تھا اور کراچی میں کام کرتا ہوں ابھی کام کے سلسلے میں یہاں آیا ہوں " معاوز نے تنگ آتے ہوئے بولا

"لیکن یہ مظفر گڑھ ہے کہاں؟؟؟" انوشے نے دوبارہ پوچھا

"مجھے تو آپ بہت پڑھی لکھی لگتی تھی خیر مظفر گڑھ پاکستان میں ہی ہے۔ " معاوز اب روک چکا تھا "تو سیدھا سیدھا بول دیتے نا اتنی باتیں بتانے کی کیا ضرورت تھی " انوشے بھی منہ بناتے ہوئے بولی معاوز اسکی بات کا جواب دیے بغیر ہی باہر کی جانب بڑھا

"اس کے ساتھ مسئلہ کیا ہے پہلے میرے پیچھے پیچھے آجاتا تھا اور اب آگئے اگے جاتا ہے " انوشے اس کو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی

"اے مسٹر روکو تو " انوشے کو اچانک کچھ یاد آیا تو وہ اس کے پیچھے پیچھے بھاگی "اب کیا مسئلہ ہے یار!! " معاوز گو کے تنگ آگیا تھا

"آپ نے اپنا نام نہیں بتایا" انوشے اس کے پاس آکر بولی

"آپ نے پوچھا ہی نہیں " معاوز اکتاہٹ کے ساتھ بولا

"کیا پوچھ سکتی ہوں اپکا نام؟؟؟" انوشے نے پوچھا

"جی پوچھ سکتی ہیں اب آپ کے منہ میں ایلفی تو نہیں لگی " معاوز فٹافٹ بولا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آپ بتا سکتے ہیں؟" انوشے نے ائی برو اچکائی

"جی بالکل بتا سکتا ہوں اب میرے منہ میں بھی ایلفی نہیں ڈلی ہوئی" معاوز بولا

"یار بتانا ہے تو بتاؤ نہیں بتانا تو مت بتاؤ۔ فضول دماغ نہ کھاؤ۔" انوشے بھی اب تنگ آگئی تھی۔

"ٹھیک ہے اللہ حافظ" معاوز کہتا ہوا چل دیا

"ارے یہ تو سچ میں ہی چلا گیا بد تمیز کہیں کا۔" انوشے وہیں کھڑی اسکو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

"جیسے میں اسکا نام سن کر اغوا کر لیتی اسے۔۔ ہنہ مجھے کیا ویسے نام بتا دیتا تو کیا چلا جاتا اسکا" وہ خود سے بڑبڑاتی ہوئی گھر پہنچی

پورا دن وہ معاوز کے بارے میں ہی سوچ رہی تھی کل شاید وہ دوبارہ اے گارڈن میں پھر پوچھوں گی اسے اس کا نام۔۔۔ اور اگر کل بھی نہیں بتایا تو؟؟ انوشے نام ہے میرا بھی اس کے منہ سے اگلا ہی لونگی نام تو۔۔۔۔

ویسے بندہ اچھا ہے دل کا برا نہیں۔ وہ بستر پر لیٹی من ہی من سوچ رہی تھی اور مسکرا بھی رہی تھی کے چچی کی آواز خیالوں کی دنیا سے باہر آئی۔۔۔ بیٹا کھانا لگ گیا ہے آکر کھاؤ!!

"جی بس آئی!!" انوشے کہتی ہوئی باہر نکل آئی

.....

اگلے دن انوشے نے جلدی جلدی ناشتہ کیا اور ناشتہ کر کے رمیز اور انیقہ کی اسکول بس کا انتظار کرنے لگی

"آج ان کی بس لیٹ نہیں ہوگئی" انوشے نے گھڑی میں ٹائم دیکھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"نہیں بیٹا روز 7:45 پر ہی آتی ہے۔ تمہیں کہیں جانا ہے کیا۔" جاوید صاحب بولے
"نہیں نہی چاچو میں تو بس ویسے ہی کھ رہی تھی کہیں یہ لوگ لیٹ نہ ہو جائیں" انوشے نے جواب
دیا

"نہیں بڑ بڑ ٹائم دیکھ رہی ہو نہ گھڑی میں اور جلدی جلدی ناشتہ بھی کر لیا اس لیئے پوچھا۔" جاوید
صاحب بولے

"نہیں نہیں چاچو ایسی تو کوئی بات نہیں" انوشے نے بات بنائی
"آپی ہمارے ساتھ اسکول چلو نہ آج" رمیز نے انوشے کی طرف دیکھ کر کھا
"نہیں بیٹا میں کیسے جا سکتی تمہارے اسکول میرے پڑھنے لکھنے کے دن تو گئے" انوشے نے رمیز کے
گال کھینچے

"ارے کیوں نہیں جا سکتی آج رمیز کے پاپا کار میں چھوڑ آتے ہیں نہ تم سب کو۔ بچے بھی خوش ہو
جائیں گے" مسز جاوید بولی

"ہاں بہت مزہ آئے گا پھر تو!!" انیقہ معصومیت سے بولی
"نہیں نہیں چاچو کو پر اہلم ہوگی فضول میں یہ لوگ چلے جائیں گے بس میں" انوشے نے بات
سنجھانے کی کوشش کی

"نہیں بیٹا پر اہلم کیسی مجھے تو خوشی ہی ہوگی۔ بچے بھی خوش ہو جائیں گے تم بھی گھوم لوگی تھوڑا بہت
"جاوید صاحب بولتے ہوئے کھڑے ہو گئے

"اچھا چلیں تھک ہے" انوشے نے بھی سب کا دل رکھنے کے لیئے حامی بھر لی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

وہ سب کار میں بیٹھ چکے تھے انوشے کا سارا دھیان معاوز کی طرف تھا۔ انیقہ بار بار انوشے کو بلا رہی تھی مگر وہ تو کار کے شیشوں سے باہر دیکھنے میں مگن تھی۔۔

"آپی انیقہ بولا رہی ہے۔" رمیز نے انوشے کو پکڑ کے ہلایا۔

"آ۔۔ ہاں۔۔ ہاں بولو انیقہ۔۔" انوشے گویا خیالوں سے باہر الٹی

ٹھیک ہے بچے اپنے پایا سے تو پوچھ لو پہلے۔۔ انوشے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"ارے بیٹا مجھے کیا مسئلہ ہو گا آخر۔ میں آجاؤں گا آفس سے پھر تم کو پک کر لوں گا گھر سے پھر ہم اسکول چلیں گے۔" جاوید صاحب ڈرائیو کرتے ہوئے بولے۔۔

"جی ٹھیک ہے" انوشے کہتی ہوئی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی

تھوڑی ہی دیر میں وہ سب اسکول پہنچ گئے۔ انوشے نے گاڑی سے ہاتھ ہلا کر رمیز اور انیقہ کو اللہ حافظ کیا۔ جاوید صاحب نے گاڑی گھر کی طرف گھما دی

"ابھی ٹائم زیادہ تو نہیں ہوا ہے ویسے گاڑی پارک کے پاس ہی رکوا لوں گی۔ ہو سکتا ہے نواب صاحب وہیں ہوں ابھی تک۔" انوشے نے سوچا اور پھر اپنے چاچو سے مخاطب ہوئی

"چاچو وہاں گارڈن میں چھوڑ دینا مجھے میں وہاں سے خود چلی جاؤں گی۔"

"کیوں بیٹا گھر تک چھوڑ دیتا ہوں نہ مسئلہ نہیں ہے" جاوید صاحب نے بڑے پیار سے کہا

"نہیں چاچو میں والک کرتی ہوں نہ وہاں اس لیئے کہ رہی تھی" انوشے نے کھا

"چلو ٹھیک ہے چھوڑ دیتا ہوں وہاں" جاوید صاحب نے کہا اور انوشے نے موبائل کی ہینڈ فری کانو میں

لگا کے سیٹ سے ٹیک لگا لیا

"لو بیٹا پہنچ گئے گھر جلدی چلی جانا لیکن" جاوید صاحب نے گارڈن کے سامنے گاڑی روکی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جی ٹھیک ہے" انوشے کہتی ہوئی اتری اور تیز تیز قدم بڑھاتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔ اس نے اس پاس نگاہ دوڑائی مگر چند لوگوں کے جو رنگ یا والکنگ کر رہے تھے کوئی نظر نہیں آیا۔ وہ بزرگ جن سے معاوز ہنس ہنس کے باتیں کر رہا تھا وہ بھی شاید آکر جا چکے تھے۔۔۔

"کوئی بات نہیں کل تو ملاقات ہو ہی جائے گی جناب سے" انوشے سوچتی ہوئی مڑی تو اسکے ٹھیک پیچھے معاوز پھولوں کو پانی ڈال رہا تھا۔ انوشے کے چہرے پر گہری مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

"اوہ تو تم یہاں مالی کام کرتے ہو" انوشے ہاتھ باندھے کھڑی ہو گئی۔

معاوز پانی پانی ڈالتے ڈالتے یک دم روکا اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔

"یار آپ میرے پیچھے ہاتھ دھو کر کیوں پڑ گئی ہیں" معاوز اضطراری کیفیت میں بولا۔

"ہاتھ تو نہیں دھوے میں نے فلحال" انوشے نے معاوز کے سامنے ہاتھ کیے۔

معاوز پانی چھڑکنے والا گلدان نیچے رکھ کر گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ رکیں تو ظہیر الدین صاحب" انوشے نے پیچھے سے آواز دی۔

"ظہیر الدین!! یہ کون ہے؟" معاوز فورن پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا۔

"ادھر ادھر کیا دیکھ رہے ہیں میں آپ کو کہہ رہی ہوں!!" انوشے ہنسی۔

"لیکن میرا نام تو ظہیر الدین نہیں ہے میرا نام تو معاوز ہے" معاوز کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"لیکن آپ کی پرسنالیٹی کے حساب سے یہی سوٹ کر رہا ہے آپ پر" انوشے مسکراتے ہوئے بولی۔

"اچھا! شکریہ" معاوز کہتے ہوئے دوبارہ مڑ گیا۔

"ایک منٹ روکیں تو سہی! اتنی جلدی کیا ہے جانے کی۔" انوشے نے معاوز کو دوبارہ روکا۔

"جی میں کافی دیر کا آیا ہوا ہوں اب جا کر آرام کرنا ہے" معاوز نے جواب دیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا تھوڑی دیر مجھے کمپنی دے دیں پھر چلے جائے گا" انوشے نے مسکراہٹ سجاتے ہوئے کھا
"میں کیسے کمپنی دے سکتا ہوں میں تو غریب سا بندہ ہوں اور میرے پاس کہاں سے آگئی اتنی کمپنی
کے لوگو کو بانٹا پھروں" معاوز اکتاہٹ کے ساتھ بولا
"ارے پگلے میرا مطلب ہے میں یہاں اکیلی بور ہو جاؤں گی آپ تھوڑا ٹائم سپینڈ کر لیں میرے
ساتھ"

"یہاں تو آپ بہت لوگوں کو جانتی ہے ناکسی کے بھی ساتھ کر لیجیے ٹائم سپینڈ" معاوز بولتے ہی
دوبارہ مڑنے لگا
"ارے مسئلہ کیا ہے آپ کے ساتھ۔۔ اتنی خوبصورت لڑکی آپ سے بات کرنا چاہ رہی ہے اور آپ
فضول کے نخرے دکھائے جارہے ہیں" انوشے نے معاوز کا ہاتھ پکڑ کر روکا
"خوبصورت؟؟؟" معاوز نے انوشے کو گھورا اور پھر زور سے قہقہہ لگایا
"کیوں نہیں ہوں میں خوبصورت؟؟" انوشے نے معاوز کا ہاتھ چوڑا
"مممم بس ٹھیک ہی ہیں۔" معاوز نے جواب دیا اور سیدھا چلنے لگا
"یہ ہمیشہ آپ کو جانے کی کیوں لگی رہتی ہے۔ بیٹھیں ابھی کچھ دیر میرے ساتھ" انوشے نے معاوز
کا ہاتھ پکڑ کر اسے بیچ پڑ بٹھایا اور خود بھی بیٹھ گئی
"پاگل ہو گئی ہو کیا" معاوز فورن کھڑا ہو گیا
"کیوں کہاں لکھا ہے کے اس بیچ پر بیٹھنے والے پاگل ہوتے ہیں" انوشے بھی کھڑی ہو گئی
"مجھے دیر ہو رہی ہے جانا ہے اب" معاوز کہتا ہوا چلنے لگا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یہ آپ ہمیشہ اتنا اکھڑے اکھڑے کیوں رہتے ہیں مسٹر ظہیر الدین بابر" انوشے اس کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی

"معاوز نام ہے میرا" معاوز نے رک کر کہا

"لیکن آپ پر اتنا پیارہ نام سوٹ نہیں کر رہا" انوشے بھی اطمینان سے بولی
"بیٹا پانی دینا" انوشے چلتے چلتے واٹر کولر کے پاس روک گئی اور برابر کھڑے بچے سے پانی منگا جو خود بھی پانی پی رہا تھا

معاوز اندھا دھند باہر کی طرف بڑھ رہا تھا اب کی بار انوشے نے اسے روکا نہیں۔ کچھ دور چلنے پر جب معاوز کو انوشے کی آواز نہیں آئی تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں انوشے اسے کافی دور کھڑی ہو کر پانی پی رہی تھی

معاوز دوبارہ انوشے کی طرف آنے لگا۔ انوشے نے اسکو اپنی طرف آتا دیکھ کر منہ دسری جانب کر لیا۔

"اوہ اب آرہا ہے اونٹ پہاڑ کے نیچے" انوشے من من ہی مسکرائی
"میڈم پانی بیٹھ کر پیتے ہیں آپ کو اتنا تو پتا ہونا ہی چاہیے" معاوز اس کے قریب آکر بولا
"آپ سے مطلب بیٹھ کر پیوں یا کھڑے ہو کر آپ اپنے کام سے کام رکھیں" انوشے نے گلاس سائیڈ پر رکھا

میڈم یہ بہت سی بیماریوں کا باعث بنتا ہے اور بیٹھ کے پانی پینا سنت نبوی بھی ہے اور ویسے بھی آپ کی حفاظت ہی کام ہے میرا تو فلوقت" معاوز نے آخری لائن آہستہ سے کھی اور دوبارہ مڑ گیا
"ایک منٹ کیا کہا آپ نے ذرا دوبارہ کہے گا" انوشے اس کے پیچھے پیچھے چل دی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کچھ نہیں کل ملاقات ہوگی!" معاوز کہتا ہوا لمبے لمبے قدم بڑھانے لگا
کل ملاقات ہوگی۔۔ اوہ یس!!! انوشے مسکرائی اور گھر کی جانب چل دی
سارا دن اس نے کل کے انتظار میں ہی گزار دیا۔ خدا خدا کر کے یہ کل بھی آن پہنچی وہ روز ہی ناشتہ
کر کے گارڈن پہنچ جاتی اور معاوز سے نوک جھوک کرتی رہتی۔ معاوز بھی اپنا اکھڑا اکھڑا رویہ برقرار
رکھتا۔ انوشے ہر رات انتظار کرتی رہتی کے جلدی صبح ہو اور معاوز سے ملاقات ہو کس طرح ایک
ہفتہ گزرا پتا ہی نہ چلا اور آج اس کا دبئی میں آخری دن بھی اگیا۔
انوشے رمیز اور انیتھ کو بس میں بیٹھا کر گارڈن پہنچی وہاں معاوز آرام سے بیچ پر بیٹھا تھا۔ شاید اسے
بھی انوشے کا ہی انتظار تھا۔ انوشے نے پیچھے سے اس کے سر پر تھپڑ لگایا اور فورن اس کے برابر میں
آکر بیٹھ گئی۔ معاوز ابھی پیچھے دیکھ ہی رہا تھا کہ انوشے نے اسے مخاطب کیا:
"اوہ ظہیر الدین صاحب میں یہ رہی"
"نہیں وہ مجھے پیچھے سے بلی کی آواز آرہی تھی وہی دیکھ رہا تھا" معاوز نے بات بنائی
"اہ!! بلی کو دیکھ رہے تھے آپ۔۔ جھوٹے کہیں کے۔۔" انوشے نے آنکھیں گھوماں
"اچھا چلو والک کر لیں۔" معاوز کھڑا ہوا
"ارے بیٹھو تو آج تھوڑی باتیں کر لیتے ہیں" انوشے نے معاوز کا ہاتھ پکڑ کر اسے واپس بٹھایا
"کیا باتیں کرنی ہے میڈم!" معاوز نے انوشے کی طرف دیکھا
"یار یہ میڈم میڈم کیا لگا رکھا ہے میرا نام ہے میرے نام سے پکارا کرو" انوشے نے تنگ آتے ہوئے
کہا
"آپنے اپنا نام ہی نہیں بتایا آج تک" معاوز سامنے دیکھنے لگا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ارے ہاں میں نے تو نام ہی نہیں بتایا آپ کو " انوشے سوچتے ہوئے بولی

"انوشے جنید شاہ نام ہے میرا" انوشے نے معاوز کی طرف دیکھا جو ابھی بھی سامنے ہی دیکھ رہا تھا

"اچھا جی مس انوشے ! بہت پیارا نام ہے " معاوز مسکرایا

"یار کل کراچی جانا ہے بہت دکھ ہو رہا ہے " انوشے اداسی سے بولی

"دکھ کیوں ہو رہا ہے " معاوز نے پوچھا

"آپ کے ساتھ بہت اچھا ٹائم گزرا ہے نہ بہت یاد آئے گی آپ کی " انوشے سنجیدگی سے بولی

"مجھے بھی کل نکلنا ہے کراچی کے لئے " معاوز بے دھیانی میں بولا

"آپ بھی کل ہی جائیں گے کراچی " انوشے کو حیرت ہوئی

ہمممم!! معاوز نے مختصر جواب دیا

"یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ آئے بھی میرے ساتھ اور جائیں گے بھی ساتھ " انوشے کچھ سوچتے ہوئے بولی

اتفاق بھی ہوتے ہیں میڈم !! معاوز نے انوشے کی طرف دیکھا

"لیکن ایسے حسین اتفاق نہیں ہوتے معاوز صاحب کھ ہم ایک ہی فلائٹ میں آئے وہ بھی ایک ہی

دن اور رہے بھی قریب قریب اور اب جانے کا وقت ہے تو وہ بھی ساتھ ساتھ " انوشے نے تشویش

بھرے لہجے میں کہا

"تو آپ کو کیا لگتا؟؟" معاوز کھڑا ہو گیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"مجھے تو۔۔۔۔۔" ابھی انوشے کچھ کہنا چاہ ہی رہی تھی کے سامنے سے دو بچے بھاگتے ہوئے آئے جن میں ایک بچہ جس کے ہاتھ میں پانی کا گلاس تھا معاوز سے ٹکرا گیا اور معاوز کے سارے کپڑے پانی میں بھیگ گئے

"اوہ سوری سوری بھیا!" ٹکرانے والے بچے نے کہا

"ہممم کوئی بات نہیں بیٹا تم لوگ کھیلو" معاوز نے اپنی ہاتھ کی گھڑی اتاری جو پوری بھیگ چکی تھی۔

"اوہ یہ تو پوری ہی بھیگ گئی۔" انوشے نے معاوز کے ہاتھ سے گھڑی پکڑی

"میں ہوٹل جا رہا ہوں چینج کرنے انشا اللہ کل ملاقات ہوگی" معاوز اپنی شرٹ جھاڑتا ہوا اگے کی طرف بڑھ گیا

انوشے بھی اس کو جاتا ہوا دیکھتی رہی جب وہ گیٹ سے نکل گیا تو انوشے نے کندھے اچکائے اور پیچھے بیچ کی طرف مڑی جہاں اسکا موبائل اور ہینڈ فری پڑی تھی۔۔ موبائل اور ہینڈ فری اٹھاتے ہوئے اس کی نظر اپنے ہاتھ میں پکڑی معاوز کی گھڑی پر پڑی

"اوہ شٹ!! یہ تو میرے پاس ہی رہ گئی"

"چلو ہو سکتا ہے کل کی فلائٹ بھی سیم ہی ہو جہاں اتنے اتفاق ہو گئے وہاں ایک اور سہی۔۔" وہ کہتی ہوئی گھر کی طرف چل دی۔۔۔۔۔

.....

"السلام علیکم بابا!!" انوشے نے رات کے کھانے سے فارغ ہونے کے بعد جاوید صاحب کو کال ملائی

"وعلیکم السلام بیٹا!! کیسی ہو؟ کیسا لگ رہا ہے اکیلے اکیلے دبئی گھومنا؟" جنید صاحب نے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بابا سچ بتاؤں تو بہت مزہ آرہا ہے میرا تو آنے کا دل بھی نہیں کر رہا وہاں آکر آپ کو یہاں کی ایک ایک بات بتاؤں گی میں نے یہاں ایک بہت اچھا دوست بھی بنایا اس سال اس کے بارے میں بھی بتانا ہے۔۔" انوشے مسلسل بول رہی تھی

"ارے بس بس بیٹا مجھے تو لگتا ہے تم نے وہیں سیٹلڈ ہونا کا سوچ لیا ہے" جنید صاحب بولے

"نہیں بابا اب ایسا بھی نہیں ہے۔۔ ویسے ماما کہاں ہے؟؟" انوشے نے پوچھا

"بیٹا کل تمہارے آنے کی خوشی میں تیاری کی جا رہی ہیں وہ کچن میں ہیں کھانا بنا رہی ہیں ابھی۔۔ بات کراؤں کیا؟؟" جنید صاحب نے پوچھا

"نہیں بابا بس سونے لگی ہوں اب بس وہ آپ کو یہ کہنا تھا کہ کل ایئر پورٹ پڑ لینے مت آئے گا میں خود آ جاؤں گی"

انوشے نے کہا

"لیکن وہ کیوں بیٹا ہم نے تو سب تیاری بھی کر لی تھی تمہیں کل پک کرنے کی" جنید صاحب اٹھ کے بیٹھ گئے

"ہاں بس اب وہ سب تیاری کینسل کر دیجیے میں خود پہنچوں گی گھر۔۔ اوکے بابا لو یو۔۔ سی یو۔۔ اللہ حافظ۔"

انوشے نے کہتے ہی فورن فون کاٹ دیا

لیکن بیٹا۔۔۔ جنید صاحب کچھ کھ رہے تھے کہ دوسری طرف سے لائن کٹ گئی

"یہ لڑکی بھی نہ۔۔" جنید صاحب ہمکلامی کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکلے

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

..... اگلے دن انوشے اور اسکی چچی نے مل کر پیکنگ وغیرہ کی۔ رمیز اور انیقہ کی بھی چھٹی تھی وہ سب ایئر پورٹ کے لیئے نکل چکے تھے۔ ایئر پورٹ پر پہنچ کر انوشے بار بار اس پاس نگاہ دوڑا رہی تھی۔ اس کی نظریں ہر شخص میں معاوز کو تلاش کر رہی تھی۔

"کسی کو ڈھونڈ رہی ہو کیا؟" جاوید صاحب نے انوشے کو پریشاں سا دیکھ کے پوچھا

"نہیں نہیں چاچو میں تو ایسی دبئی کے لوگوں کو دیکھ رہی ہوں بہت پیارے ہیں ماشاء اللہ سے "

"بہت ہی پیارے ہیں " اب کی بار رمیز ہنستے ہوئے بولا

اتنی ہی دیر میں فلائٹ کی announcement ہو گئی۔ انوشے نے انیقہ اور رمیز کو پیار کیا ان سے گلے ملی اور چاچو چچی کو اللہ حافظ کہتے ہوئے فلائٹ کے لیئے بڑھ گئی۔

وہ اپنی سیٹ پر جا کر آرام سے بیٹھ گئی ابھی فلائٹ نکلنے میں کافی وقت اس لیئے ابھی بھی وہ معاوز کا انتظار کر رہی تھی

"لگتا ہے فلائٹ چینج ہوگی اس بار۔ ویسے بھی حسین اتفاق بار بار نہیں ہوتے " انوشے نے سوچا اور آنکھیں بند کر کے سیٹ سے آرام سے ٹیک لگا لیا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں معاوز بھی پہنچ گیا اس نے آتے ہی انوشے کو دیکھا اور پھر اپنی سیٹ نمبر کے حساب سے اس کے آگے والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جیسے ہی جہاز نے پروان بھری انوشے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور میگزین تلاش کرنے لگی تبھی اس کی نظر سامنے معاوز پر پڑی۔

"اوہ ایک اور اتفاق " انوشے مسکرائی

وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اور معاوز کے برابر بیٹھے ہوئے شخص کو مخاطب کیا:

" SIR i want to change my seat with you"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

(میں آپ کے ساتھ جگہ تبدیل کرنا چاہتی ہو)

معاوز نے انوشے کو گھورا

"BUT why" (لیکن کیوں)

اس شخص نے وجہ دریافت کی

"ACTUALLY he is my friend" (دراصل یہ میرا دوست ہے) انوشے نے مسکرا کے جواب

دیا

"OK!! ENJOY"

وہ شخص کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا اور انوشے معاوز کے برابر میں جا بیٹھی

"یہاں کیا پھولوں کی چادر بچھی ہوئی ہے" معاوز غصے سے بولا

"آپ کیا اندھے ہیں؟ یا آپ کو extra ordinary دکھائی دیتا ہے؟" انوشے نے بھی اسی کے انداز

میں جواب دیا

"اگر اندھا ہوتا نہ تو یہاں نہیں ہوتا" معاوز نے جواب دیا

"نہیں بتائیں کہاں ہوتے پھر" انوشے سیدھی ہو کر بیٹھی

"سر اگر آپ لوگ کو لڑنا ہی ہے تو میں واپس آجاؤں!؟" پیچھے سے وہی شخص بولا جس سے انوشے

نے جگہ چینج کی تھی

"نہیں نہیں سر مذاق مستی چلتی رہتی ہے" انوشے نے پیچھے مڑ کر جواب دیا

"دیکھ کے مذاق مستی میں کہیں ایک دوسرے کا سر نہ پھاڑ دینا" پیچھے سے اسی کی آواز آئی

"اس کو تو اردو بھی آتی ہے" انوشے نے آہستہ سے کہا جسے صرف معاوز نے سنا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"تو سب کو اپنا جیسا سمجھتی ہو کیا؟؟؟" معاوز بھی آہستگی سے بولا

"سُرو کہیں کا" انوشے کہتی ہوئی اپنی میگزین میں دیکھنے لگی

معاوز نے بنا کچھ کھ آنکھیں بند کر کے سیٹ سے ٹیک لگا لیا۔۔

معاوز سیٹ سے ٹیک لگائے سوچ رہا تھا کہ اس لڑکی کو سب بتا دوں کہ مجھے اس کے بابا نے ہی بھیجا ہے خاص اس کی حفاظت کے لیئے مگر اس نے وعدہ کیا تھا جنید صاحب سے کہ اسے پتا نہیں لگنے دے گا اس لیئے اس نے بھی خاموشی سے ہاتھ باندھ کر سیٹ سے ٹیک لگایا۔

سارے سفر کے دوران کچھ خاص بات چیت نہیں ہوئی انوشے بس یہی سوچ رہی تھی کہ اب دوبارہ یہ اتفاق کب ہو گا اس کے ساتھ اس کو مزہ آنے لگا تھا معاوز کے ساتھ مگر کیا کرتی معاوز سے بات کرتی تو وہ الٹا سیدھا ہی جواب دیتا اس لیئے اس نے بھی خاموشی میں ہی عافیت جانی۔۔

کچھ ہی گھنٹوں بعد وہ کراچی ایئر پورٹ پر پہنچ چکے تھے۔ ایئر پورٹ پر چیکنگ کرا کر انوشے سائیڈ میں کھڑی ہو گئی تب معاوز کی چیکنگ ہو رہی تھی وہ بیگ میں پاسپورٹ ویزا رکھ رہی تھی کہ چند اوباش لڑکوں نے اسے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔۔

"ارے میڈم جی چہرہ تو چند کی طرح چمک رہا ہے ماشا اللہ کونسی کریم لگاتی ہیں آپ؟" ان میں سے ایک اوباش نے انوشے پر نظریں جماتے ہوئے کہا اور پھر برابر والے دوسرے اوباش سے تالی بجا کر ہنس پڑا۔

انوشے انکور کر کے اگے چلنے لگی کہ اسی نے جاتے جاتے انوشے کی کمر پر ہاتھ پھیرا انوشے نے یک دم مڑتے ہی اس کا گریبان پکڑ کر کہا:

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یہ نیچی حرکتیں نہ اپنی بہنوں کے ساتھ کرا کر ٹھیک رہے گا اور اگر تیرے اندر اپنی بہن کے ساتھ یہ کرنے کی ہمت نہیں ہے نہ تو اپنے ان میریدوں کو بول دیا کر بخشش گے بھی نہیں"

انوشے کی آنکھوں میں خون اتر رہا تھا وہ ابھی بھی اس اوباش کا کالر پکڑی ہوئی تھی اور اس کی آنکھوں میں گھور رہی تھی۔ ابھی اپنی بات ختم کر کے اسے اس کا کالر چوڑا اور آگے برہنے لگی کے اسی اوباش نے انوشے کا ہاتھ پکڑ لیا اتنی ہی دیر میں وہاں لوگوں کا ہجوم لگنا شروع ہو گیا۔ لوگ معمہ ختم کرانے کی بجائے خاموش تماشائی بنے دیکھ رہے تھے۔ یہی تو ہوتا ہے ہم جب بھی اس پاس کہیں بھی برا ہوتے دیکھتے ہیں خاموشی سے تماشا ہی دیکھتے ہیں۔ یہی ہمیں بچپن سے سکھایا جاتا ہے کہ اپنے کام سے کام رکھو بھلے کسی کے ساتھ کتنا بھی برا ہو رہا ہو اگر ہم اپنی بھلائی چاہتے ہیں تو خاموش تماشائی بنے رہیں آخرت کس نے دیکھی ہے، خدا کو جواب کس نے دینا ہے ہمیں نہیں پتا ہمیں بس اپنی جان عزیز ہے۔ تھوڑی ہی دیر میں معاوز بھی وہاں پہنچ گیا وہ انوشے اور اس اوباش کے درمیاں آکر چھڑوانے لگا۔ معاوز نے اس بد معاش سے لڑنے کے بجائے اسے مافی مانگنا شروع کر دی۔ جس پر انوشے نے اسے غصے سے گھور کر دیکھا۔ معاوز بزدل بالکل بھی نہیں تھا وہ جانتا تھا کہ اگر ابھی اس نے لڑائی شروع کر دی تو مسئلہ بڑھ جائے گا اور انوشے کو حفاظت سے گھر پہنچانا تھا اس لیے وہ معمہ کو رفا دفع کر رہا تھا۔ انوشے بھی چپ کر کے معاوز کے ساتھ چلنے لگی کے اس اوباش کے گروہ میں سے ایک بولا:

"جا جا لیجا اپنی رکھیل کو یہ اسی قابل ہے"

انوشے نے یہ الفاظ سنتے ہی اپنا ہاتھ معاوز کی گرفت سے آزاد کرایا اور فورن اس کی طرف بڑھی اور اپنا ہاتھ اڑھا کر کے اس اوباش کی گردن پر دے مارا اسکو معلوم تھا کہ ہاتھ کو گردن کے کس جگہ

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

مارنے سے نبض دب جاتی ہے آخر کو وہ اپنے اسکول میں کراٹے چیمپئن جو رہ چکی تھی۔ وہ اوباش اس اچانک افتاد کے لیئے تیار نہ تھا اور لڑکھڑا کر نیچے گر پڑا اور فورن بے ہوش ہو گیا۔ آس پاس کھڑے لوگ جو خاموش تماشائی بنے تھے کھڑے تالیاں بجانے لگے اتنے میں سیکورٹی والے بھی آگئے اور اس اوباش کے گروہ کو پکڑ کر لے گئے۔

معاوز نے اس اوباش کو ڈھیر ہوتا دیکھ کر دو قدم پیچھے کر لیئے۔

"یہ سر نے مجھے اس کی حفاظت کے لیئے بھیجا تھا یا اسکی وجہ سے آس پاس کے لوگوں کی حفاظت کے لیئے" معاوز کھڑا کھڑا حیرانی سے سارے معاملات ہوتے دیکھ رہا تھا کہ اتنی ہی دیر میں انوشے اس کے پاس آئی اور بنا کچھ کہے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے کے انداز میں باہر گیٹ کی طرف بڑھی۔ مجبوراً معاوز کو بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنا پڑا۔

"اگر اسے غلطی سے بھی پتا چل گیا کہ مجھے اس کے بابا نے اس کی حفاظت کے لیئے بھیجا تھا تو یہ تو مجھے زندہ ہی دفنا دے گی۔ یا اللہ اس لڑکی سے حفاظت کرنا۔"

معاوز دل ہی دل میں دعا کرتا چل رہا تھا

انوشے سڑک پر آکر کسی کو کال ملانے لگی۔

"کس کو فون کر رہی ہوں" معاوز نے آہستہ سے پوچھا

"پولیس کو" انوشے نے اطمینان سے جواب دیا

"لیکن کیوں" معاوز نے پوچھا

"تمہیں اندر کروانا ہے" انوشے نے فون کان سے لگایا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"میں نے کیا کیا ہے" معاوز نے پوچھا اتنی ہی دیر میں انوشے فون پر بات کرنے لگی وہ کسی کو ایڈریس سمجھا رہی تھی

"ایک لڑکی پریشانی میں پھنسی تھی تم اس بدمعاش کو کچھ کہنے کی بجائے اسے معافی مانگ رہے تھے تمہیں پتا بھی ہے کیا کیا تھا اس نے" انوشے نے فون رکھتے ہی معاوز کو جواب دیا

"یار میں بس چاہ رہا تھا سب سوڑٹ اوٹ ہو جائے مجھے پتا ہے غلطی ان کی تھی مگر گندے لوگوں کے ساتھ گندہ نہیں ہوا جاتا" معاوز نے انوشے کو سمجھایا

"کیا مطلب گندے لوگوں کے ساتھ گندا نہیں ہوا جاتا اس گندگی کو ختم تو کیا جا سکتا ہے نا۔ اور اگر میری جگہ تمہاری بہن ہوتی تو۔۔"

"تب بھی میں یہی کرتا" معاوز نے انوشے کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی جواب دیا۔

"اچھا ویسے میں نے کیرم سے گاڑی منگائی ہے" انوشے نے بات پلٹی

"ٹھیک ہے تم اس میں سیف گھر پہنچ جاؤ گی میں رکشہ میں چلا جاتا ہوں" معاوز نے کہا اتنی ہی دیر میں گاڑی بھی آگئی

"نہیں آپ بھی ساتھ جائیں گے۔ چلیں بیٹھیں۔" انوشے نے گاڑی کا گیٹ کھولا

"نہیں میں نہیں جا سکتا مجھے کہیں اور جانا ہے اور آپ کو کہیں اور" معاوز کہتے ہوئے رکشہ کے

لیئے آگئے بڑھ گیا اور آگے رکشہ کرانے لگا۔ رکشہ کراتے ہی وہ اس میں بیٹھ کر نظروں سے

اوجھل ہو گیا اور انوشے اس کو نظروں سے اوجھل ہوتا دیکھ کے گاڑی میں بیٹھ گئی۔ تھوڑی ہی دیر

میں وہ گھر پہنچ گئی۔ گھر پہنچ کر سب سے بڑے تپاک سے ملی اور کھانا وغیرہ کھا کر اپنے کمرے میں

چلی گئی اور شام تک سوتی رہی۔ شام کو ہال میں سب بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ انوشے دبئی میں

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

گزارے ہوئے لمحات کا تذکرہ کر رہی تھی۔ وہ رمیز انیقہ کی شرارتیں، وہاں پر گزارے دن گو کے ایک ایک چیز بڑی تفصیل سے جنید صاحب کو بتا رہی تھی باتوں ہی باتوں میں اس نے معاویہ کا بھی تذکرہ چھیڑا اپنی اور معاویہ کی شرارتیں ہنستے ہنستے بتا رہی تھی۔

"بیٹا نام کیا تھا اسکا" جنید صاحب نے پوچھا

"معاویہ" انوشے نے مختصر جواب دیا

جنید صاحب نام سن کر چائے پیتے پیتے کھانسنے لگے۔

"کیا نام بتایا تم نے" جنید صاحب نے سنبھلتے ہی پوچھا

"بابا معاویہ۔۔ وہ سارے راستے ساتھ ہی گیا اور ساتھ ہی آیا۔ بہت اچھا ہے بابا وہ۔ پتا نہیں اب

دوبارہ کبھی ملاقات ہوگی بھی کے نہیں" انوشے آخری لائن بولتے ہوئے اداس ہو گئی

"بیٹا چائے تو پیلو۔ باتیں بعد میں بھی ہو جائیں گی" مسز جنید نے انوشے کو چائے پینے کا کہا

"مما ماہین کو کال کر کے بلایا ہے وہ آجائے پھر اس کے ساتھ پیوں گی" انوشے جواب دیتے ہی

دوبارہ جنید صاحب کی طرف رخ کر لیا

"بیٹا ذرا ادھر آؤ" جنید صاحب نے انوشے کو اپنے پاس بلایا

انوشے جو سامنے والے صوفے پر بیٹھی تھی اٹھ کے بابا کے برابر میں جا کر بیٹھ گئی۔

"جی بابا"

"بیٹا ایک بات کرنی تھی تم سے" جنید صاحب نے کہا اتنی ہی دیر میں مسز جنید بھی انوشے کے برابر

آکر بیٹھ گئی

"جی بولے بابا" انوشے نے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بیٹا وہ جو معاوضہ تھا نہ اس کو میں نے بھیجا تھا تمہاری حفاظت کے لیئے۔ اور میں نے ہی کہا تھا اسے کے اپنی شناخت چھپا کے رکھنا۔" جنید صاحب جلدی جلدی بولے

"آپ نے بھیجا تھا اسے؟؟" انوشے کھڑی ہو گئی

"تو بیٹا ہم تمہیں دبئی اکیلے کیسے بھیج سکتے تھے" اس بار مسز جنید بولی

"ارے بابا سچ میں آپ نے اس ڈرپوک کو میری حفاظت کے لیئے بھیجا تھا" اس بار انوشے تھوڑا سا ہنسی

"ہاں بیٹا وہ آفس میں کام کرتا ہے بہت بھروسہ مند ہے سب جانچ پڑتال کر کے ہی بھیجا تھا" جنید صاحب بولے

"مجھے تو ابھی تک یقین نہیں آرہا بابا کے اسے آپ نے بھیجا تھا۔ ویسے بہت اچھا کام کیا آپ نے" انوشے کہتی ہوئی زور سے ہنس پڑی

"ہمیں تو لگ رہا تھا تمہیں پتا چلا تو تم بہت غصہ کرو گی اس لیئے بہت ڈر ڈر کے بتایا ابھی بھی" جنید صاحب نے انوشے کے چہرے پر ہنسی دیکھ کر کہا

"ارے نہیں بابا میں غصہ کیوں کرونگی میری ٹرپ اس کی وجہ سے ہی تو اتنی یادگار رہی۔ ویسے بابا اس کا ایڈریس تو ہو گا نا آپ کے پاس، اسکی گھڑی میرے پاس رہ گئی ہے وہ دینی ہے" انوشے کو باتوں کے دوران معاوضہ کی گھڑی کا یاد آیا جو ابھی تک اس کے پاس تھی

"ہاں ہو گا میں رات تک دیتا ہوں نکال کے"۔ جنید صاحب نے کہا اتنی ہی دیر میں ماہین بھی آگئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے ماہین کو لے کر کمرے میں چلی گئی اور اس سے معاوز کی باتیں کرنے لگی۔ معاوز کی پرسنالٹی اس کا اکھڑا مزاج وہ سب کچھ بتا رہی تھی انہی باتوں کے دوران انوشے نے ایئر پورٹ پر ہونے والے جھگڑے کا بتایا جس کو سن کر ماہین زور زور سے ہنسنے لگی

"اچھا تم نے گھر میں بتایا یہ ایئر پورٹ والا واقعہ؟" ماہین نے پوچھا

"نہیں یار وہ سب فضول میں پریشان ہو جاتے" انوشے انگلی میں معاوز کی گھڑی ڈال کر گھما رہی تھی

"اچھا ٹھیک کیا ویسے یہ تو اور عمیر سے ملاقات ہوئی" ماہین نے چائے کی سپ لی

"نہیں یار بس جب وہ ایئر پورٹ پر چھوڑنے گیا تھا تب ہی ہوئی تھی۔ بس یار مجھے معاوز کا اڈریس مل جائے کسی طرح آ" انوشے نے کہا

"کیا بات ہے انوشے جب سے آئی ہو اسی کے بارے میں بات کئے جا رہی ہو۔ کہیں محبت تو نہیں ہو گئی" ماہین نے چھیڑتے ہوئے کہا

"یہ کیا بکواس کار رہی ہو تم۔ محبت اور میں؟؟؟" ماہین کی بات پر انوشے چونکی

"جی سب ایک درد بھری محبت سے پہلے یہی کہتے ہیں۔ محبت اور میں" ماہین نے کہا

"درد بھری محبت۔۔۔ اوہ میرے خدایا تمہیں بڑا ایکسپیرینس ہے۔ پہلے تم بتاؤ خیر تو ہے"

انوشے نے ائی برو اچکائی

"ہاں بس آہی جاتا ہے ایکسپیرینس بھی۔۔ ویسے اب کب ملنا ہے" ماہین نے پوچھا

"یار دیکھو بس آج بابا اڈریس دیدیں پھر کل ہی پہنچ جاؤں گی اسکے گھر" انوشے نے کہا

"اوے میسنی مجھ سے کب ملنا ہے کل؟؟ بہت زادہ ہی معاوز کی یاد آرہی ہے شاید" ماہین نے تکیہ اٹھا کر اس کے مونہ پر مارا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اوہ اچھا تم سے بھی ملنا ہے کل۔۔۔ اُمم کل آرہی ہوں پھر تمہارے گھر بھی " انوشے نے تکیہ اٹھایا

"اچھا ٹھیک ہے یار میں چلتی ہوں پھر کافی دیر ہوگئی ہے گھر میں آدھا گھنٹہ کا کہا تھا "

"ٹھیک ہے پھر رات کو کال پر کرتے ہیں بات " انوشے کھڑی ہوگئی

.....

"بابا آپ نے اڈریس نکال لیا؟" رات کے کھانے کے دوران انوشے نے پوچھا

"ہاں بیٹا ایڈریس تو نکال لیا ہے میں نے ویسے تم کیوں جاؤ گی اس کے گھر ایک کام کرو مجھے دیدو اسکی گھڑی میں آفس میں جب بھی ملاقات ہوگی اس سے تب دے دوںگا " جنید صاحب نے کہا

"نہیں بابا مجھے اسکا شکریہ بھی کرنا ہے اس لیئے آپ مجھے ہی دیدیں۔" انوشے نے کہا

"تمہارے بابا کھ رہے ہیں نہ میں دے آؤں گا تو تم کیوں ضد کر رہی ہو؟" مسز جنید بولی

"ممایار آپ سمجھ نہیں رہیں بات کو۔ گھڑی میں ہی دے کر آؤں گی " انوشے پریشاں ہوتے ہوئے بولی

"اچھا بیٹا میں ابھی کھانا کہا کر کرتا ہوں سینڈ تم دے آنا گھڑی اور ساتھ ڈرائیور کو لے جانا " جنید صاحب کو پتا تھا انوشے ماننے والی تو ہے نہیں اس لیئے انہوں نے حامی بھر لی۔۔

"لیکن وہ تو آفس آئے گا پھر یہ کس کو دے گی گھڑی " مسز جنید نے جنید صاحب کی طرف دیکھا

"میری بات ہوئی ہے اس سے ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے اوف دیا ہے اسکو کل۔" جنید صاحب نے کہا

"ٹھیک ہے بابا بس آپ یاد سے ایڈریس سینڈ کر دیجیے گا " انوشے کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ارے بیٹا کھانا تو کہا لو سہی سے " مسز جنید نے آواز دی

"کھا لیا ہے ماما " انوشے کہتی ہوئی کمرے میں چلی گئی

اگلے دن انوشے ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد موبائل لے کے بیٹھ گئی۔ ابھی اسے اسکول سے کافی دن کی اوف ملی ہوئی تھی۔ انابیہ اور حنین اسکول چلے گئے اور جنید صاحب اپنے آفس۔ گھر میں مسز جنید اور انوشے اکیلی تھی۔۔

انوشے نے تھوڑی دیر موبائل چلایا اور موبائل چلاتے چلاتے جب تھک گئی تو کھڑی ہو کر اچھے سے تیار ہوئی اور اپنے آپ کو آئینے میں دیکھنے لگی۔

"ارے وآہ انوشے ماشاء اللہ کسی کی نظر نہ لگے " انوشے نے آئینے کے سامنے خود کی تعریف کی اور ماما کو اللہ حافظ کہتے ہوئے نکلنے لگی۔

"کدھر جا رہی ہو؟؟" مسز جنید نے پوچھا

"وہ ماما معاوز کی گھڑی دینی تھی نہ وہیں جا رہی ہوں اور ماہین کے گھر بھی جانا ہے کام ہے اس سے " انوشے نے کہا اور نکلنے لگی

"تو ڈرائیور کو ساتھ لے کے جاؤ گی نہ " مسز جنید نے آواز دی

"جی ماما " انوشے نے بنا مڑے جواب دیا اور باہر نکل کر اپنے ڈرائیور کو ایڈریس دکھایا۔

"انوشے بیٹا یہ جگہ تو خاصی دور ہے " ڈرائیور نے ایڈریس دیکھ کر کہا

"کوئی بات نہیں تم بس لے چلو " انوشے نے جواب دیا اور کار میں بیٹھ گئی۔

ڈرائیور نے آدھے گھنٹے میں انوشے کو اس ایڈریس پر پہنچا دیا۔

"یہ والی بلڈنگ لکھی ہے اس میں تو " ڈرائیور نے سامنے والی بلڈنگ کی طرف اشارہ کیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہنہ ٹھیک ہے! اب تم جاؤ میں آجاؤں گی خود" انوشے نے گاڑی سے اترتے ہوئے جواب دیا
"آپ خود آجائے گی؟" ڈرائیور نے پوچھا

"ہاں آجاؤں گی اب تم جاؤ" انوشے نے کہا اور بلڈنگ کی طرف بڑھنے لگی۔
بلڈنگ ک نیچے اس نے ایک عورت کو دیکھا جو سبزیاں لے کے جا رہی تھی۔
"سنیں!! یہ معاوز کدھر رہتے ہیں" انوشے نے اس عورت کو مخاطب کیا

"ہاں وہ وہاں سیکنڈ فلور پڑ رہتے ہیں" اس عورت نے جواب دیا اور سیڑھیاں چڑھنے لگی۔
انوشے سیکنڈ فلور پر پہنچی وہاں آمنے سامنے دو گیٹ نظر آئے۔

"اب ان میں سے معاوز کا گھر کن سا ہے" انوشے نے ہم کلامی کی!!

"یہ والا کھلو الیتی ہوں یہ ہوا تو ٹھیک ورنہ لازمی وہی ہوگا"

انوشے نے ڈرتے ڈرتے بیل بجائی مگر کوئی جواب نہ آیا۔ اس نے ڈرتے دل کے ساتھ دوبارہ بیل
بجائی۔

تیس سیکنڈ کے وقفے کے بعد گیٹ کھل گیا۔ سامنے معاوز کو دیکھ کر اس کے چہرے پر سکون
مسکراہٹ پھیل گئی۔

"تم یہاں کیسے؟" معاوز سامنے انوشے کو دیکھ کے حیران ہو گیا

"اندر نہیں بلائیں گے" انوشے نے مسکراتے ہوئے کہا

جی آئیے!! معاوز نے بھی اندر بلوانا تھک سمجھا باہر بہت لوگ آ جا رہے تھے۔

سامنے ہی ڈرائنگ روم میں نانی بیٹھی پھل کاٹ رہی تھی۔

"السلام علیکم آنٹی!!" انوشے نے ان کو دیکھتے ہی سلام کیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

وعلیکم السلام بیٹا!! نانی بھی کھڑی ہوگئی

"کون ہے یہ؟" نانی نے معاوز کی طرف دیکھا

نانی یہ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ معاوز ابھی بتانے کے لیئے سوچ ہی رہا تھا کہ انوشے نے اسکی بات کاٹی۔۔
"جی میں ان کے سرجنید کی بیٹی ہوں۔ جس کے ساتھ یہ دبئی گئے تھے" انوشے نے نظریں معاوز پر مرکوز کیں۔

"اوہ سب بتا دیا سر نے" معاوز انوشے کی طرف نظریں جما کے سوچنے لگا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے بیٹا تم لوگ بیٹھو میں چائے لاتی ہوں" نانی ڈرائنگ روم سے نکلنے لگی
"نہیں نانی آپ کیوں تکلیف کریں گی" انوشے نے نانی کو روکا

"ارے تکلف کی کیا بات ہے بیٹا تم پہلی بار گھرائی ہو ہمارے" نانی نے کہا

"ارے نانی رہنے دیں اگر یہ منع کر رہی ہے تو۔۔۔" معاوز نے انوشے کی تائید کی

"ارے جب وہ جا رہی ہیں اتنے پیار سے میرے کیا بنانے تو آپ منع کو کر رہے ہیں" انوشے نے
معاوز کو گھورا

"تو آپ خود ہی تو منع کر رہی تھی اور ویسے بھی میں نے سوچا کہ آپ کو شاید چائے پسند نہ ہو اس
کیئے منع کر رہی ہیں" معاوز کی بات کے دوران ہی نانی کمرے سے نکل گئی۔۔

"ہاں تو آپ کسی کے گھر جا کر آرڈر دینا شروع کر دیتے ہیں کہ میرے لیئے لذیذ پکوان بنائے
جائیں اور ویسے بھی بہت پسند ہے مجھے چائے" انوشے نے نظریں پھیریں۔۔

"اچھا وہ چھوڑیں یہ بتائیں آپ یہاں ائی کس لیئے ہیں" معاوز مدعے پر آیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کیا مطلب کس لیئے ائی ہیں۔۔ ملنے ائی ہوں آپ سے۔۔ اب اتنا بھی حق نہیں ہے میرا " انوشے نے پوچھا

حق؟؟ کیسا حق؟ معاوز نے انیسرو اچکائی

"اچھا چھوڑیں آپ یہ یہ آپ کی گھڑی میرے پاس رہ گئی تھی " انوشے نے بیگ سے گھڑی نکالی "اچھا ٹھیک ہے " معاوز نے انوشے کے ہاتھ سے گھڑی پکڑی۔۔

"کیا ٹھیک ہے۔۔ شکریہ بولتے ہیں ذرا بھی مینرز نہیں ہے آپ کے اندر " انوشے نے ایک بار پھر معاوز کو سنائی

"ہاں دنیا کے سارے مینرز آپ کے اندر ہی بھرے پڑے ہیں " معاوز نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔

اتنی ہی دیر میں نانی چائے لے کے آگئی وہ چائے رکھ کے جا ہی رہی تھی کے معاوز نے انکو روکا۔۔ "نانی آپ بھی بیٹھ جائے نہ۔۔"

"نہیں بیٹا مجھے کام ہے۔ " نانی مسکراتی ہوئی باہر نکل۔ ائی۔

انوشے نے آگے بڑھ کے چائے کا کپ اٹھا لیا جس پر معاوز اسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کے دیکھنے لگا۔ "کیا ہوا ایسے کیا دیکھ رہے۔ آپ کی چائے وہ رہی۔ ندیدے کہیں کے۔ " انوشے چائے کی سپ لینے لگی۔۔

"نہیں نہیں میں تو بس دیکھ رہا ہوں ماشا اللہ کتنے اچھے مینرز ہیں آپ کے اندر کس طرح چائے کا کپ اٹھا لیا۔ " معاوز نے بھی طنز کرتے ہوئے کہا

"اہ!! اب اپنے ہی گھر میں کیا شرمنا " انوشے نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

آپ کا گھر؟؟؟ آپ نے کب خریدا یہ گھر؟؟ معاوز نے بھی چائے کی سپ لی
"اففف بہت نہ سمجھ ہیں آپ۔۔ بہت محنت کرنی پڑے گی" انوشے نے کہا
"ہاں بس آپ سے تو کم ہی ہوں" معاوز نے بھی اسی طرز میں جواب دیا۔
"اچھا ویسے باقی گھر والے کہاں ہے آپ کے؟" انوشے نے چاروں جانب نگاہ دوڑائی۔۔
"جی وہ سب وہاں مظفر گڑھ میں ہیں۔" معاوز نے کہا

"اوہ اچھا ہاں بتایا تھا آپ نے۔۔۔ ویسے یہ نانی آپ کے کام کاج کی وجہ رہتی ہیں یہاں؟؟؟" انوشے
نے پوچھا

"نہیں نانی یہاں ماموں کے ساتھ رہتی تھی پھر وہ کام۔ کی وجہ سے باہر رہنے لگے اس لیئے میں
یہاں رہتا ہوں ان کے ساتھ" معاوز نے تفصیل پیش کی۔۔
"اچھا ویسے نانی بہت اچھی ہیں آپ کی!!" انوشے نے کہا

"جی اور میری امی بھی بہت اچھی ہیں۔۔۔ ویسے ابھی ایک ہفتے بعد جانا ہے انہیں بھی مظفر گڑھ امی
سے ملنے۔۔ میں بھی جاتا مگر میری پہلے ہی اتنی چھٹیاں ہو گئی ہیں کام کا بھی مسئلہ ہے اس لیئے نہیں
جا رہا" اب معاوز انوشے سے آرام سے بات کر رہا تھا شاید اپنا سمجھ کے بات کرنے لگا تھا جی تو اتنی
تفصیل دے رہا تھا۔۔

"اچھا جب نانی چلی جائیں گی تو کھانا کون بنائے گا" انوشے نے پوچھا
"میں خود بنا لیتا ہوں وہ تو اس کی ٹینشن نہیں ہے" معاوز نے اطمینان سے جواب دیا۔۔
"ارے واہ آپ تو بڑے ٹیلنٹڈ ہیں۔۔" انوشے نے چائے کا خالی کپ ٹرے میں رکھا۔
جی وہ بس کرم ہے خدا کا۔۔ معاوز نے بھی ہنستے ہوئے جواب دیا۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا چلو بہت باتیں ہو گئیں اب گھر جانا ہے " انوشے کھڑی ہو گئی۔

"ہاں تو روکا کس نے ہے۔۔" معاوز بھی کھڑا ہو گیا۔

"اچھا ٹھیک ہے آپ مجھے گھر تک ڈراپ کر دیں " انوشے نے اپنا حجاب ٹھیک کرتے ہوئے کہا

"کیوں آپ جیسے انی تھی ویسے جا بھی سکتی ہیں " معاوز انوشے کو گھورنے لگا

"نہیں نہ بڑی مشکلوں سے ملا ہے آپ کا گھر اور ڈرائیور کو بابا کو لینے جانا تھا اس لیئے اسے واپس

بھیج دیا اور ویسے بھی آپ کے ہی کام سے انی تھی تو اتنا تو حق بنتا ہے نہ آپ کا " انوشے نے بھی

اسی کے انداز میں جواب دیا جس پر معاوز کو تپ چڑھی۔۔

"یہ لو 100 روپے 50 روپے لے گا رکشہ والا باقی کے 50 روپے آپ کسی فقیر کو دے دیجیے گا "

معاوز نے جیب سے پیسے نکال کے اسکی طرف بڑھائے۔۔

"آپ کتنے زادہ ضدی ہیں اگر مجھے چھوڑائے گے گھر تو آپ کی بایک خراب نہیں ہو جائے گی یا میں

کڈنیپ نہیں کر لوں گی " انوشے غصے میں بول رہی تھی کے معاوز کی نانی بھی اندر آگئی۔

"بیٹا جا رہی ہو ابھی سے۔۔ تھوڑی دیر اور روک جاتی " نانی نے معاوز اور انوشے کو کھڑا دیکھ کر کہا۔

"جی نانی مجھے کہیں اور بھی جانا ہے اگلی بار آؤں گی تو کافی دیر رکوں گی لیکن دیکھے نا میں معاوز کو کھ رہی

ہوں کے گھر چھوڑائے مجھے میں راستہ بھٹک جاؤں گی مگر یہ سن ہی نہیں رہے۔" انوشے گویا ایک

ہی سانس میں بول گئی

"یا اللہ کتنی معصوم بن رہی ہے یہ لڑکی " معاوز انوشے کی طرف دیکھ کر کہنے لگا

نانی نے فورن معاوز کی طرف نظریں گھوماں۔ معاوز بھی نانی کو دیکھ کر دائیں بائیں گردن ہلانے لگا

گویا کسی بات سے منع کر رہا تھا جو انوشے نے نوٹ کر لی تھی۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کیا ہوا گردن میں درد ہے" انوشے نے حسب عادت طنزیہ پوچھا جس پر نانی کچھ بولنے والی تھی کے معاوز بیچ میں بول پڑا:

"یہ میں دے رہا ہوں نہ پیسے رکشے والا سیدھا آپ کے گھر کے باہر اتارے گا"

"نانی یہ کیوں نہیں چھوڑ کے آسکتے مجھے کیا مجھ میں کانٹے لگے ہیں؟" انوشے نے معاوز کو انگور کرتے ہوئے نانی کو مخاطب کیا۔

"بیٹا اصل میں اسے شرم آتی ہے آج تک کسی لڑکی کو بانیک پر بٹھایا نہیں ہے اپنی بہن کو بھی نہیں لے کے جاتا تھا" نانی کی بات ختم ہوتے ہی انوشے منہ پر ہاتھ رکھ کے ہنسنے لگی وہ اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی مگر نہ روک سکی۔

"کیا نانی آپ بھی۔۔" معاوز نے نانی کو جواب دیتے ہی انوشے کو گھورا جو ہنسنے جا رہی تھی اور معاوز اسکو ہنستا ہوا دیکھ کر اپنا غصہ بھلا بیٹھا وہ دم بخود سا ہو کر انوشے کو ٹک ٹکی باندھ کر دیکھ رہا تھا۔ یہ پہلا موقع تھا جب اس کے دل میں انوشے کے لیئے کچھ جذبات پیدا ہوئے جو کے نانی نی محسوس کر لیے تھے۔

"بیٹا جاؤ گی چھوڑنے یا میں کوئی رکشہ والے سے بات کروں" نانی نے معاوز کو مخاطب کیا لیکن وہ تو کہیں اور ہی گم تھا۔

معاوز!! نانی نے اسکا ہاتھ پکڑ کے زور سے ہلایا۔

"جج۔۔ جی" معاوز ہڑبڑا گیا

انوشے نے بھی کچھ محسوس کر لیا تھا اس لیئے اپنی ہنسی روک کر گیٹ کی طرف بڑھی۔

"رکو میں چل رہا ہوں" معاوز کی آواز نے اسے روکا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جی ٹھیک ہے نیچے ویٹ کر رہی ہوں " انوشے کہتی ہوئی نیچے چلی گئی

"آپ کو میرا گھر پتا ہے؟" انوشے نے باینک پڑ بیٹھنے کے بعد پوچھا

"جی پتا ہے " معاوز نے باینک سٹارٹ کی

"آپ کو کیسے پتا؟" انوشے نے پوچھا

"جی وہ ایک بار فائل دینے کے لیئے گیا تھا آپ کے گھر " معاوز نے جواب دیا

"اچھا لیکن مجھے ابھی گھر نہیں جانا دوست کے گھر جانا ہے " انوشے نے اطمینان سے کہا

"اب وہ کہاں ہے؟" معاوز نے باینک روکی

"آپ باینک چلائیں میں بتاتی ہو آپ کو " انوشے نے آگے کی طرف اشارہ کیا

"دیکھیں ہمارے آپ کی دوست کے گھر جانے کی کوئی ڈیل نہیں ہوئی تھی " معاوز اور انوشے دونو

باینک سے اتر گئے

"ڈیل تو میرے گھر جانے کی بھی نہیں ہوئی تھی " انوشے نے معاوز کی طرف دیکھ کر کہا

"آپ نے باز نہیں آنا " معاوز نے انوشے کو گھورا

"آپ کیا اب بیچ سڑک پر کھڑے ہو کر بحث کر رہے ہیں چلیں اب " انوشے نے ڈانٹنے کے انداز

میں کہا۔۔

معاوز نے پینا کچھ کھے باینک سٹارٹ کر دی۔

انوشے نے راستے میں ہی اسکو ماہین کے گھر کا ایڈریس سمجھایا۔ ابھی معاوز اور انوشے راستے میں

ٹرانفیک میں پھنسے تھے کے انوشے کی نظر ایک سفید کار پر پڑی۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یہ کہیں دیکھی دیکھی سی لگ رہی ہے" انوشے ابھی سوچ ہی رہی تھی کا گاڑی کا شیشہ نیچے سر کا اور عمیر کی شکل دکھائی دی جو انوشے کو ہی گھور رہا تھا۔

انوشے جو بانیک پر معاوز کے ساتھ ذرا فاصلے پر بیٹھی تھی عمیر کو دیکھتے ہی معاوز کے کریب ہو گئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ لیا۔

معاوز بھی ہڑبڑا کر پیچھے مڑ کے انوشے کو دیکھنے لگا جس پر انوشے نے پیار بھری مسکراہٹ سے اسے دیکھا۔

"اب اسکو کیا ہو گیا ہے۔ کوئی جن تو نہیں گھس گیا اس کے اندر" معاوز فورن آگے دیکھ کے سوچنے لگا۔

اور عمیر وہ تو بس غصے میں انوشے کو گھورے جا رہا تھا۔ اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے اور انوشے اس کے ساتھ کیوں بیٹھی ہے۔

یہ انوشے اس لڑکے کے ساتھ کر کیا رہی ہے آخر اور اتنا چپک کر بیٹھی ہے اسکے ساتھ جیسے اسکا۔۔۔ ابھی عمیر غصے میں سوچ ہی رہا تھا گرین سگنل دیکھ کر معاوز نے بانیک سٹارٹ کر دی۔ ٹرانیک سے نکل کر انوشے نے معاوز کے کندھے پر سے ہٹایا اور پیچھے کی طرف ہو گئی۔ سفر کے دوران ان کے درمیاں کوئی خاص بات چیت نہیں ہوئی۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ ماہین کے گھر پہنچ گئے۔ گیٹ پر انوشے کو اتارتے ہی معاوز دوبارہ بانیک سٹارٹ کرنے لگا۔

"روکو ایک منٹ اپنی دوست سے ملواتی ہوں اندر آؤ" انوشے نے اسے روکا "نہیں مجھے بھی جانا ہے کہیں" معاوز نے کہتے ہی بانیک سٹارٹ کر دی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا ایک منٹ اپنا نمبر تو دیں بعد میں کوئی کام بھی پڑ سکتا ہے" انوشے نے اپنے بیگ سے موبائل نکالا

"اچھا چلو لکھو" معاویہ کو معلوم تھا یہ بات سننے والی تو ہے نہیں اس لیئے اس نے بحث کرنے کی بجائے نمبر دینے میں عافیت جانی۔

"جی بولیں" انوشے نے موبائل کے کی پیڈ پر نظریں جمائیں
090078601 معاویہ نے کہتے ہی بانیک بھگا دی۔

"پاگل کہیں کا!!"

انوشے اسکو جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔ کوئی بات نہیں بچو نمبر تو میں نکلوا ہی لوں گی۔ انوشے کہتی ہوئی گھر میں داخل ہو گئی۔۔

عمیر شدید غصے میں گھر داخل ہوا اور اندر داخل ہوتے ہی ڈائننگ ٹیبل سے گلاس اٹھا کر زمین پر دے مارا۔

"صاحب جی عمیر صاحب بہت غصے میں گھر میں آئے ہیں اور توڑ پھوڑ بھی کر رہے ہیں"

عمیر کو غصے میں دیکھ کر ایک نوکر نے عرفان صاحب کو آگاہ کیا۔

"کیا ہو گیا ہے عمیر تمہیں کیوں پاگل ہو گئے ہو"

عرفان صاحب نے آکر اسے روکا وہ ڈائننگ ٹیبل پر رکھا سب سامان اٹھا کر پھینک چکا تھا۔

"ڈیڈی وہ صرف میری ہے صرف میری۔۔"

عمیر نے جنونی کیفیت میں عرفان صاحب کے دونو بازو پکڑ کے ہلائے۔

"کیا ہو گیا ہے عمیر۔ کس کی بات کر رہے ہو۔ پہلے ہوش میں تو آؤ تم"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

عرفان صاحب نے اسے پکڑ کر صوفے پر بٹھایا۔

"وہ انوشے، انوشے صرف میری ہے۔ وہ کسی اور کی نہیں ہو سکتی"

عمیر نے لمبی لمبی سانسیں بھری۔

"ہاں ہاں تو اس میں غصے والی کیا بات ہے میں آج ہی جنید سے تمہارے اور انوشے کے بارے میں

بات کر لوں گا۔"

عرفان صاحب نے ملازم کے ہاتھ سے پانی کا گلاس تھاما۔

"ہاں ڈیڈی جتنی جلدی ہو سکے بات کر لیں جنید انکل سے اور کوشش کریں کے جلدی سے جلدی

شادی بھی ہو جائے۔"

عمیر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

"بیٹا پہلے آرام سے بیٹھ کے پانی پیلو۔"

عرفان صاحب نے گلاس عمیر کے سامنے کیا۔

عمیر بنا کچھ جواب دیا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا اور گیٹ بند کر دیا۔

.....

شام کے وقت انابیہ اور حنین اپنے اپنے کھیل میں مگن تھے۔ جنید صاحب بھی آفس سے جلدی آگئے

بقول انکے انہیں کچھ کام تھا اس لیئے جلدی آئے ہیں لیکن وہ ہال میں بیٹھے انوشے سے بات چیت

میں مگن تھے۔ انوشے صبح سے شام تک کے ساری باتیں جنید صاحب کو بتا رہی تھی جسے وہ بالکل بھی

دھیان سے نہیں سن رہے تھے بس سر ہی ہلا رہے تھے۔ انوشے کا روز کا معمول تھا وہ اپنی تمام

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

باتیں جنید صاحب سے لازمی شیئر کرتی تھی۔۔ بقول مسز جنید کے، جنید صاحب اور انوشے بیسٹ فرینڈ تھے۔۔

"آپ باپ بیٹی کی تو باتیں ختم ہی نہیں ہوتیں کبھی " مسز جنید نے چائے کی ٹرے رکھی۔

ابھی انوشے نے کچھ بولنے کے لیئے منہ کھولا ہی تھا کہ عرفان صاحب کی آمد ہوئی۔
"ارے واہ یہاں محفل لگی ہے"

عرفان صاحب نے انوشے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا بدلے میں انوشے مسکرائی اور اپنا چائے کا کپ اٹھا کر کمرے میں چلی گئی۔

"ارے آج اتنے دنوں بعد کیسے آنا ہوا۔"

مسز جنید نے پوچھا

"جی بس دوست کی یاد ستائی اور ہم چلے آئے"

عرفان صاحب جنید صاحب کے برابر میں کھڑے ہو گئے۔

"چلیں آئے ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں یہاں بچوں کا شور بھی بہت ہے"

جنید صاحب بھی کھڑے ہو گئے۔۔۔

جنید صاحب اور عرفان صاحب ڈرائنگ روم کی طرف چلے گئے اور مسز جنید کچن میں عرفان صاحب کے لیئے کھانا کا اہتمام کرنے لگی۔

"ہاں تو بولو کیا بات کرنی تھی جو مجھے آفس سے بھی بلوا لیا" جنید صاحب نے صوفے پر بیٹھے ہی

پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جنید دیکھو ہماری دوستی بہت گہری ہے ہر دکھ سکھ میں ہم نے ایک دوسرے کی مدد کی ہے جب بھی مجھے تمہاری یا تمھے میری ضرورت پڑی تو ہم ایک دوسرے کے لیئے ہمیشہ حاضر رہے ہیں " عرفان صاحب لمبی سانس لے کے مسلسل بولے جارہے تھے

"ہاں اور آگے بھی انشاء اللہ ایک دوسرے کا ساتھ ہی دینا ہے اب تم بتاؤ میں کیا کر سکتا ہوں تمہارے لیئے"

جنید صاحب نے عرفان صاحب کی باتوں سے اندازہ لگایا شاید انہیں مدد کی ضرورت ہے

"جنید میں چاہتا ہوں ہماری یہ دوستی ہمیشہ ایسے ہی بنی رہے اور ہماری آنے والی نسلوں کو بھی ہماری دوستی کا علم ہو۔۔" عرفان صاحب ہاتھ پر ہاتھ باندھے بیٹھے تھے

"میں سمجھا نہیں تمہاری بات" جنید صاحب نے کہا

"جنید میں صاف صاف بات کرتا ہوں دیکھو تم عمیر کو تو اچھے سے جانتے ہی ہو اسکی ماں کے انتقال کے بعد میں نے اسے ماں باپ دونوں کا پیار دیا ہے اور اب میں چاہتا ہوں کہ کوئی اور اسکی ذمہ داری سنبھالے اب عمیر نے اپنی زندگی گزارنے کے لیئے انوشے کو پسند کیا ہے اور وہ اسے شادی کرنا چاہتا ہے"

عرفان صاحب اپنی بات ختم کر کے جنید صاحب کا ریکشن دیکھنے کے لیئے انکے چہرے پر نظریں مذکور کیں۔

"مجھے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن زندگی انوشے نے گزارنی ہے اس لیئے اسکی رائے ضروری ہے۔ میں گھر مشورہ کر کے تمہیں حتمی فیصلہ دیدونگا۔"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

جنید صاحب نے عرفان صاحب کی بات سن کر سنبھلتے ہی جواب دیا۔ انہیں آج اس بات کا احساس ہوا کہ انکی بیٹی اتنی بڑی ہو گئی ہے اسکی رخصتی کا بھی وقت آگیا ہے۔ ساری زندگی جسے اتنا پیار کیا اتنا بڑا کیا اب اسکو کسی اور کو سونپنے کا وقت آگیا ہے

"ٹھیک ہے جنید آرام سے مطمئن ہو کر فیصلہ کرنا لیکن اتنا خیال رہے کہ فیصلہ میرے حق میں ہو"

عرفان صاحب نے جنید صاحب کے ہاتھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا جسے وہ خیالوں کی دنیا سے باہر آئے

"ہاں ہاں ضرور!!!"

جنید صاحب نے اتنا ہی کہا تھا کہ مسز جنید نے آکر انہیں کھانے کی ٹیبل پر پہنچنے کا کہا

"ارے بھابھی جی کھانا تو کھا کر آیا ہوں"

عرفان صاحب نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا

"تو کیا ہوا یہاں بھی کھا لیں"

جنید صاحب انکو ساتھ لیتے ہوئے ڈرائنگ روم سے نکلے

"یہ انوشے بیٹی کہاں ہے"

عرفان صاحب نے چاروں طرف نگاہ دوڑائی

"وہ کمرے میں سو رہی ہے میں گئی تھی اسکو اٹھانے مگر کہنے لگی ابھی بھوک نہیں ہے" مسز جنید نے

وضاحت دی...

"اچھا جنید اب چلتا ہوں لیکن یاد رکھنا فیصلہ میرے حق میں ہو۔"

کھانے سے فارغ ہو کر عرفان صاحب جنید صاحب سے گلے ملتے ہوئے بولے

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہاں ہاں انشاء اللہ!!"

جنید صاحب نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا

"کس کام کا بول رہے تھے عرفان بھائی؟"

عرفان صاحب کے جاتے ہی مسز جنید نے جنید صاحب سے انکے آنے کی وجہ پوچھی۔

"عمیر کے لیئے اپنی انوشے کا رشتہ مانگ رہے تھے"

جنید صاحب نے سنجیدگی سے جواب دیا

"عمیر کے لیئے انوشے کا رشتہ؟" مسز جنید پہلے تو حیران ہوئی مگر پھر تھوڑے وقفے کے بعد کہنے لگی:

"لیکن انوشے کو تو عمیر بالکل پسند نہیں۔ وہ تو اسکے نام سے بھی چڑ جاتی ہے"

"ہنہ میں بھی وہی سوچ رہا ہو لیکن بات کر کے دیکھیں گے انوشے سے کیا کہتی ہے وہ"

جنید صاحب نے سامنے گھڑی پر نظریں جمائیں۔۔۔۔۔

.....

اور کیسی رہی تیری دبئی کی ٹرپ؟ احمد نے معاویہ کے ساتھ بیڈ پر لیٹتے ہوئے پوچھا۔

"ٹرپ؟؟؟ کام کے سلسلے میں گیا تھا" معاویہ نے احمد کو گھورا

"ہاں وہی کیسا رہا کام؟" احمد نے پوچھا

"بس سہی ہی تھی" معاویہ نے مختصر جواب دیا اور موبائل میں لگ گیا

"یار بتانا سہی سے۔۔ سر کی بیٹی سے ملاقات تو ہوئی ہوگی۔۔ کیسی لگی وہ تجھے؟" احمد نے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"صرف ملاقات نہیں ہوئی تھی باتیں بھی ہوئی تھی۔ وہ بھی ایک نہیں بہت ساری" معاوز نے اپنے موبائل پر نظریں جمائیں

"اچھا کیسی ہے وہ اور کیسی باتیں کرتی ہے۔۔ اپنے سر کی طرح بورنگ تو نہیں ہے نہ؟" احمد نے معاوز کے قریب آکر پوچھا

"میں اسکے بارے میں کسی کو بھی بتانا ضروری نہیں سمجھتا" معاوز نے احمد کو گھور کر جواب دیا
"اوہ ہو ہو ہو!! جناب کے طیش تو دیکھو، لگتا ہے سر کی بیٹی کو اپنی عزت بنانے کا سوچ لیا ہے" احمد نے معاوز کے ہاتھ سے موبائل چھینا۔

"کیا بکواس کر رہا ہے، ادھر دے موبائل۔۔" معاوز نے اسکے ہاتھ سے موبائل لیا
"ہاں تو نے بات ہی ایسی کی کے میں اسکے بارے میں کسی کو بھی بتانا ضروری نہیں سمجھتا۔ اسکی باتیں اپنے تک رکھنا چاہتا ہوں اور ایسا تو تب ہی ہوتا جب۔۔۔۔۔۔" احمد نے بات ادھوری چھوڑ کر معاوز کی طرف دیکھا جو گم صم سا ہو گیا تھا۔
"کدھر کھو گیا؟"

احمد نے اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی
"ام۔۔ کہیں نہیں۔۔ یہیں ہوں" معاوز کہتے ہوئے دوبارہ موبائل میں لگ گیا
"لگتا ہے سر کی بیٹی کے خیالوں میں گم ہیں معاوز صاحب" احمد نے معاوز کو چھیڑا۔
"کیا اتنی دیر سے سر کی بیٹی سر کی بیٹی لگا رکھا ہے انوشے نام ہے اسکا" معاوز نے احمد کو گھورتے ہوئے جواب دیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اوہ ہو انوشے سے لگتا ہے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ ٹھیک ہے اب تمیز سے نام لونگا بھابھی جی کا۔" احمد نے لفظ "بھابھی جی" پر زور دیا

"نہیں یار ایسی بات نہیں ہے کہاں وہ اور کہاں میں " معاوز موبائل بند کر کے سامنے دیکھنے لگا

"کیا مطلب کہاں تم اور کہاں وہ۔۔۔ دونو انسان ہی ہونہ، دونو مسلمان ہی ہو بس کافی ہے۔" احمد نے سنجیدگی سے کھا

"اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے احمد اس لیئے دور ہی رہتا ہوں اسے " معاوز نے احمد کی طرف دیکھا "اور وہ؟؟؟" احمد نے پوچھا

"وہ۔۔۔ وہ تو ایک نمبر کی چپکو ہے، بہت باتونی بھی ہے مگر دل کی بہت اچھی ہے اور معصومیت۔۔۔ معصومیت تو اتنی ہے اسکے چہرے میں یوں لگتا ہے کہ خدا نے دنیا کی ساری معصومیت سمیٹ کر اس کے اندر ڈال دی ہے۔۔۔"

معاوز اپنی ہی دھن میں بولے جا رہا تھا "اوہو بس بس تو تو پکا عاشق بن گیا ہے شاید " احمد نے اسکی بات کاٹی

"نہیں ایسا نہیں ہے بس وہ اچھی لڑکی ہے اللہ اسکے نصیب بھی اسکی طرح بہت اچھے کرے " معاوز کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

"امین " احمد نے مختصر سا آمین کھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا میں چلتا ہوں پھر کل ملتے ہیں آفس۔ کل سے وہی پرانی روٹین، وہی رونا دھونا" معاوز باہر گیٹ کی طرف بڑھا

"ہن ٹھیک ہے" احمد بھی کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

.....

"انوشے بیٹا ایک بات کرنی تھی تم سے کھانے سے فارغ ہو کر کمرے میں آ جانا" رات کھانے سے

فارغ ہو کر جنید صاحب نے انوشے کا خوشگوار موڈ دیکھ کر بات کی

"جی بابا آپ بولیں کیا بات کرنی ہے" انوشے نے کھانا کا لقمہ منہ میں ڈالا

"نہیں وہ لیپ ٹاپ کچھ کام ہے مجھے فائل بنوانی ہے اس لیئے کہا"

حنین اور انابیہ کو اپنی طرف متوجہ پا کر جنید صاحب نے جھوٹ کا سہارا لیا جس پر مسز جنید نے انہیں گھورا گویا کہ رہی ہوں کے ایک کام ٹھیک سے نہیں ہوتا۔

انوشے کھانے سے فارغ ہو کر کمرے میں چلی گئی تھوڑی دیر موبائل چلانے کے بعد اسے یاد آیا کہ بابا نے کمرے میں آنے کا کھا تھا اس لیئے وہ موبائل رکھ کر بابا کے کمرے کی جانب بڑھی مسز جنید ابھی کچن میں بزی تھی اور جنید صاحب لائٹ بند کیا بیڈ پر لیٹے تھے۔

انوشے نے کمرے میں آ کر لائٹ آن کی۔ لائٹ آن ہوتے ہی جنید صاحب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے۔

"میں ابھی تمہارا انتظار ہی کر رہا تھا" جنید صاحب نے کہا

جی بابا دکھائے کیا کام تھا انوشے نے سائیڈ پر پڑے لیپ ٹاپ پر نظریں جمائیں اتنی ہی دیر میں مسز

جنید بھی آگئیں وہ بیڈ کے دوسری طرف بیٹھ گئی جب کے انوشے جنید صاحب کے

بلکل سامنے ہو کر بیٹھ گئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بیٹا وہ فائل کا کام تو میں نے کر ہی لیا مگر مجھے کچھ اور کام بھی ہے"

جنید صاحب سنجیدگی سے بولے

"جی بابا بولیں کیا کام ہے؟"

انوشے نے آرام سے پوچھا

"بیٹا دیکھو بیٹیاں کتنی بھی لاڈلی ہوں کتنی بھی پیاری ہوں ماں باپ کو انھیں ایک نہ ایک دن رخصت

کرنا ہی پڑتا ہے انھیں اپنا گھر بسانا ہوتا ہے ایک الگ دنیا بسانی پڑتی ہے۔ اور یہ دنیا کی ریت ہوتی

ہے " جنید صاحب اپنی بات جاری رکھ رہے تھے کہ انوشے نے انکی بات کاٹی

"بابا کہنا کیا چاہتے ہیں آپ صاف صاف بولے نا۔۔۔"

"بیٹا عرفان صاحب اے تھے نا آج تو وہ کھ رہے تھے انوشے اور عمیر کی شادی کرا دی جائے"

جنید صاحب نے سیدھی سی بات کی

"کیا ہو گیا بابا کیسی بات کر رہے ہیں آپ۔ میں اور عمیر، کبھی بھی نہیں"

انوشے یک دم بیڈ سے کھڑی ہو گئی

لیکن بیٹا عمیر برا لڑکا تو نہیں ہے۔۔ بہت خوش رکھے گا۔ ہنس مکھ ہے خوش مزاج ہے اور ویسے بھی

شادی تو کرنی ہی ہے نہ تمہاری کہیں نہ کہیں تو عمیر سے کیوں نہیں۔۔ مسز جنید نے انوشے کو سمجھایا

"مما دیکھیں مجھے پتا ہے وہ برا لڑکا نہیں ہے لیکن شادی کرنا ایک بہت بری کو مپلیمنٹ ہوتی ہے اور

اسکے لیئے ایک دوسرے سے محبت ایک دوسرے کی عزت انتہائی ضروری ہے اور میرے دل میں

اسکے لئے عزت والا کوئی مقام ہے ہی نہیں۔۔۔"

انوشے اضطراری کیفیت میں بول رہی تھی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"لیکن بیٹا محبت تو ہو ہی جاتی ہے شادی کے بعد۔ جب دو لوگ ساتھ رہتے ہیں تو انکے اندر ایک جذبہ بھی پیدا ہو جاتا ہے پھر ان دونوں کے درمیاں محبت، عزت، خلوص، بھروسہ جیسے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں" مسز جنید انوشے کو سمجھا رہی تھی۔

"مما ایسے تو ہم بلی کے بچے کو پال لیں تو محبت اسے بھی ہو جاتی ہے لیکن جب دو ایسے لوگوں کے درمیان شادی ہوتی ہے جو جو ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے تو انہیں کمپروماز کرنا پڑتا ہے کچھ دن کچھ مہینے یا کچھ سال بھی اور مجھ سے کمپروماز نہیں ہوتا اور آپ کو پتا ہے جو شخص عزت کرنا جانتا ہے نا محبت کا حقدار بھی وہی ہوتا ہے۔ محبت پر صرف اور صرف عزت کو فوقیت حاصل ہے اور عمیر جیسا انسان تو محبت کے لائق ہی نہیں ہے" انوشے بنا رو کے مسلسل بول رہی تھی

"لیکن بیٹا وہ کرتا تو ہے اتنی عزت اور کیسے کرے گا، اتنے آرام سے تو بات کرتا ہے تم سے اور اسی نے رشتہ بھجوا یا ہے تمہارا مطلب وہ محبت کرتا ہے جیسا اسنے ایسا کیا نا"

اس بار جنید صاحب بولے

"بابا آپ کو یاد ہے جب میں نے حجاب کرنا سٹارٹ ہی کیا تھا تب اسکے گھر برتھ ڈے پارٹی میں کتنا مذاق بنایا تھا اسنے میرا۔۔"

انوشے نے جنید صاحب کو مخاطب کیا۔

"ہنہہ!!" جنید صاحب نے مختصر جواب دیا

"جی بس اسی دن سمجھ آگیا تھا مجھے کے کتنی محبت ہے اسکے دل میں میرے لیئے۔ اگر وہ محبت کرتا تو میری پسند کو اپنی پسند بتاتا اس طرح سب کے سامنے بے عزتی نہیں کرتا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے کی جگہ کوئی اور لڑکی ہوتی تو شاید کبھی بھی اپنے ماں باپ کے سامنے اتنے فلسفے نا جھاڑتی مگر یہ تو انوشے شاہ تھی جسے خود جنید صاحب نے اتنا کونفیڈنٹ بنایا تھا کہ وہ ہر بات کہنے کا ہنر رکھتی تھی۔

"بیٹا اگر تمہیں کوئی اور پسند ہو یا کوئی ایسا جسے تم نے شادی کا سوچا ہو تو بتا دو ہم اسی سے کر دیں گے" جنید صاحب نے کھا

انوشے جنید صاحب کی بات سن کر معاوض کے بارے میں سوچنے لگی اسنے سوچا کہ سب کو بتا دوں کہ معاوض کو پسند کرنے لگی ہوں مگر نہیں۔۔۔ ابھی نہیں پہلے معاوض کے دل کا حال جان لینا بھی ضروری تھا پھر اس نے خود ہی فیصلہ ترک کر دیا۔

مسز جنید انوشے کو یوں خیالوں میں کھویا دیکھ کر کچھ شک میں مبتلا ہو گئی۔
انوشے!! مسز جنید نے اسکا ہاتھ پکڑ کے ہلایا

"جی ماما۔۔۔ اوہ سوری بابا اگر کوئی پسند آجائے گا تو سب سے پہلے بتا دوں گی آپ لوگ کو" انوشے کہہ کر مسکراتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

"اب آپ عرفان صاحب کو کیا جواب دیں گے" مسز جنید نے بھی کھڑے ہوتے ہوئے پوچھا
"کھ دوں گا بھئی کے ہماری بیٹی ابھی پڑھ رہی ہے اسکا شادی کا کوئی ارادہ نہیں ہے ابھی" جنید صاحب نے شوخی بھرے لہجے میں کھا۔

"جی بابا میں اسلامیات میں BA کرنے کا سوچ رہی ہو"

انوشے جو واپس جانے کے لیئے مڑی تھی کہ جنید صاحب کی بات سن کر واپس بیڈ پر آکر بیٹھ گئی اور لیپ ٹاپ کھول لیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ٹھیک ہے پھر مجھے کچن میں کچھ کام میں آتی ہوں" مسز جنید کہتی ہوئی نکل گئی
"بیٹا میں بھی نہانے جا رہا ہوں بہت گرمی ہو رہی ہے"۔

جنید صاحب بھی اٹھ کر واشروم کی طرف بڑھے

"جی ٹھیک ہے" انوشے لیپ ٹاپ پر انگلیاں چلاتے ہوئے بولی۔۔

جنید صاحب کے واشروم جاتے ہی انوشے نے واشروم کی طرف دیکھا۔

"لگتا ہے چلے گئے" انوشے نے تسلی کر کے جنید صاحب کا موبائل اٹھایا جس پر پاسورڈ لگا تھا۔ انوشے
نے اپنا نام لکھ کر ٹرائی کیا جس سے ایک ہی دفع میں پاسورڈ کھل گیا۔

انوشے نے کونٹاکٹس میں جا کر معاوض کا نمبر اپنے نمبر پر شیئر کیا اور پھر شیئر کرنے والے میسج جنید
صاحب کے موبائل سے ڈیلیٹ کر کے موبائل واپس اسکی جگہ پر رکھ دیا اور مسکراتی ہوئی کمرے کی
طرف چلی گئی۔

.....

انوشے نے بیڈ پر لیٹتے ہی معاوض کے نمبر پر کال ملائی۔ دو بار بیل بجنے پر ہی معاوض نے کال اٹھالی
گویا وہ اس وقت موبائل ہی استعمال کر رہا تھا۔

"السلام وعلیکم!! جی کون؟" موبائل پر معاوض کی آواز آئی۔

انوشے معاوض کی آواز سن کر بے اختیار مسکرا دی اور بنا کوئی جواب دیے کال کاٹ دی۔

"آپ معاوض ہے نہ؟"

انوشے نے کال کاٹنے کے بعد معاوض کے نمبر پر میسج چھوڑا۔

"جی لیکن آپ کون؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے بھی میسج پر ہی جواب دیا

"میں آپ کی دوست "

انوشے نے لکھ کے بھیجا

"آپ کی؟؟ میں نے آج تک کسی لڑکی کو دوست نہیں بنایا اور آپ ہیں کون؟" معاوز نے میسج بھیجا

"کھانا آپ کی دوست!!" انوشے نے مسکراتے ہوئے میسج بھیجا اور اسکے جواب کا انتظار کرنے لگی۔

معاوز نے میسج بھیجنے کے بجائے کال کرنا شروع کر دی۔ انوشے نے فورن کال کاٹ دی۔

"بیٹا میں سمجھ گیا تم احمد ہو اور نیو نمبر سے میسج مجھے تنگ کر رہے ہو!!" معاوز نے میسج بھیجا

انوشے معاوز کا میسج پڑھ کر مسکرا دی اور واٹس اپ کھول کر اسکا نمبر دیکھنے لگی۔ واٹس اپ پر اسکا

نمبر شو ہوتے ہی انوشے نے ہونٹوں کے قریب کپڑا رکھ کر اسکو واٹس میسج بھیجا:

"معاوز صاحب میں کوئی احمد نہیں ہوں لڑکی ہی ہوں "

معاوز نے میسج سنا جس میں انوشے کی آواز تھی مگر وہ انوشے کی آواز پہچان نہ سکا۔

"اوہ احمد اب لڑکیوں کی آواز بھی نکالنا آگئی تجھے "

دوسری طرف سے انوشے کو معاوز کا واٹس موصول ہوا۔

انوشے اسکا میسج سن کر پہلے تو خوب ہنسی اور پھر اپنی ہنسی روک کر دوبارہ میسج بھیجا:

"نہیں محترم معاوز جناب میں لڑکی ہی ہوں اور سویرا نام ہے میرا "

"اچھا لڑکی ہو تو اپنی تصویر بھیجو ذرا "

معاوز نے انوشے کی واٹس سننے کے بعد اپنا میسج بھیجا۔

"آگئے نہ اپنی اصلیت پر باقی لڑکوں کی طرح "

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اس بار انوشے نے لکھ کر بھیجا۔

"اصلیت کی کیا بات ہے اس میں اب آپ لڑکی ہیں مجھے جانتی ہیں تو ضرور میں بھی جانتا ہوں گا اس لیئے تصویریں بھیج دیں" معاوز نے بھی لکھ کے بھیجا

"اچھا ویٹ کریں" انوشے نے لکھ کے بھیجا اور گوگل سے لڑکیوں کی تصویریں ڈاون لوڈ کرنے لگی۔ کچھ uncommon سی پیاری سی پک اٹھا کر معاوز کو سینڈ کی۔

"اوے احمد کن پنجابی لڑکیوں کی پک بھیج رہا ہے" احمد نے تصویریں دیکھتے ہی اپنا میسج بھیجا۔

"ارے نہیں نہیں کتنی بار کھا ہے کے میں احمد کو نہیں جانتی میں تو سویرا ہوں۔"

"اچھا میں نہیں جانتا آپ کو معذرت!!" معاوز نے میسج بھیجتے ہی انوشے کو بلاک کر دیا۔

یار کیا ہے یہ لڑکا اتنی پیاری لڑکی کی تصویر بھیجی مگر یہ تو ایک نمبر کا ضدی انسان ہے۔ کتنی اکڑ ہے اس میں!! معاوز کے بلاک کرتے ہی انوشے اٹھ کے بیٹھ گئی۔

"معاوز صاحب میں انوشے ہوں چھوٹا سا مذاق کیا تھا آپ کے ساتھ۔۔ مہربانی کر کے انبلاک کر دیجیے" انوشے نے معاوز کی سم پر میسج بھیجا۔

معاوز نے انوشے کا میسج پڑھتے ہی اسکو کال ملائی جسے انوشے نے فورن اٹھالی۔

"آپ کے پاس نمبر کہاں سے آیا میرا؟" معاوز نے انوشے کے کال اٹھاتے ہی سوال کیا۔

"واہ! نا سلام نہ دعا ڈائریکٹ مطلب کی بات کرنی ہے" انوشے نے حسب عادت جواب دیا

"السلام علیکم مس انوشے، آپ کے پاس اس محترم جناب کا نمبر کہاں سے آیا بتانے کی زحمت کریں گی آپ؟" معاوز نے چڑتے ہوئے سوال کیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جی جی وعلیکم السلام!! جی آپ کا نمبر وہیں سے آیا جہاں سے اپکا ایڈریس آیا تھا " انوشے نے اسی کے طرز میں جواب دیا

"اچھا اچھا ٹھیک ویسے میرا اور آپ کا سفر بس وہیں تک تھا اب آپ دور رہا کریں مجھسے اسی میں ہم دونوں کی بھلائی ہے " معاوز نے سیدھی بات کی

"کیوں دور رہوں آپ سے اب آپ اور میں تو وہ ہیں نا " انوشے نے کہا
وہ کیا؟؟ معاوز اٹھ کے بیٹھ گیا

"ارے کچھ نہیں چھوڑیں آپ " انوشے نے آرام سے جواب دیا
"دیکھیں مس انوشے آپ میرے سر کی بیٹی ہیں اور آپ میں اور مجھ میں بہت فرق ہے مہربانی کر کے ذرا دور رہا کریں " معاوز نے سنجیدگی سے کہا

"دیکھیں یہ فضول بات مت کریں سب انسان برابر ہوتے ہیں پتا ہونا چاہیے آپ کو " انوشے بھی غصے سے بولی

"اچھا ٹھیک ہے ہم فرینڈ بن سکتے ہیں آپ کو کوئی بھی پریشانی ہو کوئی بھی کام ہو مجھے کہے گا میں ہر وقت حاضر رہونگا آپ کی مدد کے لیئے " معاوز نے آرام سے کہا

"معاوز صاحب ایک لڑکا اور لڑکی کبھی دوست نہیں ہو سکتے " انوشے نے سنجیدگی سے کہا
"اپنی اپنی سوچ کی بات ہے میڈم جی " معاوز نے جواب دیا

"اچھا ٹھیک ہے میں رکھ رہی ہوں فون آپ واٹس آپ پر انبلاک کر دیجیے گا " . انوشے نے کہتے ہی فون رکھ دیا اور بیڈ پر لیٹ گئی۔۔

وہ سوشل ایپس یوز کرتے کرتے واٹس اپ پر گئی جہاں اسے معاوز کی ڈی پی شو ہو گئی۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کردیا انبلاک۔۔" انوشے نے مسکرائی

اس نے معاوز کی چیٹ کھولی تو آن لائن لکھا ہوا آرہا تھا۔۔

پتا نہیں کس سے لگا پڑا ہوگا ابھی بتاتی ہوں اسے۔۔۔

انوشے نے کچھ لکھنا چاہا مگر لکھتے لکھتے ادھورا چھوڑ دیا۔۔

نہیں کل بتاؤنگی اسے تو۔۔۔

انوشے نے کچھ سوچتے ہوئے واٹس اپ بند کر دیا اور موبائل سائیڈ پر رکھ کر سو گئی۔۔

انوشے صبح سات بجے اٹھ کر کمرے سے نکلی اور جنید صاحب کے کمرے کی طرف بڑھی۔ مسز جنید

اٹھ کر کچن میں ناشتہ بنانے کے لئے گئی ہوئی تھی۔ انوشے نے دبے دبے قدموں سے اپنے بابا کا

لیپ ٹاپ اٹھایا اور اپنے کمرے میں لے آئی اور لیپ ٹاپ کو اپنے اسٹڈی ٹیبل پر رکھ کر دوبارہ بیڈ

ڈھیر ہو گئی۔۔۔

جنید صاحب کے آفس جانے کے بعد انوشے نے ماہین کو کال ملائی۔ دو رنگ کے بعد ہی دوسری

طرف سے کال پک کر لی گئی۔

"یار میں بس ابھی تھوڑی دیر میں بابا کے آفس کے لیئے نکل رہی ہوں تم ٹھیک دو گھنٹے بعد مجھے

وہاں سے پک کر لینا، پھر یونیورسٹی وہیں سے چلے جائیں گے ایڈمشن پراسیس کا پتا کرنے۔۔۔" انوشے

ایک ہی سانس میں بول گئی

"اچھا وہ سب تو ٹھیک ہے مگر تم آفس کیا کرنے جا رہی ہو" ماہین نے انوشے کے خاموش ہوتے ہی

پوچھا۔۔

"وہ سب میں بعد میں بتاؤنگی بس تم وقت پر آجانا ایسا نا ہو یونیورسٹی بند ہو جائے۔۔" انوشے نے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا چلو ٹھیک ہے اللہ حافظ -- " ماہین نے کال کاٹ دی

انوشے جلدی جلدی تیار ہو کر ہال میں پہنچی جہاں اسکی ماما بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔

"ماما میں بابا کے آفس جا رہی ہوں ڈرائیور کے ساتھ وہ اپنا لیپ ٹاپ بھول گئے ہیں وہی دینے "

انوشے مسز جنید کے پاس آرام سے بیٹھتے ہوئے بولی۔

"تو ڈرائیور دے آئے گا نا بیٹا! تمہیں جانے کی کیا ضرورت ہے؟" مسز جنید نے پیار سے کہا

"نہیں ماما وہ مجھے یونیورسٹی بھی جانا ہے تو وہیں سے دیتی ہوئی چلی جاؤنگی ماہین کو وہاں سے پک کرنا

زادہ آسان رہے گا نا" انوشے نے کہا

"اچھا چلو ٹھیک ہے بیٹا دھیان سے جانا " مسز جنید نے کہا

"جی ٹھیک ہے ماما" انوشے کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی اور کمرے میں جا کر اپنے ہینڈ بیگ میں موبائل ڈالا

اور لیپ ٹاپ اٹھا کر اللہ حافظ کہتی ہوئی باہر نکل آئی۔

"بابا کے آفس میں لے چلو " انوشے نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے گویا حکم دیا۔

ڈرائیور نے سیٹ سنبھالی اور انوشے کو تھوڑی دیر میں اس کے بابا کے آفس کے سامنے اتارا۔

"تم چلے جاؤ میں آجاؤنگی " انوشے نے کہا اور اتر کر آگے کی طرف چلنے لگی

"السلام علیکم میڈم!!"

انوشے کمپنی کے مین گیٹ داخل ہو رہی تھی کے سیکورٹی گارڈ نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام !! "

انوشے مسکراتی ہوئی کہتی اندر کی طرف چلی گئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

لفٹ سے نکل کر انوشے ریسپشن سے ہوتی ہوئی کاریڈور میں داخل ہوئی جہاں فاصلہ فاصلے سے بہت سارے کمپیوٹر رکھے تھے اور ہر کمپیوٹر کے سامنے چیئر پر ورکر بیٹھے کام میں مشغول تھے۔ انوشے نے ایک دفع تمام ورکرز پر نگاہ دوڑائی۔ اسکی نظریں معاوز پر روکیں اور وہ مسکراتے ہوئے معاوز کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

"السلام علیکم فرینڈ!!! " انوشے نے پیچھے سے معاوز کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"وا۔۔۔ وعلیکم السلام!!۔۔۔ آپ یہاں۔۔۔؟"

معاوز نے پیچھے مڑ کر انوشے کو دیکھا اسے انوشے کو یہاں آفس میں دیکھ کر معاوز کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔

"ہاں فرینڈ۔۔۔ شاید آپ بھول گئے یہ آفس میرے بابا کا ہے۔۔۔"

انوشے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"اوہ۔۔۔ نج۔۔۔ جی اچھا آپ کے بابا وہاں ہوتے ہیں۔۔۔"

معاوز نے مین آفس کی طرف اشارہ کیا

ہاں فرینڈ تم اسکی ٹینشن مت لو وہ تو میں مل ہی لوں گی بابا سے میں تو ابھی آپ سے ملنے آئی ہوں۔۔

انوشے نے ہاتھ میں پکڑا لپ ٹاپ معاوز کی ٹیبل پر رکھا اور برابر میں رکھی احمد کی چیئر کھینچ کر

معاوز کی چیئر کے ساتھ لگالی اور اس پر بیٹھ گئی۔۔

"دیکھیں مس انوشے سب دیکھ رہے ہیں آپ تماشا مت بنائے"

معاوز انوشے کے بیٹھتے ہی کھڑا ہو گیا اور آس پاس لوگوں پر نگاہ دوڑائی جو انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ارے آپ نے ہی تو کہا تھا کہ ہم فرینڈ ہیں مجھ سے مدد چاہیے ہو تو بتائے گا اب دیکھیں میں ائی ہوں مجھے مدد چاہیے"

انوشے نے ٹیبل پر سے لیپ ٹاپ اٹھایا

"اوہ مطلب کے آپ کو لیپ ٹاپ کا کچھ کام ہے!! بتائے کیا کام ہے"

معاوز نے پوچھا

"نہیں نہیں ----"

"آں۔۔ میڈم یہ میری چیئر ہے"

احمد نے اکر انوشے کی بات کاٹی

"جب دو بڑے بات کر رہے ہوں نا تو بیچ میں نہیں بولا کرتے آپکی ممانے سکھایا نہیں"

انوشے نے پیچھے مڑ کر احمد کو جواب دیا

"اوہ بھابھی آپ ہیں۔ مجھے پتا نہیں تھا سوری ڈسٹر ب کیا"

احمد انوشے کو دیکھ کر پہلے تو حیران ہوا پھر سنبھلتے ہی جواب دیا

"بھابھی؟؟"

انوشے اسکی بات سن کر کھڑی ہو گئی

"اوہ سوری غلطی سے نکل گیا تھا منہ سے"

احمد نے پیچھے ہوتے ہوئے جواب دیا

"نہیں مجھے بہت اچھا لگا"

انوشے مسکرائی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"احمد سب دیکھ رہے ہیں فضول بات مت کر "

معاوز نے احمد کو ڈانٹا

"دیکھو فرینڈ جب تم سے بات کر رہی تھی کسی نے ڈسٹرب نہیں کیا نا تو اب تم بھی مت کرو "

انوشے نے معاوز کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے کہا

"یہ کیا فرینڈ فرینڈ لگا رکھا ہے تم نے۔ تنگ آگیا ہوں میں یہ سن سن کے "

معاوز نے تنگ آتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے پھر فرینڈ نا سہی میرے ہمسفر بن جاؤ "

انوشے نے لیپ ٹاپ سائیڈ میں رکھ کر ہاتھ میں پکڑا پتھر معاوز کے سامنے کیا اور خود گوٹھنوں کے بل بیٹھ گئی۔۔

"ہوو ہوو !!!"

سارے کاریڈور میں اس طرح کی آوازیں گونجنے لگیں

"یار کہاں پھنس گیا اور سر آگئے تو کیا جواب دوں گا "

معاوز ساری صورت حال سے تنگ آگیا تھا

"بھابھی یہ پتھر کیوں؟؟ کوئی گلاب ہوتا ہے کوئی انگوٹھی ہوتی ہے "

احمد دونوں کے درمیاں حائل ہوا۔۔

وہ کیا ہے نا آپ کے دوست ذرا سے اکڑو ہیں اگر میری بات کا ہاں میں جواب دیا تو یہ پتھر ہمیشہ

کے لیئے سنبھال کے رکھیں گیں اور اپنے بچوں کو بھی دکھائیگے کے میں نے اس پتھر سے انہیں

پروپوس کیا تھا۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اور اگر نامیں جواب آیا تو؟؟"

احمد نے پوچھا

"تو یہ پتھر انکا سر زخمی کر جائے گا۔ اور کچھ نہیں"

انوشے نے اطمینان سے جواب دیا

"آپ کے بابا کا آفس ہے تو آپ کچھ کریں گی، آس پاس کے لوگو کو ہی دیکھ لیں"

معاوز نے انوشے کو کندھوں سے پکڑ کے اٹھایا

"تو آپ مجھے بھی تو سمجھے نا۔۔۔"

"انوشے بیٹا تم یہاں؟"

باہر کا شور سن کر جنید صاحب اپنے آفس سے نکل کر آگئے اور انوشے کو دیکھتے ہی اسکی طرف

بڑھنے لگے۔ جنید صاحب کو دیکھ کر سب اپنے اپنے کام میں مشغول ہو گئے۔

"جج۔۔ جی بابا وہ آپ کا لیپ ٹاپ دینے آئی تھی تو یہ معاوز صاحب مل گائے سوچا ان سے تھوڑی

بات کر لوں۔"

انوشے نے سنبھلتے ہی جواب دیا

"تم کیوں کھڑے ہوئے ہو؟"

جنید صاحب نے احمد کو کھڑا دیکھ کر پوچھا

"وہ۔۔ وہ۔۔"

احمد کو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا جواب دے

"بابا وہ اسکی چیئر میں نے لے لی تھی کچھ کام پوچھ رہی تھی معاوز سے کمپیوٹر پر"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے صفائی پیش کی

"ہنہ ٹھیک ہے! او آفس میں بیٹھ کر بات کرتے ہیں"

جنید صاحب نے کہا

انوشے نے چپ چاپ لیپ ٹاپ اٹھایا اور ان کے پیچھے پیچھے چل پڑی۔۔

"بھابھی جی تو تیرے پیار میں پاگل ہیں"

جنید صاحب کے جاتے ہی احمد نے معاویہ کو چھیڑا

"اتنی اچھی بھی نہیں تھی ویسے وہ لڑکی"

اریشہ احمد کے ٹیبل پر فائلز رکھتے ہوئے بولی

"تمہیں کوئی جلن ہو رہی ہے"

احمد نے کہا

"جلے میری جوتی، میں تو بس ایسے ہی بول رہی ہوں کہاں وہ اور کہاں معاویہ"

اریشہ نے لفظ معاویہ پر زور دیا۔

معاویہ اسکی بات سن کر کام کرتے کرتے رک گیا

"اچھا تم اپنے کام سے کام رکھا کرو یہ لو تمہاری ڈیزائن"

احمد نے اریشہ کے ہاتھ میں فائل پکڑائی جسے لے کر وہ اپنی جگہ پر چلی گئی

"یار تم ان سب کی باتوں پر توجہ مت دینا وہی کرنا جو دل کھے"

احمد نے اریشہ کے جاتے ہی معاویہ کو متوجہ کیا اور معایز بنا کچھ جواب دے اپنے کام میں مگن ہو گیا۔

.....

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کس کے ساتھ آئی ہو بیٹا؟"

جنید صاحب نے پوچھا

"بابا میں ڈرائیور کے ساتھ آئی ہوں مگر ماہین کے ساتھ جاؤنگی، وہ یونیورسٹی جانا ہے نائیڈ مشن کے
لیئے۔۔"

انوشے جنید صاحب کے سامنے والی چیئر پر بیٹھتے ہوئے بولی
"اچھا کچھ منگواؤں کھانے کے لیئے؟"

جنید صاحب نے پوچھا

"نہیں بابا بالکل بھوک نہیں ہے"

انوشے کہتے ہی اپنے موبائل میں لگ گئی۔۔

تھوڑی ہی دیر بعد اسے ماہین کی کال رسیو ہوئی۔

"میں نیچے کھڑی ہوں، جلدی آؤ"

ماہین نے کال اور کہا

"اچھا میں آرہی ہوں ویٹ!"

انوشے نے کہتے ہی کال کاٹ دی اور کھڑی ہو گئی

"کیا ہوا؟"

جنید صاحب نے انوشے کو کھڑا دیکھ کر پوچھا

"بابا ماہین آگئی ہے میں چلتی ہوں۔"

انوشے کہتی ہوئی آفس سے باہر نکلی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

کاریڈور سے نکل کر اسکی نظر معاویہ پر پڑی جو کمپیوٹر میںھی مگن تھا۔
"آج رات تک جوب دے دینا ورنہ یاد رکھنا میرے پاس ایسے پتھر اور بھی ہیں اور اسے بھی بڑے
بڑے ہیں۔۔"

انوشے معاویہ کی چیئر کے پاس جا کر آرام سے بولی۔
معاویہ اچانک سے اسکی آواز سن کر سٹپٹا گیا اور جلدی سے کھڑا ہو گیا۔
"آرام سے آرام سے!! کچھ نہیں کر رہی آپ کے ساتھ اتنا ڈر کیوں رہے ہو؟"
انوشے معاویہ کی حالت دیکھ کر ہنسی۔
"اچھا چلتی ہوں۔۔ اللہ حافظ۔۔"
انوشے کہتی ہوئی وہاں سے نکل گئی
"یار معاویہ تجھے تیرے ٹکڑ کی لڑکی مل گئی"
احمد اپنی ہنسی روکتے ہوئے بولا
"اچھا اپنا کام کر، زادہ دماغ نا چلا"
معاویہ اپنی چیئر پر بیٹھا
"اوہ ابھی تو بول رہا ہے کام کر اسکے سامنے بھیگی بلی بن جاتا ہے"
احمد ہنسا۔

"زادہ بکواس نہیں کرو ورنہ یہی پتھر اٹھا کے مار دوں گا"
معاویہ نے ٹیبل پر۔ سے پتھر اٹھا کر احمد کے سامنے کیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"نہیں نہیں معاوز ایسا مت کرنا ورنہ وہ تمہارا خون پی جائے گی۔ اور یہ پتھر تو خاص آپ کے لیئے ہے"

احمد اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔

"اچھا کام کر اپنا"

معاوز اسکو اگنور کر کے اپنے کام میں لگ گیا۔

.....

انوشے مین گیٹ سے مسکراتی ہوئی نکلی کے اسکی نظر ماہین اور عمیر پر پڑی جو سامنے کھڑی سفید گاڑی سے ٹیک لگائے ہنس ہنس کے باتیں کر رہے تھے۔ عمیر کو دیکھ کر انوشے کا سارا موڈ خراب ہو گیا اسکے قدم وہیں رک گئے وہ غصے سے ماہین کو گھور رہی تھی۔ عمیر نے سامنے انوشے کو دیکھ کر اپنے گولگڑ اتارے۔ انوشے عمیر سے منہ پھیر کر آہستہ آہستہ قدم بڑھانے لگی۔

"اسکو لانے کی کیا ضرورت تھی؟"

انوشے نے ماہین کے قریب ہو کر پوچھا

"یار یہ راستے میں مل گیا تھا بس اسی لیئے۔۔۔"

ماہین نے کہا

"اچھا چلو اب"

انوشے ماہین کا ہاتھ پکڑ کر چلنے لگی۔

"ارے ارے اتنا غصہ کس بات کا ہے؟ چلو میں چھوڑ دیتا ہوں"

عمیر نے انوشے کا ہاتھ پکڑا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہم چلے جائیں گے خود مہربانی آپ کی۔۔"

انوشے نے عمیر کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ چھڑایا

"یار بیٹھ جاؤ نا جلدی پہنچ جائیں گے"

ماہین نے عمیر کی حمایت لی

"ہاں نا ویسے بھی اب تو آپ ہمر ہونے والی بیوی ہیں اتنا تو حق بنتا ہے نا ہمارا"

عمیر نے نظریں انوشے پر مرکوز کیں

"کس نے کھ دیا۔۔ کون سی بیوی! میں نے صاف صاف منع کر دیا ہے بابا کو اور ویسے بھی میں کسی

اور کو پسند کرتی ہوں"

انوشے عمیر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کے بولی

"لیکن تمہارے بابا نے تو کہا ہے کہ پڑھائی کے بعد کریں گی تمہاری شادی ابھی تم پڑھنا چاہتی ہو

اس لیئے اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی"

عمیر سنجیدگی سے بولا

"ہاں تو کریں گے نا اسکے ساتھ جسے میں پسند کرتی ہوں"

انوشے نے دو ٹوک الفاظ میں اپنی بات کہی۔

"یار یہ کیا باتیں ہو رہی ہیں مجھے کوئی کچھ سمجھائیے گا؟"

ماہین نے مداخلت کی

"کچھ نہیں چھوڑو تم چلو"

انوشے کہتی ہوئی آگے چلنے لگی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آخر کی کیا ہے مجھ میں کوئی ایک وجہ تو بتادو مجھ سے نا کرنے کی"

عمیر نے دوبارہ اسکا ہاتھ پکڑا

"عمیر محبت کرتے ہو مجھ سے؟"

انوشے نے وہیں کھڑے ہو کر سنجیدگی سے پوچھا

"خود سے بھی زادہ"

عمیر نے اطمینان سے کہا

ماہین کھڑی دونوں کے تماشے دیکھ رہی تھی

"مگر میں تو معاوز سے کرتی ہوں۔"

انوشے اسکی آنکھوں میں جھانکتی ہوئی بولی۔

"اور وہ؟؟؟"

عمیر نے پوچھا۔

"وہ بھی بہت کرتا ہے"

انوشے نے ائی برو اچکا کر جواب دیا

ماہین کھڑی پریشاں پریشاں سی دونوں کو گھور رہی تھی۔

"اس نے خود کہا ہے"

عمیر نے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"عمیر مرد کی دی ہوئی عزت ہی محبت ہوتی ہے اسکا اظہار محبت، محبت کی نشانی کبھی نہیں ہوتا کیوں کے جو مرد اصل میں ہم سے محبت کرتا ہے وہ ہماری عزت کرتا ہے اور جو عزت کرتا ہے وہ عزت کے ساتھ اپنا لیتا ہے اپنے ساتھ وقتی طور پر لے کر نہیں۔"

انوشے نے اپنی بات ختم کڑ کے عمیر کی طرف دیکھا

"تو میں بھی تو عزت کے ساتھ ہی اپنا چاہ رہا ہوں"

عمیر نے کہا

"عمیر بس مجھے نہیں ہے تم سے محبت! ختم بات!!"

انوشے نے تنگ آکر کہا

"ٹھیک ہے اگر نفرت کرتی ہونا تو انتہا کی کرنا"

عمیر نے گاڑی کا گیٹ کھولا

"میں نے یہ تو نہیں کہا کہ مجھے نفرت ہے"

انوشے نے کہا

"جن کے لیئے دل میں جگہ نہیں ہوتی ان سے نفرت ہی کی جاتی ہے"

"لیکن میں اپنے دل میں کسی کے لیئے نفرت نہیں رکھتی"

"ٹھیک ہے پھر تم خوش رہو"

عمیر نے دبے لفظوں میں کہا اور گاڑی میں بیٹھنے لگا۔

"اچھا کوئی گلا تو نہیں ہے نا مجھ سے؟"

انوشے نے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"گلا یہ ہے کے کوئی گلہ نہیں، گلہ ہے لیکن پھر بھی نہیں ہے، شاید ہے بھی کے نہیں یا شاید ہے اور اگر ہے تو مجھے لگتا ہے کے نہیں ہوا ابھی تو کوئی پر اہلم نہیں اگر نا بھی ہوا تب بھی نہیں بات گلے کی ہے لیکن بات یہ بھی ہے کے گیلا نہیں ہے سوکھا ہے "

عمیر انوشے کی بات سن کر یک دم۔ روکا اور پھر کومینٹری کے انداز میں ایک ہی سانس میں بول گیا۔ انوشے اور ماہین اسے حیرت سے تک رہی تھی

"کیا ہوا "

عمیر نے ہاتھ انوشے کی آنکھوں کے آگے ہلایا

"نہیں کچھ نہیں "

انوشے گویا دنیا میں واپس لوٹی۔

"یار وہ سب چھوڑو یہ بتاؤ اس کے ساتھ جانا ہے اب یا نہیں "

ماہین نے پوچھا

"ہاں اب اتنا احسان تو کر ہی سکتا ہوں تم لوگوں پر "

عمیر نے کہا

"اچھا چلو اتنا احسان تو ہم بھی لے ہی سکتے ہیں " انوشے مسکراتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

"لینے بھی آجاؤں تم لوگ کو "

عمیر نے انہیں یونیورسٹی کے باہر اتارا

"نہیں ہم لوگ خود اجاینگے۔"

انوشے جواب دے کر آگے کی طرف چل پڑی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

تمہیں کیا لگتا ہے اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گا تمہیں۔۔۔ نہیں ہر گز نہیں، تمہارے دل سے اس معاوضہ کی محبت کو ختم کر کے ہی دم لوں گا۔ تم صرف میری بنو گی صرف میری۔۔۔"

عمیر یونیورسٹی کے باہر گاڑی سے ٹیک لگائے انوشے کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا۔

"بھائی صاحب گاڑی سائیڈ پر لگا لیں"

پیچھے سے کسی کی آواز پر وہ چونکا اور گاڑی میں بیٹھ کر اپنے گھر کی طرف چل پڑا۔

.....

"یار تو نے پھر کیا سوچا ہے آگے کا"

ماہین نے ہاتھ میں پکڑے فارم کا رول بناتے ہوئے پوچھا

"کچھ نہیں یار بس اب گھر جا کر سونا ہے بہت تھک گئی ہوں"

انوشے وہیں سڑک پر کھڑے ہو کر اپنے بیگ میں فارم ڈالنے لگی

"ارے بہن میرا مطلب ہے معاوضہ نے تو کوئی جواب دیا نہیں اور اگر اسنے منع کر دیا تو؟؟"

ماہین نے اسکا ہاتھ پکڑ کر سائیڈ پر کھنچا وہ دونوں یونیورسٹی سے فارم لے کر آچکے تھے اور اب پیدل ہی چل رہے تھے۔

"یار وہ بھی کرتا ہے محبت میں نے دیکھا ہے اسکی آنکھوں میں"

انوشے سامنے دیکھتی ہوئی چل رہی تھی

"کیوں اسکی آنکھوں میں بڑا بڑا لکھا ہوا تھا کہ میں انوشے سے محبت کرتا ہوں۔ کیا پتا تیری محبت

یکطرفہ ہو؟"

ماہین نے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ارے پاگل ایسا نہیں ہے"

"پھر کیسا ہے؟"

"یار ضروری نہیں ہوتا کہ ہر یکطرفہ نظر آنے والی محبت سچ میں یکطرفہ ہو۔ کبھی کبھی محبت دو طرفہ بھی ہوتی ہے بس اظہار یکطرفہ رہتا ہے"

انوشے نے سنجیدگی سے کہا

"ارے واہ میری دوست نے تو phd کر لی محبت میں۔۔۔"

ویسے بالفرض اسنے منع کر دیا تو؟؟؟"

ماہین نے پوچھا

"تو یہ سارے پتھر اٹھا اٹھا کر اسکے سر پر ماروں گی"

انوشے نے شوخی بھرے لہجے میں کہا

"یار سیریس بتا"

ماہین نے کہا

"ماہین اگر زندگی میں من چاہے شخص کی محبت نہیں ملتی نا تو ساری زندگی بغیر محبت کے ہی گزارنی

ہوتی ہے کیونکہ من چاہی محبت کا مقابلہ ساری دنیا کی محبت مل کر بھی نہیں کر سکتی"

انوشے کہتے کہتے رک گئی

"کدھر کھو گئی چل نا"

ماہین نے اسے پکڑ کر ہلایا

"یار نہیں چلا جا رہا بس اب کوئی رکشہ کروالے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے وہیں فٹ پاٹھ پر رکھی چیئر پر بیٹھ گئی

"اچھا میں کرواتی ہوں"

ماہین کھ کر رکشہ رکوانے لگی

نوشے بیٹا ایڈ مشن مل گیا؟"

جنید صاحب نے رات کے کھانے کے دوران پوچھا

"جی بابا فارم لے آئی ہوں اسی ہفتے ٹیسٹ ہو جائے گا اور پھر ایڈ مشن بھی مل جائے گا"

انوشے نے کھانا کھاتے کھاتے جواب دیا

"اچھا چلو بہت اچھی بات ہے۔ میں کل آفس نہیں جاؤنگا کچھ خاص کام نہیں ہے آفس میں بس فائلز

وغیرہ دیکھنی ہے وہ میں نے گھر میں ہی منگوالی ہے"

جنید صاحب کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

"اوہ مطلب کل حنین اور انابیہ ڈرائیور کے ساتھ جائینگے"

انوشے نے حنین کی طرف دیکھا۔

"ہممم!"

جنید صاحب کہتے ہوئے کمرے میں چلے گئے

انوشے بھی کھانے سے فارغ ہو کر کمرے میں چلی گئی اور معاوز کو کال ملائی مگر معاوز کی طرف سے

کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اس نے دوبارہ ٹرائی کیا مگر کوئی جواب نہیں آیا

"کہاں غایب ہے یہ"

انوشے ہمکلامی کرتی ہوئی موبائل کی دوسری سوشل ایپس یوز کرنے لگی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

تھوڑی ہی دیر بعد معاوز کی کال آئی۔

"کہاں تھے جناب؟"

انوشے نے کال پک کرتے ہی پوچھا

"جی وہ میں نہا رہا تھا کوئی کام تھا آپ کو؟"

معاوز نے پوچھا

"جی کام ہی کام ہیں آپ سے تو مگر آپ کو تو فرصت ہی نہیں"

انوشے نے کہا

"جی کیا کام ہے؟"

معاوز نے مختصر پوچھا

"معاوز جواب نہیں دیا آپ نے؟"

انوشے نے کہا

"کس چیز کا جواب؟"

معاوز نے انجان بنتے ہوئے پوچھا

"دیکھیں اب آپ بچے تو ہے نہیں جو آپ کو ہر ایک بات تفصیل سے سمجھانی پڑے"

انوشے نے کہا

"ہممم!"

معاوز نے مختصر سا جواب دیا

"کیا ہممم جواب چاہیے مجھے!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے کہا

"انوشے میں اتنا بڑا فیصلہ اتنی جلدی نہیں کر سکتا، مجھے تھوڑا وقت چاہیے"

معاوز نے کہا

"اچھا اور کتنا وقت چاہیے آپ کو؟"

انوشے نے پوچھا

"آپ کتنا دے سکتی ہیں؟"

"جی ساری زندگی کا ہی لے لیں"

انوشے نے کہا

"ٹھیک ہے پھر اس زندگی میں تو نا ممکن سا ہے ہمارا ملنا"

معاوز نے کہا

"اچھا تو پھر کب تک مرنا ہے آپ نے؟"

انوشے نے پوچھا

"کیوں آپ نے کیا مجھے آج ہی ٹھکانے لگانے کا سوچ کیا ہے!"

معاوز نے کہا

"نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ ابھی آپ نے کہا نا کہ اس زندگی میں تو نا ممکن ہے تو ہم آپ کے

مڑنے سے ٹھیک ایک دن پہلے نکاح کر لیں گے"

"اسے کیا ہوگا"

معاوز نے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اس سے یہ ہوگا کہ جنت میں بھی آپ میرے ہی شوہر رہیں گے"

انوشے نے اطمینان سے جواب دیا

معاوز انوشے کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا

"بس اتنا مت مسکراے نظر لگ جائے گی"

انوشے نے بول کر دونوں کے درمیاں حائل ہوتی خاموشی کو توڑا۔

"اوہ آپ کو کس نے کہا کہ میں مسکرا رہا ہوں؟"

معاوز نے پوچھا

"ہم محبت کرنے والوں کے پاس ایک دل کی آنکھ بھی ہوتی ہے جس سے وہ اپنے محبوب کی ہر ادا

کو دیکھ سکتے ہیں"

انوشے نے کہا

"اوہ ہو لگتا ہے اپنے تو محبت میں phd کر رکھی ہے"

معاوز نے کہا

"کیا کریں آپ کے عشق نے ہمیں دیوانہ کر دیا۔۔ ورنہ آدمی ہم بھی بڑے کام کے تھے"

انوشے اپنی ہنسی روکتی ہوئی بولی

"آپ آدمی نہیں عورت ہیں!"

معاوز کہتے ہوئے زور سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑا، انوشے نے کبھی معاوز کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا ابھی

بھی وہ اسکی آواز ہی سن رہی تھی

"کیسے لڑکیوں کی طرح ہنستے ہیں آپ!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے اسکے خاموش ہوتے ہی بولی

"یار کیا آپ صبح صبح بے عزتی کر رہی ہیں!"

"صبح صبح؟ اتنی رات ہو رہی ہے ابھی۔۔"

"ہاں وہی سیم ٹو سیم"

"اچھا چھوڑیں آپ یہ بتائیں کھانا کہا لیا؟"

انوشے نے بات بدلی

"نہیں ابھی آفس سے آکر نماز پڑھی پھر نہایا ابھی بس آپ سے بات کر کے کھانا بنانے جاؤنگا!"

معاوز نے جواب دیا

"کھانا بناؤ گے؟ نانی کہاں گئی؟"

انوشے نے سوال کیا

"وہ میں نے بتایا تو تھا کہ نانی کو جانا ہے مظفر گڑھ"

"اوہ تو اب آپ اکیلے ہیں؟"

"ہن جی!!"

"اچھا کھانا بناؤ گی اسے اچھا باہر سے آرڈر کرلو"

انوشے نے مشورہ دیا

"نہیں یار وہ امی نے قسم دی ہوئی ہے کہ باہر کا مت کھانا"

معاوز نے جواب دیا

"اوہ تو کیا بنا رہے ہو آج!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے پوچھا

"بہنڈی!"

معاوز نے مختصر جواب دیا

"ارے واہ میری فوریٹ!! خیر آپ کھانا بنائے پھر کھائے پھر سو جائیں صبح آفس بھی جانا ہے آپ کو

!"

"ہنہ چلو اللہ حافظ "

معاوز نے کہا

"ٹھیک ہے لو یو ٹو "

انوشے نے کہتے ہی فون کاٹ دیا

"پاگل لڑکی ہے بلکل "

معاوز فون سائیڈ پر رکھ کر کچن کی طرف چلا گیا

"بند اچھا بہت ہے۔۔ مان ہی جایگا "

انوشے نے ہمکلامی کی اور موبائل سائیڈ پر رکھ کر سو گئی۔۔۔

.....

"معاوز سر یہ فائل سر جنید نے منگوائی ہے انہیں ابھی گھر جا کر دے کے انی ہے "

پیون نے معاوز کی ٹیبل پر چند فائلز رکھیں

"جنید سر کے گھر؟؟"

معاوز نے پریشاں کن لہجے میں پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جی۔۔"

"لیکن میں ہی کیوں کوئی اور بھی تو جا سکتا ہے نا"

معاوز نے کہا

"وہ سر نے فون پر اپکا ہی نام لیا تھا اس لیئے"

"اوہ لگتا ہے سر نے بھی تجھے اپنا داماد بنانے کا ارادہ کر رکھا ہے"

احمد نے معاوز کو چھیڑا

"اچھا چلو میں دے آتا ہوں ابھی تھوڑی دیر میں تم جاؤ"

معاوز نے پیون کو کہا

"لیکن یاد سے پانچ بجے سے پہلے دے کر آنی ہے"

پیون تنبیہ کر کے چلا گیا

"ارے واہ تیری تو نکل پڑی"

احمد نے ایک بار پھر معاوز کو تنگ کیا جواب میں معاوز نے اسے گھورا اور پھر کام میں مشغول ہو گیا۔۔

.....

انوشے شام کے وقت ہال میں انابیہ ار حنین کا اسکول پروجیکٹ بنانے میں مدد کر رہی تھی اور جنید صاحب وہیں صوفے پر بیٹھے لیپ ٹاپ میں مگن تھے۔ اسی دوران ان کے گھر کی بیل بجی مسز جنید گیٹ کھولنے کے لیئے اگے بڑھی۔۔

"السلام علیکم آنٹی!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے سامنے کھڑی مسز جنید کو سلام کیا

"وعلیکم السلام بیٹا!! تم معاوز ہونا؟"

مسز جنید نے سلام کا جواب دیتے ہی سوال کیا

"جج۔۔۔ جی آنٹی۔۔۔ سر ہیں؟؟"

معاوز نے پوچھا

"ہاں اندر ہیں او بیٹا!"

مسز جنید نے معاوز کو اندر بولا کڑ گیت بند کر دیا۔

"السلام علیکم سر!!"

معاوز نے ہال میں بیٹھے جنید صاحب کو سلام کیا

انوشے معاوز کی آواز پر چونک پڑی اسنے فورن نگاہیں اٹھا کر معاوز کو دیکھا

"وعلیکم السلام بیٹا کتنی بار کہا ہے کے سر نہیں انکل کھ لیا کرو"

جنید صاحب نے آرام سے کہا

"ارے تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

انوشے اپنا سارا کام چھوڑ کر معاوز اور جنید صاحب کے واس پہنچی

"وہ۔۔۔ وہ سر سے کام تھا کچھ"

معاوز نے جھجھکتے ہوئے کہا

"تو اس میں اتنا ڈر ڈر کر بولنے والی کنسی بات آرام سے بولو نا"

انوشے اسکو جھجھکتا ہوا دیکھ کر بولی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کیا عجیب لڑکی اپنے بابا کے سامنے بھی ذرا نہیں شرماتی"

معاوز آہستہ آہستہ بڑبڑا رہا تھا

"کچھ کھ رہے ہیں آپ؟"

انوشے نے پوچھا

"نہیں کچھ نہیں"

"ارے بیٹا کھڑے کیوں ہو بیٹھو نا"

مسز جنید ہاتھ میں چائے کی ٹرے لے کر آئی

"ہاں بیٹا بیٹھو نا"

جنید صاحب نے صوفے پر پڑی فائلز سمیٹی۔۔

"اپی یہ تو بنوادیں"

حنین اپنا تاج لے کر آیا

"ہاں تم چلو آتی ہوں میں"

انوشے حنین کو انگور کر کے جنید صاحب کے برابر میں بیٹھ گئی

"جاؤ بیٹا بنوادو نا انکا پروجیکٹ۔ تم کیا کرو گی یہاں"

مسز جنید نے انکو بیٹھا دیکھ کر کہا

"یہ ماما بھی نا۔۔۔"

انوشے چپ چاپ کھڑی ہو کر انابیہ اور حنین کے پاس بیٹھ گئی اور انکا پروجیکٹ بنوانے لگی اور معاوز

جنید صاحب کے ساتھ بزی ہو گیا۔۔۔

"بیٹا یہ چائے تو پیلو"

مسز جنید نے چائے کا کپ معاوز کی طرف بڑھایا

"ارے آنٹی آپ بیٹھ جائیں آرام سے میں لے لوں گا"

معاوز نے مسکراتے ہوئے کہا

"ماشاء اللہ بیٹا تمہارے گھر والوں نے بہت اچھی تربیت کی ہے تمہاری۔۔ جنید سے بہت سنا تھا تمہارے

بارے میں۔۔"

مسز جنید نے کہا

"ہاں بھی تو میں ایسے ہی تھوڑی بھروسہ کرنے لگ جاتا ہوں لوگو پر۔ آخر قابل اعتماد لوگ بھروسہ کے قابل ہوتے ہیں"

جنید صاحب نے کہا جس پر معاوز مسکرا دیا۔ کام سے فارغ ہو کر معاوز جانے کے لیئے کھڑا ہوا ہی تھا کہ حنین انکے پاس پہنچا۔۔

"بابا دیکھو آپ نے تو پورا تاج ہی خراب کر دیا اسکی لایت بھی نہیں جل رہی اب تو"

حنین نے اپنا تاج جنید صاحب کے سامنے کیا

"لاؤ یہ مجھے دکھاؤ۔۔"

معاوز نے فائل سائیڈ پر رکھی اور تاج پکڑ کر انابیہ اور حنین کے ساتھ وہیں بیٹھ گیا۔ انوشے بھی آئی پالتی مار کر وہیں وہیں بیٹھ گئی۔۔

جنید صاحب بچوں کو مگن دیکھ کر دوبارہ لیپ ٹاپ میں لگ گئے اور مسز جنید چائے کے کپ اٹھا کر کچن کی طرف چلی گئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یہ آپ اتنا ڈرتے کیوں ہیں "

انوشے نے اطمینان سے پوچھا

معاوز ہاتھ میں تاج پکڑے اس کے دائرے جوڑنے میں مگن تھا انوشے کی بات سن کر اسکی طرف دیکھا اور آنکھوں سے انابیہ اور حنین کی طرف اشارہ کرنے لگا

"کیا اب آنکھ کیوں مار رہے ہیں ؟"

انوشے معاوز کو تنگ کرنے کے کیئے جان بوجھ کڑ زور سے بولی جس پر حنین اور انابیہ نے نظریں اٹھا کر معاوز کو دیکھا

"کچھ شرم ہوتی ہے کچھ ہی ہوتی ہے۔۔"

مگر انوشے میڈیم کو کیا پتا کے وہ کیا ہوتی ہے "

معاوز آہستہ سے بولا

"میں کچھ سمجھی نہیں "

انوشے نے نا سمجھی کا اظہار کیا

"اب آپ میری باتوں کو سمجھتی ہی نہیں ہیں میں کیا کروں ؟"

"تو آپ باتیں ہی اپنی طرح کرتے ہیں میں بھی کیا کروں "

انوشے نے اسی کے طرز میں جواب دیا

"ہاں سیدھی اور سچی بات کرتا ہوں میں "

"ہاں وہی کہ رہی ہوں بالکل جلیبی کی طرح سیدھی باتیں کرتے ہیں "

"جی ہمارے ہاں تو جلیبی گول ہوتی ہے آپ لوگ کے ہاں سیدھی ہوتی ہے ؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے طنزیہ پوچھا جس پر حنین اور انابیہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے
"چپ رہو تم دونوں"

انوشے نے حنین اور انابیہ کو ڈانٹا

"کیوں ڈانٹ رہی ہو بچوں کو سچ برداشت نہیں ہو رہا آپ سے!"

"ایسی بات نہیں ہے سچ اور جھوٹ کی تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی ویسے آپ سے بحث میں ہار نہیں

سکتا اس لیئے مجھے بحث ہی نہیں کرنی اب"

انوشے بنا سوچے سمجھے بول گئی

"بلکل سہی کھ رہی ہو مجھ سے کوئی نہیں ہار سکتا"

معاوز نے اسکی غلطی پر طنزیہ مسکراہٹ دی

"ارے آپنی ایسے بولتے ہیں کے آپ سے بحث میں کوئی نہیں جیت سکتا"

انابیہ نے انوشے کو متوجہ کیا

"ہاں وہی ہم تو ناقص العقل ہیں ہمیں کچھ نہیں آتا"

انوشے نے معاوز پر نظریں مرکوز کیں

"نہیں نہیں یو آر پرفیکٹ"

معاوز نے تاج کی لائٹس تھک کر کے انوشے کی طرف بڑھایا

"لو بھئی یہ لڑکوں والا تاج پہن کر کیسے پرفیکٹ ہو سکتی ہوں؟"

ارے میں کھ رہا ہوں کے یہ تاج لو اور مجھے پہنا دو اتنی اچھی بات جو کھی ہے۔

معاوز نے ہنستے ہوئے کہا جس کی وجہ سے حنین نے بھی قہقہہ لگایا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آپی کی تو آج شی بے عزتی ہو رہی ہے"

انابیہ بھی ہنستے ہوئے بولی

"یہ لو تم لوگوں کا تاج۔ اب میں چلتا ہوں"

معاوز کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

"بیٹا جا رہے ہو"

مسز جنید کچن سے آتے ہی معاوز کو کھڑا دیکھ کر بولی

"جی آنٹی بس فائل ہی دینی تھی سر کو اب آفس ہی جاؤنگا"

معاوز صوفے سے بیگ اٹھانے کے لیئے بڑھا

"بیٹا گھر میں کون کون ہوتا ہے"

مسز جنید نے پوچھا

"اں آنٹی وہ۔۔۔"

"مما یہ اکیلے رہتے ہیں گھر والے سب پنجاب سائیڈ پر ہیں انکے اور کھانا وغیرہ بھی یہ خود بناتے ہیں"

انوشے نے معاوز کو بولنے کا موقع ہی نا دیا جس پر معاوز نے اسے گھور کر دیکھا

"اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن تمہاری تو نانی یہیں رہتی تھی نا؟"

جنید صاحب نے پوچھا

"جی انکل نانی ہوتی ہیں یہیں اور وہی کھانا بھی بناتی ہیں مگر ابھی ایک ہفتے کے لیئے مظفر گڑھ گئی

ہوئی ہیں اس لیئے آج کل میں اکیلا ہوں" معاوز نے تفصیل پیش کی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بابا میں سوچ رہی تھی ہمارا اوپر والا پورشن خالی رہتا ہے یہ رات کو بیچارے اکیلے جا کر کھانا بناتے ہیں اس سے اچھا یہیں آکر رہ لیں ایک ہفتے کے لیئے "

انوشے نے جنید صاحب کو مخاطب کیا

"نہیں نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے میں کڑ لیتا ہوں ایڈجسٹ "

"ارے بیٹا ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے اوپر والا پورشن خالی ہی ہوتا ہے تم آکر رہ سکتے ہو "

مسز جنید نے کہا

"ہاں بیٹا ایک ہفتے کی تو بات ہے اور مجھے بھی آسانی ہو جایا کرے گی کوئی فائل وغیرہ یا ڈیزائن

ارجنٹ چاہیے ہوں تو "

جنید صاحب نے بھی انوشے کے فیصلے کی تائید کی

"اچھا ٹھیک ہے میں سوچ کر بتاتا ہوں "

معاوز نے کہا

"نہیں آپ کو سوچنے میں پوری زندگی گزر جائے گی آپ بس آج سے آرہے ہیں مجھے نہیں پتا "

انوشے نے گویا حکم دیا

"ہاں بیٹا تم اتنی رات کو آتے ہو تھکے ہوے پھر کھانا بھی بناتے ہو پھر صبح صبح واپس آفس بھی جانا

ہوتا ہے اسے اچھا ہے جب تک نانی نہیں آتی یہاں آکر رہ لو اور کھانا وغیرہ یہیں کہا لیا کرو "

جنید صاحب نے کہا

"اچھا چلیں ٹھیک ہے فحال چلتا ہوں آفس بھی جانا ہے "

معاوز کہتا ہوا باہر آگیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

نوشے بیٹا ایڈ مشن مل گیا؟ "

جنید صاحب نے رات کے کھانے کے دوران پوچھا

"جی بابا فارم لے آئی ہوں اسی ہفتے ٹیسٹ ہو جائے گا اور پھر ایڈ مشن بھی مل جائے گا "

انوشے نے کھانا کھاتے کھاتے جواب دیا

"اچھا چلو بہت اچھی بات ہے۔ میں کل آفس نہیں جاؤنگا کچھ خاص کام نہیں ہے آفس میں بس فائلز

وغیرہ دیکھنی ہے وہ میں نے گھر میں ہی منگوا لی ہے "

جنید صاحب کہتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے

"اوہ مطلب کل حنین اور انابیہ ڈرائیور کے ساتھ جائیگے "

انوشے نے حنین کی طرف دیکھا۔

"ہممم! "

جنید صاحب کہتے ہوئے کمرے میں چلے گئے

انوشے بھی کھانے سے فارغ ہو کر کمرے میں چلی گئی اور معاوز کو کال ملائی مگر معاوز کی طرف سے

کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ اس نے دوبارہ ٹرائی کیا مگر کوئی جواب نہیں آیا

"کہاں غایب ہے یہ "

انوشے ہمکلامی کرتی ہوئی موبائل کی دوسری سوشل ایپس یوز کرنے لگی۔

تھوڑی ہی دیر بعد معاوز کی کال آئی۔

"کہاں تھے جناب؟ "

انوشے نے کال پک کرتے ہی پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جی وہ میں نہا رہا تھا کوئی کام تھا آپ کو؟"

معاوز نے پوچھا

"جی کام ہی کام ہیں آپ سے تو مگر آپ کو تو فرصت ہی نہیں"

انوشے نے کہا

"جی کیا کام ہے؟"

معاوز نے مختصر پوچھا

"معاوز جواب نہیں دیا آپ نے؟"

انوشے نے کہا

"کس چیز کا جواب؟"

معاوز نے انجان بنتے ہوئے پوچھا

"دیکھیں اب آپ بچے تو ہے نہیں جو آپ کو ہر ایک بات تفصیل سے سمجھانی پڑے"

انوشے نے کہا

"ہممم!"

معاوز نے مختصر سا جواب دیا

"کیا، ہمم جواب چاہیے مجھے!"

انوشے نے کہا

"انوشے میں اتنا بڑا فیصلہ اتنی جلدی نہیں کر سکتا، مجھے تھوڑا وقت چاہیے"

معاوز نے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا اور کتنا وقت چاہیے آپ کو؟"

انوشے نے پوچھا

"آپ کتنا دے سکتی ہیں؟"

"جی ساری زندگی کا ہی لے لیں"

انوشے نے کہا

"ٹھیک ہے پھر اس زندگی میں تو نا ممکن سا ہے ہمارا ملنا"

معاوز نے کہا

"اچھا تو پھر کب تک مرنا ہے آپ نے؟"

انوشے نے پوچھا

"کیوں آپ نے کیا مجھے آج ہی ٹھکانے لگانے کا سوچ کیا ہے!"

معاوز نے کہا

"نہیں ایسی بات نہیں ہے وہ ابھی آپ نے کہا نا کہ اس زندگی میں تو نا ممکن ہے تو ہم آپ کے

مڑنے سے ٹھیک ایک دن پہلے نکاح کر لیں گے"

"اسے کیا ہوگا"

معاوز نے پوچھا

"اس سے یہ ہوگا کہ جنت میں بھی آپ میرے ہی شوہر رہیں گے"

انوشے نے اطمینان سے جواب دیا

معاوز انوشے کی بات سن کر بے اختیار مسکرا دیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بس اتنا مت مسکراے نظر لگ جائے گی "

انوشے نے بول کر دونوں کے درمیاں حائل ہوتی خاموشی کو توڑا۔

"اوہ آپ کو کس نے کہا کے میں مسکرا رہا ہوں؟ "

معاوز نے پوچھا

"ہم محبت کرنے والوں کے پاس ایک دل کی آنکھ بھی ہوتی ہے جس سے وہ اپنے محبوب کی ہر ادا

کو دیکھ سکتے ہیں "

انوشے نے کہا

"اوہ ہو لگتا ہے اپنے تو محبت میں phd کر رکھی ہے "

معاوز نے کہا

"کیا کریں آپ کے عشق نے ہمیں دیوانہ کر دیا۔۔ ورنہ آدمی ہم بھی بڑے کام کے تھے "

انوشے اپنی ہنسی روکتی ہوئی بولی

"آپ آدمی نہیں عورت ہیں! "

معاوز کہتے ہوئے زور سے قہقہہ لگا کر ہنس پڑا، انوشے نے کبھی معاوز کو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا تھا ابھی

بھی وہ اسکی آواز ہی سن رہی تھی

"کیسے لڑکیوں کی طرح ہنستے ہیں آپ! "

انوشے اسکے خاموش ہوتے ہی بولی

"یار کیا آپ صبح صبح بے عزتی کر رہی ہیں! "

"صبح صبح؟ اتنی رات ہو رہی ہے ابھی۔۔ "

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہاں وہی سیم ٹو سیم"

"اچھا چھوڑیں آپ یہ بتائیں کھانا کہا لیا؟"

انوشے نے بات بدلی

"نہیں ابھی آفس سے آکر نماز پڑھی پھر نہایا ابھی بس آپ سے بات کر کے کھانا بنانے جاؤنگا!"

معاوز نے جواب دیا

"کھانا بناؤ گے؟ نانی کہاں گئی؟"

انوشے نے سوال کیا

"وہ میں نے بتایا تو تھا کہ نانی کو جانا ہے مظفر گڑھ"

"اوہ تو اب آپ اکیلے ہیں؟"

"ہن جی!!"

"اچھا کھانا بناؤ گی اسے اچھا باہر سے آرڈر کرلو"

انوشے نے مشورہ دیا

"نہیں یار وہ امی نے قسم دی ہوئی ہے کہ باہر کا مت کھانا"

معاوز نے جواب دیا

"اوہ تو کیا بنا رہے ہو آج!"

انوشے نے پوچھا

"بہنڈی!"

معاوز نے مختصر جواب دیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ارے واہ میری فوریٹ!! خیر آپ کھانا بنائے پھر کھائے پھر سو جائیں صبح آفس بھی جانا ہے آپ کو!"

"ہنہ چلو اللہ حافظ"

معاوز نے کہا

"ٹھیک ہے لو یو ٹو"

انوشے نے کہتے ہی فون کاٹ دیا

"پاگل لڑکی ہے بلکل"

معاوز فون سائیڈ پر رکھ کر کچن کی طرف چلا گیا

"بند اچھا بہت ہے۔۔۔ مان ہی جاگیا"

انوشے نے ہمکلامی کی اور موبائل سائیڈ پر رکھ کر سو گئی۔۔۔

.....

"معاوز سر یہ فائل سر جنید نے منگوائی ہے انہیں ابھی گھر جا کر دے کے انی ہے"

پیون نے معاوز کی ٹیبل پر چند فائلز رکھیں

"جنید سر کے گھر؟؟"

معاوز نے پریشاں کن لہجے میں پوچھا

"جی۔۔"

"لیکن میں ہی کیوں کوئی اور بھی تو جا سکتا ہے نا"

معاوز نے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"وہ سر نے فون پر اپکا ہی نام لیا تھا اس لیئے"
"اوہ لگتا ہے سر نے بھی تجھے اپنا داماد بنانے کا ارادہ کر رکھا ہے"
احمد نے معاوز کو چھیڑا

"اچھا چلو میں دے آتا ہوں ابھی تھوڑی دیر میں تم جاؤ"
معاوز نے پیون کو کہا

"لیکن یاد سے پانچ بجے سے پہلے دے کر آنی ہے"
پیون تنبیہ کر کے چلا گیا

"ارے واہ تیری تو نکل پڑی"

احمد نے ایک بار پھر معاوز کو تنگ کیا جواب میں معاوز نے اسے گھورا اور پھر کام میں مشغول ہو گیا۔۔

.....

انوشے شام کے وقت ہال میں انابیہ ار حنین کا اسکول پروجیکٹ بنانے میں مدد کر رہی تھی اور جنید صاحب وہیں صوفے پر بیٹھے لیپ ٹاپ میں مگن تھے۔ اسی دوران ان کے گھر کی بیل بجی مسز جنید گیٹ کھولنے کے لیئے اگے بڑھی۔۔
"السلام علیکم آنٹی!"

معاوز نے سامنے کھڑی مسز جنید کو سلام کیا

"وعلیکم السلام بیٹا!! تم معاوز ہونا؟"

مسز جنید نے سلام کا جواب دیتے ہی سوال کیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جج۔۔ جی آئی۔۔ سر ہیں؟؟"

معاوز نے پوچھا

"ہاں اندر ہیں او بیٹا!"

مسز جنید نے معاوز کو اندر بولا کڑ گیت بند کر دیا۔

"السلام علیکم سر!!"

معاوز نے ہال میں بیٹھے جنید صاحب کو سلام کیا

انوشے معاوز کی آواز پر چونک پڑی اسنے فورن نگاہیں اٹھا کر معاوز کو دیکھا

"وعلیکم السلام بیٹا کتنی بار کہا ہے کے سر نہیں انکل کھ لیا کرو"

جنید صاحب نے آرام سے کہا

"ارے تم یہاں کیا کر رہے ہو؟"

انوشے اپنا سارا کام چھوڑ کر معاوز اور جنید صاحب کے واس پہنچی

"وہ۔۔ وہ سر سے کام تھا کچھ"

معاوز نے جھجھکتے ہوئے کہا

"تو اس میں اتنا ڈر ڈر کر بولنے والی کنسی بات آرام سے بولو نا"

انوشے اسکو جھجھکتا ہوا دیکھ کر بولی

"کیا عجیب لڑکی اپنے بابا کے سامنے بھی ذرا نہیں شرماتی"

معاوز آہستہ آہستہ بڑبڑا رہا تھا

"کچھ کھ رہے ہیں آپ؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے پوچھا

"نہیں کچھ نہیں"

"ارے بیٹا کھڑے کیوں ہو بیٹھو نا"

مسز جنید ہاتھ میں چائے کی ٹرے لے کر ائی

"ہاں بیٹا بیٹھو نا"

جنید صاحب نے صوفے پر پڑی فائلز سمیٹی۔۔

"اپی یہ تو بنو ادیں"

حنین اپنا تاج لے کر آیا

"ہاں تم چلو آتی ہوں میں"

انوشے حنین کو اگنور کر کے جنید صاحب کے برابر میں بیٹھ گئی

"جاؤ بیٹا بنو ادو نا انکا پروجیکٹ۔ تم کیا کرو گی یہاں"

مسز جنید نے انکو بیٹھا دیکھ کر کہا

"یہ مما بھی نا۔۔۔"

انوشے چپ چاپ کھڑی ہو کر انابیہ اور حنین کے پاس بیٹھ گئی اور انکا پروجیکٹ بنوانے لگی اور معاوز

جنید صاحب کے ساتھ بزی ہو گیا۔۔۔

"بیٹا یہ چائے تو پیلو"

مسز جنید نے چائے کا کپ معاوز کی طرف بڑھایا

"ارے آنٹی آپ بیٹھ جائیں آرام سے میں لے لوں گا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے مسکراتے ہوئے کہا

"ماشاء اللہ بیٹا تمہارے گھر والوں نے بہت اچھی تربیت کی ہے تمہاری۔۔ جنید سے بہت سنا تھا تمہارے بارے میں۔۔"

مسز جنید نے کہا

"ہاں بھی تو میں ایسے ہی تھوڑی بھروسہ کرنے لگ جاتا ہوں لوگو پر۔ آخر قابل اعتماد لوگ بھروسہ کے قابل ہوتے ہیں"

جنید صاحب نے کہا جس پر معاوز مسکرا دیا۔ کام سے فارغ ہو کر معاوز جانے کے لیئے کھڑا ہوا اسی تھا کہ حنین انکے پاس پہنچا۔۔

"بابا دیکھو آپ نے تو پورا تاج ہی خراب کر دیا اسکی لایت بھی نہیں جل رہی اب تو"

حنین نے اپنا تاج جنید صاحب کے سامنے کیا

"لاؤ یہ مجھے دکھاؤ۔۔"

معاوز نے فائل سائیڈ پر رکھی اور تاج پکڑ کر انابیہ اور حنین کے ساتھ وہیں بیٹھ گیا۔ انوشے بھی آلی پالتی مار کر وہیں وہیں بیٹھ گئی۔۔

جنید صاحب بچوں کو مگن دیکھ کر دوبارہ لیپ ٹاپ میں لگ گئے اور مسز جنید چائے کے کپ اٹھا کر کچن کی طرف چلی گئی۔

"یہ آپ اتنا ڈرتے کیوں ہیں"

انوشے نے اطمینان سے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز ہاتھ میں تاج پکڑے اس کے دائر جوڑنے میں مگن تھا انوشے کی بات سن کر اسکی طرف دیکھا اور آنکھوں سے انابیہ اور حنین کی طرف اشارہ کرنے لگا

"کیا اب آنکھ کیوں مار رہے ہیں؟"

انوشے معاوز کو تنگ کرنے کے کیئے جان بوجھ کڑ زور سے بولی جس پر حنین اور انابیہ نے نظریں اٹھا کر معاوز کو دیکھا

"کچھ شرم ہوتی ہے کچھ ہی ہوتی ہے۔۔۔"

مگر انوشے میڈیم کو کیا پتا کے وہ کیا ہوتی ہے "

معاوز آہستہ سے بولا

"میں کچھ سمجھی نہیں "

انوشے نے نا سمجھی کا اظہار کیا

"اب آپ میری باتوں کو سمجھتی ہی نہیں ہیں میں کیا کروں؟"

"تو آپ باتیں ہی اپنی طرح کرتے ہیں میں بھی کیا کروں "

انوشے نے اسی کے طرز میں جواب دیا

"ہاں سیدھی اور سچی بات کرتا ہوں میں "

"ہاں وہی کہ رہی ہوں بالکل جلیبی کی طرح سیدھی باتیں کرتے ہیں "

"جی ہمارے ہاں تو جلیبی گول ہوتی ہے آپ لوگ کے ہاں سیدھی ہوتی ہے؟"

معاوز نے طنزیہ پوچھا جس پر حنین اور انابیہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑے

"چپ رہو تم دونوں "

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے حنین اور انابیہ کو ڈانٹا

"کیوں ڈانٹ رہی ہو بچوں کو سچ برداشت نہیں ہو رہا آپ سے!"

"ایسی بات نہیں ہے سچ اور جھوٹ کی تو کوئی بات ہی نہیں ہوئی ویسے آپ سے بحث میں ہار نہیں سکتا اس لیئے مجھے بحث ہی نہیں کرنی اب"

انوشے بنا سوچے سمجھے بول گئی

"بلکل سہی کھ رہی ہو مجھ سے کوئی نہیں ہار سکتا"

معاوز نے اسکی غلطی پر طنزیہ مسکراہٹ دی

"ارے آپی ایسے بولتے ہیں کے آپ سے بحث میں کوئی نہیں جیت سکتا"

انابیہ نے انوشے کو متوجہ کیا

"ہاں وہی ہم تو ناقص العقل ہیں ہمیں کچھ نہیں آتا"

انوشے نے معاوز پر نظریں مرکوز کیں

"نہیں نہیں یو آر پرفیکٹ"

معاوز نے تاج کی لائٹس تھک کر کے انوشے کی طرف بڑھایا

"لو بھئی یہ لڑکوں والا تاج پہن کر کیسے پرفیکٹ ہو سکتی ہوں؟"

ارے میں کھ رہا ہوں کے یہ تاج لو اور مجھے پہنا دو اتنی اچھی بات جو کھی ہے۔

معاوز نے ہنستے ہوئے کہا جس کی وجہ سے حنین نے بھی قہقہہ لگایا

"آپی کی تو آج شی بے عزتی ہو رہی ہے"

انابیہ بھی ہنستے ہوئے بولی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یہ لو تم لوگوں کا تاج۔ اب میں چلتا ہوں"

معاوز کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

"بیٹا جا رہے ہو"

مسز جنید کچن سے آتے ہی معاوز کو کھڑا دیکھ کر بولی

"جی آنٹی بس فائل ہی دینی تھی سر کو اب آفس ہی جاؤنگا"

معاوز صوفے سے بیگ اٹھانے کے لیئے بڑھا

"بیٹا گھر میں کون کون ہوتا ہے"

مسز جنید نے پوچھا

"اں آنٹی وہ۔۔۔"

"مما یہ اکیلے رہتے ہیں گھر والے سب پنجاب سائیڈ پر ہیں انکے اور کھانا وغیرہ بھی یہ خود بناتے ہیں"

انوشے نے معاوز کو بولنے کا موقع ہی نا دیا جس پر معاوز نے اسے گھور کر دیکھا

"اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن تمہاری تو نانی یہیں رہتی تھی نا؟" جنید صاحب نے پوچھا

"جی انکل نانی ہوتی ہیں یہیں اور وہی کھانا بھی بناتی ہیں مگر ابھی ایک ہفتے کے لیئے مظفر گڑھ گئی

ہوئی ہیں اس لیئے آج کل میں اکیلا ہوں" معاوز نے تفصیل پیش کی

"بابا میں سوچ رہی تھی ہمارا اوپر والا پورشن خالی رہتا ہے یہ رات کو بیچارے اکیلے جا کر کھانا بناتے

ہیں اس سے اچھا یہیں آکر رہ لیں ایک ہفتے کے لیئے" انوشے نے جنید صاحب کو مخاطب کیا

"نہیں نہیں اسکی کوئی ضرورت نہیں ہے میں کڑ لیتا ہوں ایڈجسٹ"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ارے بیٹا ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے اوپر والا پورشن خالی ہی ہوتا ہے تم آکر رہ سکتے ہو" مسز جنید نے کہا

"ہاں بیٹا ایک ہفتے کی تو بات ہے اور مجھے بھی آسانی ہو جایا کرے گی کوئی فائل وغیرہ یا ڈیزائن ارجنٹ چاہیے ہوں تو" جنید صاحب نے بھی انوشے کے فیصلے کی تائید کی

"اچھا ٹھیک ہے میں سوچ کر بتاتا ہوں" معاوز نے کہا

"نہیں آپ کو سوچنے میں پوری زندگی گزر جائے گی آپ بس آج سے آرہے ہیں مجھے نہیں پتا انوشے نے گویا حکم دیا

"ہاں بیٹا تم اتنی رات کو آتے ہو تھکے ہوے پھر کھانا بھی بناتے ہو پھر صبح صبح واپس آفس بھی جانا ہوتا ہے اسے اچھا ہے جب تک نانی نہیں آتی یہاں آکر رہ لو اور کھانا وغیرہ یہیں کہا لیا کرو" جنید صاحب نے کہا

"اچھا چلیں ٹھیک ہے فحال چلتا ہوں آفس بھی جانا ہے" معاوز کہتا ہوا باہر آگیا

معاوز نے آفس پہنچ کر چند ضروری کام نپٹائے اور پھر واپس اپنے گھر کی طرف چل پڑا دوسری طرف انوشے اسکا بے صبری سے انتظار کر رہی تھی۔

"بابا اس وقت تک تو آپ آفس بند کڑ دیتے ہیں نا!؟"

انوشے نے گھڑی میں ٹائم دیکھتے ہوئے پوچھا

"ہاں بیٹا تو دیتے ہیں مگر مجھے لگتا ہے معاوز یہاں کمفرٹبل فیل نہیں کر پائے گا اس لیئے نہیں آیا"

جنید صاحب انوشے کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے بولے

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ایسے کیسے نہیں ہو گا وہ یہاں کفر ٹیبل!"

انوشے ہمکلامی کرتی ہوئی کمرے میں گئی اور معاویہ کو کال ملانے لگی

"کیا مسئلہ ہے اے نہیں ابھی تک آپ؟"

انوشے نے معاویہ کے کال اٹھاتے ہی غصے سے کہا

"ارے ارے آرام سے نا سلام ناد عاڈا ریکٹ اتنا غصہ"

معاویہ نے انوشے کے خاموش ہوتے ہی جواب دیا

"میں نے جو پوچھا ہے اسکا جواب دیں پہلے"

انوشے نے غصے سے کہا

"یار مجھے اچھا نہیں لگ رہا اس طرح آپ لوگ کو تنگ کرنا"

"بس اب زیادہ بننے کی ضرورت نہیں ہے اگلے دس منٹ میں یہاں پہنچ جائیں آپ!!"

انوشے نے گویا حکم دیا

"یار ادھر سے آپ کے گھر تک آنے میں کم سے کم بیس منٹ لگتے ہیں اور آپ کھ رہی ہیں دس منٹ میں پہنچوں

نشے میں تو نہیں بیٹھی ویں"

"ٹھیک ہے جتنا بھی ٹائم لگتا ہے آپ بس پہنچ جائیں یہاں پر اور اگلے 25 منٹ میں یہاں نہیں پہنچے تو میں وہاں

اجاؤنگی اور یاد رکھنا انوشے جو کہتی ہے وہی کرتی ہے"

انوشے نے اپنی بات کرتے ہی فون کاٹ دیا

"یار یہ لڑکی تو کسی دن مروا کے ہی چھوڑے گی"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز کہتا ہوا باہر نکل آیا ادھر دوسری طرف انوشے بے صبری سے اسکا انتظار کر رہی تھی وہ کبھی گھڑی کی طرف نگاہ اٹھاتی تو کبھی گیٹ کی طرف

"انوشے کھانا لگ گیا ہے۔ آ جاؤ میں تمہارے بابا کی بلا کر لاتی ہوں جب تک"
مسز جنید نے ٹیبل پر پلیٹس رکھیں

"ہاں جی میں بس آرہی ہوں آپ باقی سب کو تو بلا لیں جب تک"
انوشے نے کہا

"ہاں میں بلا رہی ہوں ویسے یہ معاوز بھی نہیں آیا ابھی تک شاید اسے اچھا نہیں لگ رہا ہو گا"
مسز جنید کہتی ہوئی جنید صاحب کے کمرے کی طرف چلی گئی۔
"کیسے نہیں اے گا اس کے تو اچھے بھی اینگے"

انوشے بے چین سے گیٹ کی طرف نگاہ جمائے بیٹھی تھی کہ اتنی ہی دیر میں گیٹ کی ڈور بیل بج اٹھی
"مما آپ رہنے دیں میں کھولتی ہوں"

مسز جنید گیٹ کھولنے جا رہی تھی کہ انوشے نے انہیں روکا
"اگر یہ معاوز نہیں ہوا تو پھر اسکا قتل پکا ہے میرے ہاتھوں"

انوشے نے سوچتے ہی دروازہ کھولا اور سامنے معاوز کو دیکھ کر اپنے دل میں مچلتی ہوئی خوشی کو چھپا کر چہرے سے غصہ کا اظہار کرنے لگی

"شکر ہے آگئے آپ ورنہ بس ابھی آپ کے گھر ہی جا رہی تھی"

انوشے نے سنجیدگی سے کہا

"اوہ ہوا اچھا میرے گھر ایسے بغیر چیلوں کے جاتی آپ"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے ہنسی دباتے ہوئے کہا

"اچھا بس زیادہ اوور ہونے کی ضرورت نہیں ہے"

"اندر بلانے کا ارادہ ہے یا یہیں سے واپس چلا جاؤں؟"

معاوز نے پوچھا

"جا کر تو دکھائیں آپ ذرا واپس"

"سوچ لیں!! چلا بھی جاؤنگا"

"کون ہے انوشے؟"

مسز جنید نے آواز لگا کر پوچھا

"مما معاوز ہے!!"

انوشے نے آواز لگا کر جواب دیا

"اچھا جا کر تو دیکھائیں ذرا آپ!"

انوشے وہیں ہاتھ باندھ کر کھڑی ہو گئی

"بیٹا ایسے گیٹ پر کیوں کھڑا کیا ہوا اندر آنے دوا سے"

مسز جنید نے انوشے کے پیچھے سے کہا

"مما یہ اہی نہیں رہے کہ رہے ہیں میں واپس جا رہا ہوں"

"جھوٹ بول رہی ہے آنٹی یہ مجھے کھ رہی ہے کے آپ واپس چلے جاؤ ہاؤس فل ہو گیا ہے"

"اچھا چلو اندر آؤ دونوں"

مسز جنید کہتی ہوئی واپس مڑی معاوز اور انوشے بھی انکے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"تم لوگ بیٹھو جنید بھی بس آرہے ہیں"

مسز جنید نے انہیں کھانے کی ٹیبل پر بٹھایا اتنی ہی دیر میں حنین اور انابیہ بھی پہنچ گئے۔

"معاوز بھائی میں کب سے انتظار کر رہا تھا آپ کا اب آپ میرے ساتھ بیٹ بول کھیل کرینگے نا!!"

حنین نے کہا

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے اتنی رات کو کون کھیلتا ہے بیٹ بول؟"

انوشے حنین کو گھورتے ہوئے بولی

"تو میں کنسا ابھی کھیل رہا ہوں اب تو معاوز بھائی یہیں رہیں گے نا کبھی بھی کھیل لوں گا"

"معاوز بیٹا آگئے تم!"

جنید صاحب آکر چیئر پر بیٹھے

"جی انکل آپ نے اتنے پیار سے بلایا کیسے نہیں آتا"

معاوز نے انوشے کی طرف نظریں گھوماتے ہوئے جواب دیا۔

اتنی ہی دیر میں مسز جنید نے کھانا لگا دیا کھانے سے فارغ ہو کر وہ سب ہال میں بیٹھ گئے۔ تھوڑی سی مذاق مستی کے

بعد حنین اور انابیہ اپنے اپنے کمرے کی طرف چلے گئے۔

"اؤ بیٹا میں تمہیں کمرہ دکھا دیتا ہوں تمہارا"

جنید صاحب نے معاوز کو کہا

"جی انکل۔۔"

معاوز کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

"نہیں بابا آپ رہنے دیں اتنا اوپر چل کر جائیں گی میں دکھا کر آجاتی ہوں"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے بھی کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی

"اچھا چلو ٹھیک ہے"

"آؤ دکھاتی ہوں آپ کو آپ کا کمرہ"

انوشے نے مسکرا کر معاویہ کی طرف دیکھا

"آپ کوئی بہت سی پہنچی ہوئی چیز ہیں"

معاویہ نے طنزیہ کہا

"جی وہ تو مجھے پتا ہے آپ کو بتانے کی ضرورت نہیں تھی۔ اب آپ جلدی چلیں"

انوشے معاویہ کو لیتی ہوئی کچن کی طرف بنے جنگلے سے سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اوپر والے پورشن میں ایک کمرہ کھول

کر معاویہ کو مخاطب کیا

"یہ رہا آپ کا کمرہ"

اسے ٹھیک نیچے والا کمرہ میرا ہے اس لی مے آپ جو مٹر گشتیاں کریں گے مجھے صاف نیچے آوازیں آجائے گی لہذا ذرا

سوچ سمجھ کر کیجیے گا جو کرنا ہے"

انوشے نے معاویہ کو سمجھانے کے انداز میں کہا

"آپ تو ایسے بول رہی ہیں جیسے میں دو سال کا بچہ ہوں اور یہاں رسی کو دوں گا"

معاویہ ابھی بھی کھڑا ہوا تھا

"جی ویسے آپ کا کچھ بھروسہ نہیں ہے ناکسی بچے سے کم تھوڑی ہیں آپ"

انوشے وہیں بیڈ پر بیٹھ گئی

"اہم اہم!! آپ کا کیا یہاں سونے کا ارادہ ہے؟؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے اُسیر و اچکا کڑ پو چھا

"اوہ سوری آپ کھڑے ہوئے ہیں بلکل بھی ذہن میں نہیں تھا میرے"

انوشے فورں کھڑی ہو گئی

"اچھا چلو آج آپ تھکے ہوئے ہو اس لیئے آرام کرنے کا موقع دے رہی ہوں ورنہ اتنی آسانی سے جان چھوڑنے

والی نہیں ہوں میں!"

انوشے کہتی ہوئی کمرے سے باہر آگئی انوشے کے جاتے ہی معاوز بستر پر لیٹ گیا وہ تھکاوٹ سے چکنا چور ہو چکا تھا

اس لیئے بستر پر لیٹتے ہی نیند نے اسے آلیا۔

.....

"مما معاوز نیچے آگئے؟"

انوشے نے صبح اٹھ کر کچن میں ماما کو کام کرتے دیکھ کر پوچھا

"بیٹا اگر معاوز نیچے آجاتا تو یہیں ہال میں دکھانا۔"

"اوہ ہاں یہ بھی ٹھیک ہے میں بولا کر لاتی ہوں اسے"

انوشے کہتی ہوئی آگے بڑھنے لگی

"ایک منٹ رکو! تم کیوں جہ رہی ہو؟ حنین کو بھیج دو"

مسز جنید نے اسے ٹوکا

"کیا ہو گیا ماما آپ کو؟ آج سے پہلے تو آپ نے ایسا کبھی نہیں کہا مجھے"

انوشے مسز جنید کے قریب جا کر بولی

"بیٹا وہ لڑکا ہے اور اکیلا ہے اس طرح اچھی بات تھوڑی ہوتی ہے ایک لڑکی اس طرح لڑکے سے اکیلے میں ملے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

مسز جنید نے اسے سمجھایا

"لیکن ماما آپ تو معاوز کو اچھے سے جانتی ہیں نا وہ ایسا تو بالکل بھی نہیں ہے!"

"بیٹا میں نے کب کہا کہ وہ ایسا ہے تم اسے ملو مذاق مستی کرو لیکن اکیلے میں نہیں یہاں سب کے سامنے، یہ اکیلے میں تنہائیوں میں ملنا اچھا نہیں ہے۔"

"ماما یہ آپ کو کیا ہو گیا ہے کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟"

انوشے حیران ہوتی ہوئی بولی

"بیٹا میں تمہارے بھلے کے لیئے بول رہی ہوں کل سے دیکھ رہی ہوں معاوز خود تم سے دور رہنے کی کوشش کر رہا ہے مگر تم ہو کے اس کے قریب قریب ہوتی جا رہی ہو"

"اچھا ٹھیک ہے ماما میں زیادہ بات چیت نہیں کرونگی بس بلا کر لا رہی ہوں"

انوشے مسز جنید کی بات اگنور کرتی ہوئی اوپر کی طرف بھاگ گئی۔

اوپر پہنچ کر انوشے حیرت سے معاوز کو کچن میں کام کرتا دیکھنے لگی

"یہ کیا کر رہے ہو تم؟"

انوشے نے اسکے قریب جا کر تیز آواز میں پوچھا

"کیا ہوا ایسے کیوں چلا رہی ہو کہیں آگ واگ لگ گئی ہے کیا؟"

معاوز دایں بائیں دیکھتے ہوئے بولا

"آگ تو کہیں نہیں لگی ویسے یہ واگ کیا ہوتا ہے؟"

"اوہو لفظوں پر مت جاؤ جذبات پر غور کرو"

معاوز نے شوخی بھرے لہجے میں کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اوہ جذبات میرے جذبات تو آپ کے لیئے خالص ہیں!! آپ سمجھتے ہی نہیں"

انوشے نے بھی اسی کے طرز میں کہا

"او پس!! آپ تو کچھ زیادہ ہی جذباتوں میں بہ گئی"

"اچھا چھوڑیں وہ سب ممانچے ناشتہ بنا رہی ہیں اور آپ یہاں اپنے الگ کھانے کا انتظام کر رہے ہیں۔۔ فائدہ یہاں

رہنے کا اور یہ سب دودھ وغیرہ کہاں سے لے کر آگئے آپ؟"

"یار یہ صبح میں نے دیکھا کھ برتن وغیرہ سب رکھے ہیں تو نماز پڑھ کر آتے وقت میں یہ دودھ وغیرہ سب لے آیا

کے چلو چائے بنا کے پیلوں۔ ویسے ایسا لگتا تو نہیں کہ یہ خالی رہتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ استعمال میں ہوتا رہتا

ہے یہ۔۔۔"

"ہاں یہ وہ جو دبئی والے چاچو ہیں نامیرے وہ اکثر چھٹیوں میں یہاں آتے رہتے ہیں تو وہ یہیں ٹھہرتے ہیں"

"اوہ اچھا سہی!! لو چائے بھی بن گئی۔ آپ پییں گی چائے؟"

معاوز نے پوچھا

"یار میں منع نہیں کرتی لیکن ممانے بھی بنالی ہے اب"

انوشے نے کہا

"ہاں تو آپ کے حصے کی یہاں بچ بھی نہیں رہی ایک ہی کپ بنائی تھی میں نے"

معاوز نے شوخی بھرے لہجے میں کہا

"کوئی بیٹ نہیں مجھے چائے نہیں مل رہی تو چائے بنانے والا مل سکتا ہے؟؟"

انوشے نے اسی کے انداز میں پوچھا

"توبہ توبہ کیا زمانہ اگیا ہے لوگوں کے اندر شرم و حیا بھی نہیں رہی"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے کانو کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا
"اوہو ایک تو آپ کی یہ ڈرامے بازیاں۔ چلیں ایک کام کریں اپنا یہ چائے کاکپ لے کر نیچے آجائیں"
"اچھا تم چلو میں آرہا ہوں"

معاوز نے کہا

"ٹھیک ہے دو منٹ میں نیچے پہنچو"
انوشے کہتی ہوئی نیچے چلی گئی

.....

مسز جنید نے ناشتہ لگا دیا، جنید صاحب، انابیہ، حنین سبھی ناشتے کی میز پر جمع تھے

"بھی یہ انوشے ار معاوز کدھر ہیں؟"

جنید صاحب نے بول کر خاموشی کو توڑا

"مماوہ معاوز آرہا ہے"

انوشے کہتی ہوئی چیئر پر بیٹھ گئی

"سورہا ہو گا وہ تو۔۔"

جنید صاحب نے کہا

"نہیں وہ تو صبح فجر میں ہی اٹھ گیا تھا اور نماز پڑھنے بھی گیا تھا"

مسز جنید نے کہا

"ہاں اور ابھی چائے بھی بنا رہے تھے جناب!!"

انوشے نے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"السلام علیکم!!"

معاوز چائے کا کپ ہاتھ میں لیئے جنید صاحب کے برابر میں خالی چیر پر بیٹھ گیا

"بیٹا یہ چائے کیوں بنالی تم نے اور شمن تو تھا ہی نہیں اوپر!!"

مسز جنید نے پوچھا

"آئی اصل میں نماز پڑھنے کے بعد فارغ تھا نیند نہیں آرہی تھی اس لیئے بس یہ بنالی اور یہ سامان تو میں مسجد سے

آتے ہوئے لے آیا"

معاوز نے کہا

"ماشاء اللہ بیٹا تم نماز کے بڑے پابند ہو اللہ تمہیں اسی طرح پابند رکھے"

جنید صاحب نے کہا

"جی انکل ویسے نماز پڑھنا تو فرض ہے ہمارے ہاں کوئی نماز پڑھتا ہے تو سب اسکی تعریف کرنے لگ جاتے ہیں

جب کے نماز تو فرض ہے کوئی خاص کارنامہ انجام تھوڑی دیتا ہے بلکہ خود کو ہی سکوں ملتا ہے نماز کے ذریعے"

معاوز نے سنجیدگی سے کہا

"بلکل سہی کھ رہے ہو بیٹا۔۔ اللہ سب کو نماز کا پابند بنائے"

جنید صاحب نے کہا

"اچھا بابا مجھے بھی آج اسکول جانا ہے اس لیئے جاتے ہوئے مجھے بھی ڈراپ کر دیجیے گا"

انوشے نے جنید صاحب کو مخاطب کیا

"بیٹا اسکول جہ رہی ہو تو یونیورسٹی کیسے جایا کرو گی؟"

جنید صاحب نے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بابا وہ جب یونیورسٹی سٹارٹ ہو جائے گی تب چور دوں گی ابھی فارغ رہنے سے تو بہتر ہے"

انوشے نے کہا

"مہم ٹھیک ہے!! اچھا آج شام کو کھانے پر عمیر اور عرفان اینگے اس لیئے کھانا وغیرہ تیار کر لینا"

جنید صاحب نے مسز جنید کو مخاطب کیا

"ٹھیک ہے مہم میں آج ماہین کو بھی بلا لوں کھانے پر؟"

انوشے نے پوچھا

"ہاں بیٹا بالکل بلا لو اچھا ہو جائے گا سب ہی جمع ہوں گے آج تو معاویہ بھی ہے"

جنید صاحب نے کہا

"ٹھیک ہے پھر میں اسے کال کر دوں گی آج"

انوشے کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی

"ناشتہ تو ٹھیک سے کر لو!"

معاویہ نے اسے کھڑا ہوتا دیکھ کر کہا

"بیٹا بس یہ زندہ رہنے کے لیئے کھاتی ہے"

مسز جنید نے طنز کیا

"اوہ ہو لگتا ہے ہوا کھا کھا کر زندہ ہے میڈم!"

معاویہ نے بھی طنز کیا

انوشے اسکی بات سن کر دوبارہ وہیں بیٹھ گئی اور مزید بریڈ کے سلائس لے کر کھانے لگی جس پر انا بیہ اور حنین دبی

دبی ہنسی ہنسنے لگے۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آرام سے آرام سے کیا ساری کسر آج ہی نکال دو گی"

جنید صاحب اسے اس طرح کھاتا دیکھ کر بولے

"ہاں اب تو کھانا پڑے گا ورنہ لوگ سمجھیں گے ہم زبردستی زندہ رہے ہیں"

انوشے طنزیہ کہتی ہوئی مزید کھانے لگی

.....

جنید صاحب اور معاویہ آفس سے جلدی آگئے اور ہال میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے انوشے اور ماہین اس بات سے

بے خبر کے معاویہ اور جنید صاحب آچکے ہیں انوشے کے کمرے میں باتوں میں مگن تھے

"یار ویسے یہ سہی کیا تم نے معاویہ کو گھر پر روک لیا اب تو روز ملاقات ہوتی رہے گی"

ماہین نے کھا

ہاں یار وہ سب تو ٹھیک ہے مگر وہ آتا ہے کھانا کھا کر سو جاتا ہے کوئی خاص بات نہیں ہوتی۔"

انوشے مایوس ہو کر بولی

"لو یار ناشکرے پن کی بھی حد ہے ویسے۔ دل کی تسکین کو محبوب کا دیدار کافی ہوتا ہے"

ماہین نے انوشے کو چھیڑتے ہوئے کھا

"ہا ہا وہ تو ہے مگر یار یہ معاویہ جواب دیدینا پھر بابا ماسب کو بتادنگی"

انوشے نے کھا

"اچھا یہ باہر سے آوازیں آرہی ہیں شاید جنید انکل آگئے ہیں!!"

ماہین باہر کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی

"اچھا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

کہتی ہوئی فورن اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر کی طرف دیکھنے لگی

"یار ہاں آگئے ہیں وہ لوگ آؤ ملواتی ہوں"

انوشے ماہین کو لیٹی ہال میں پہنچی

السلام علیکم انکل!!

ماہین نے جنید صاحب کو دیکھتے ہی سلام کیا

"وعلیکم السلام بیٹا کیسی ہو؟"

جنید صاحب نے پوچھا

"جی بلکل ٹھیک آپ کے سامنے ہوں!"

انوشے نے کہا

"السلام علیکم جج۔۔۔"

انوشے کے چٹکی کاٹنے پر ماہین لفظ جیجو بولتے بولتے روک گئی

"اہم اہم اہم!! وعلیکم السلام"

معاوز نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"لگتا ہے گلہ خراب ہو گیا جناب کا"

انوشے نے کہا

"یہ عرفان صاحب نہیں اے ابھی تک میں کال کر کے آتا ہوں انہیں"

جنید صاحب کہتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھے۔ جنید صاحب کے جاتے ہی ماہین معاوز کے سامنے والے صوفے

پر بیٹھ گئی جب کے انوشے معاوز کے برابر میں ہی بیٹھ گئی انوشے کے بیٹھتے ہی معاوز فورن اٹھ کھڑا ہوا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ماہین دیکھنا مجھ میں کانٹے تو نہیں لگے؟"

انوشے نے پوچھا

"سامنے آنٹی کچن میں کام کر رہی ہیں ذرا سالحاظ ہی کر لو"

معاوز کچن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دسری طرف بیٹھ گیا

"ویسے جیجو آپ بالکل ویسے ہی ہیں جیسا انوشے بتاتی تھی بالکل آئیڈیل بندے ہیں۔ مجھے تو فخر ہو رہا ہے آج اپنی

دوست کی چوائس پر۔۔"

ماہین نے شوخیانہ لہجے میں کہا

"جی ویسے آپ بھی بالکل اپنی دوست کی جیسی ہیں!"

معاوز نے ماہین کو جواب دیا

"کوئی نہیں میں دنیا میں ایک ہی پیس ہوں سب سے الگ سب سے جدا"

انوشے نے معاوز کو گھورا

"اوہ اچھا چلیں ٹھیک ہے ویسے آپ کی ماما کب سے اکیلی لگی ہیں کچن میں انکی مدد کروادیں جا کر"

معاوز نے کہا

"اکیلی نہیں ہیں باشی ہیں انکے ساتھ۔۔"

انوشے نے کہا

"ہاں لیکن آپ انکی مدد کروگی تو انہیں اچھا لگے گا"

"نہیں یار مجھے شوق نہیں ہے گھر کے کام کا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"مسلمہ یہ ہے کہ آپ اپنی ماما کی مدد کام۔ سمجھ کر کریں گی تو کبھی بھی کچھ حاصل نہیں کر پائیں گی لیکن ان کی مدد خدمت سمجھ کر کریں گی تو خود بخود شوق پیدا ہوگا"

معاوز نے سمجھایا

"ہنہ انوشے بات تو تمہارے کام کی ذرا دھیان دینا"

ماہین نے انوشے کو مخاطب کیا

"اچھا ٹھیک ہے آئندہ ضرور کوشش کرونگی۔"

انوشے نے کھا

"آپ لوگوں نے کونسی یونیورسٹی میں ایڈمشن لینے کا سوچا"

معاوز نے ماہین کی طرف دیکھ کر پوچھا

"ہم تو اسلامک لرننگ یونیورسٹی کا فارم لائے ہیں"

"لیکن وہ تو اتنی بڑی یونیورسٹی نہیں ہے"

"اتنی بڑی تو ہوگی مگر ہمارے آجائیں اس میں"

انوشے نے بیچ میں مداخلت کی

"اچھا جیجو چھوڑیں ان باتوں کو اب جو سنڈے آرہا ہے نا اس کو میری برتھ ڈے ہے آپ آؤ گے نا؟"

ماہین نے معاوز کو دوبارہ اپنی طرف متوجہ کیا

"وہ تو ٹھیک ہے مگر یہ جیجو کون؟"

معاوز نے بھوئی اچکائی

"یہاں آپ ہی اکیلے مرد ہیں تو ظاہر ہے آپ ہی ہونگے جیجو بھی"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

ماہین نے بھی اطمینان سے جواب دیا
"ویسے آپ بھی اپنی دوست سے کم نہیں ہے"

معاوز نے انوشے کی طرف اشارہ کر کے کہا

"آپ آئیں گے برتھ ڈے میں؟"

ماہین نے معاوز کی بات اگنور کی

"میں کیا کرونگا تمہاری برتھ ڈے میں میں تو وہاں کسی کو جانتا بھی نہیں بورھی ہو جاؤں گا"

معاوز نے صوفے سے ٹیک لگایا

"کیوں نہیں آئیں گے ماہین ضرور آئیں گے یہ اور ساتھ میں بھی آؤں گی"

انوشے نے معاوز کی بات ختم ہوتے ہی ماہین کو مخاطب کیا

ابھی ان لوگوں کی مذاق مستی جاری تھی کہ ڈور بیل بج اٹھی معاوز اٹھ کر گیٹ کی طرف جانے ہی لگا تھا کہ جنید

صاحب کی آواز نے اسے روکا

"رکو میں کھولتا ہوں!"

جنید صاحب کی بات سن کر معاوز دوبارہ وہیں بیٹھ گیا۔

چند لمحے بعد ہی عرفان صاحب، عمیر اور جنید صاحب اسی طرف بڑھتے دکھائی دینے لگے

"السلام علیکم!!"

معاوز اور انوشے نے بیک آواز میں سلام کیا

"وعلیکم السلام! یہ کون ہے؟"

عرفان صاحب نے معاوز کی طرف اشارہ کر کے جنید صاحب سے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یہ معاویہ ہے آفس میں کام کرتا ہے اور اسی کے ساتھ گئی تھی انوشے دبئی"

جنید صاحب نے معاویہ کا تعارف کرایا

"اوہ اچھا"

عرفان صاحب نے گردن ہلاتے ہوئے جواب دیا

"اور معاویہ میرے بچپن کا دوست ہے میری جگہری یار"

جنید صاحب نے عرفان صاحب کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا

"معاویہ بیٹا اور یہ عمیر ہے عرفان کی اکلوتی اولاد تم اسے تو مل ہی چکے ہو شاید!"

جنید صاحب نے عمیر کی طرف اشارہ کر کے معاویہ کو مخاطب کیا

"ہاں میں اسے ملا ہوا ہوں ایئر پورٹ پر ملا تھا"

معاویہ نے عمیر کی طرف دیکھا

"جی انکل میں تو بہت اچھے سے جانتا ہوں اسے۔۔"

عمیر نے معاویہ کے قریب جا کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"چلو ماہین ہم کمرے میں چل کر باتیں کرتے ہیں"

انوشے ماہین کی طرف چلتے ہوئے بولی

"کیوں یہاں کیا ہے؟"

عمیر کی آواز نے انہیں روکا

"نہیں اب آپ لوگ باتیں کریں ہم اپنی باتیں کریں گے ویسے بھی بڑوں کے بیچ میں نہیں بیٹھنا چاہیے بچوں کو"

"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے مڑتے ہی جواب دیا اور واپس پلٹ گئی
"میں کنسا بوڑھا ہو گیا ہوں یہاں بورھی ہو جاؤں گا"

عمیر نے دوبارہ روکا

"ارے بچوں تم لوگ یہیں بیٹھ کر باتیں کرو ہم لوگ ڈرائنگ روم میں جارہے ہیں"
جنید صاحب عرفان صاحب کے ساتھ ڈرائنگ روم میں چلے گئے۔
"ہاں یار یہیں بیٹھ جاتے ہیں نا!!!"

ماہین نے بھی یہیں بیٹھنے کا اصرار کیا ان کے جاتے ہی انوشے ماہین کے برابر میں وہیں بیٹھ گئی اور معاویہ کے عمیر
ساتھ سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا اتنی ہی دیر میں باشی میز پر کولڈ ڈرنک رکھ کر چلی گئی جسے یقیناً مسز جنید نے
ہی بھیجا تھا۔

"ہاں تو انوشے نے کہاں تک بڑھی تمہاری کہانی؟"
عمیر نے بیٹ کرنے کا آغاز کیا
"کیسی کہانی؟"

انوشے نے انجان بنتے ہوئے پوچھا
"وہو تمہاری محبت کی داستان، انوکھی داستان جس پر تم نے بڑے فلسفے جھاڑے تھے"
عمیر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا

"میری محبت کوئی فلسفہ نہیں ہے عمیر! یہ ایک احساس ہے خوبصورت احساس جسے میں محسوس کرتی ہوں اور تم
رہنے دو تمہارے مونہ سے یہ لفظ محبت اچھا ہی نہیں لگتا"
انوشے نے کولڈ ڈرنک کا گلاس اٹھا کے ماہین کو پکڑ لیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"تو تو جذباتی ہو گئی یار!"

ماہین نے بول کر سنجیدہ ماحول کو خوشگوار کیا۔۔

"اچھا تو جناب آپ کو حسن پر برتری ہے محبت، محبت بڑا جانتی ہیں آپ تو پھر یہ بتائے ان کے جذبات کے بارے میں کیا جانتی ہیں آپ! یہ جغرافیہ، فلسفہ، سائیکولوجی، سائنس، ریاضی وغیرہ یہ سب جاننا بھی ضروری ہے مگر اس کے دل کا حال بھی جانتی ہیں آپ؟"

عمیر نے معاویہ کی طرف اشارہ کر کے شاعرانہ انداز میں کہا اور انوشے کے جواب کا انتظار کرنے لگا اسے لگا جیسے اس نے انوشے کو لا جواب کر دیا ہے مگر نہیں انوشے بھی کہاں چوکنے والی تھی۔۔

"مگر مجھے محبت نہیں عشق ہے۔ محبت تو ہر کسی سے ہو سکتی ہے کسی کے لفظوں سے، کسی کی باتوں سے، بارش کی بوندوں سے، مگر عشق بس ایک سے ہی ہوتا ہے اسی سے شروع اسی پر ختم!"

انوشے معاویہ کی طرف دیکھ کر مسکرا رہی تھی جب کے معاویہ نظریں چرا رہا تھا۔

"واہ واہ محفل ہی لوٹ لی یار!"

ماہین کھڑے ہو کر تالیاں بجانے لگی

"ماہین تم تو کچھ زیادہ ہی جذباتی ہو گئی!! بیٹھ جاؤ بیٹھ جاؤ! تالیاں نہیں بھی بجاؤ گی پھر بھی کھانا مل ہی جائے گا!"

عمیر نے ماہین کو بیٹھنے کا کہا جس پر ماہین منہ بنا کر بیٹھ گئی۔

"سب چھوڑو معاویہ تم بتاؤ تمہیں اسے محبت ہے یا نہیں؟"

عمیر نے برابر بیٹھے معاویہ کو مخاطب کیا

"میں نے تھوڑا ٹائم مانگا ہے فلحال!"

معاویہ نے سنجیدگی سے جواب دیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"پھر بھی کتنا ناظم اگر منع کرنا ہے تو جواب دید و تاک ہم جیسوں کا بھی نمبر ائے۔ فضول کا وقت ضائع مت کرو دونو
کا"

عمیر نے پریکٹیکل ہو کر پوچھا

"عمیر میرے خیال سے یہ میرا اور انوشے کا ذاتی مسئلہ ہے تم دخل اندازی مت دو"

معاوز نے سنجیدگی سے جواب دیا

"ٹھیک ہے پھر میں بھی دیکھتا ہوں کتنے دن چلتا ہے تم لوگوں کا یہ ذاتی مسئلہ"

عمیر غصے سے کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا

"عمیر ایک منٹ روکو!! ابھی فضول تماشے مت بناؤ بابا انکل سبھی گھر پر ہیں کوئی تماشا مت کرنا پلیز!!"

انوشے نے کھڑے ہو کر اسے روکا

"ٹھیک ہے تم لوگ اپنی کمپنی انجوائے کرو"

معاوز کہتا ہوا ڈرائنگ روم میں چلا گیا۔

.....

"کیا ہوا بیٹا یہاں کیوں آ گئے"

جنید صاحب نے معاوز کو دیکھ کر پوچھا

"کچھ نہیں انکل بس وہاں بور ہو رہا تھا اس لی مئے یہاں آ گیا"

اس نے کھا اور صوفے پر بیٹھ گیا جواب میں جنید صاحب نے بس گردن ہلا دی

"انکل آپ نے اس معاوز کو گھر پر کو ٹھہرایا ہوا ہے؟"

عمیر قدرے توقف کے بعد بولا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہاں جنید یہ لڑکا یہاں کیوں ٹھہرا ہوا ہے؟"

عرفان صاحب نے بھی پوچھا

"بیٹا دراصل اس ک گھر میں کوئی نہیں ہے وہ اکیلا رہ رہا ہے سب گھر والے پنجاب سائیڈ پر رہتے ہیں اس لیئے

ایک ہفتے ک لیئے وہ یہیں ٹھہرا ہوا ہے جب تک نانی نہیں آ جاتی اسکی"

جنید صاحب نے تفصیل پیش کی

"اوہ اچھا!! مگر جنید کسی پر اس طرح بھروسہ نہیں کرنا چاہیے اور وہ تو ایک معمولی سا ورکر ہے اسے اتنا سرنہ

چڑھاؤ"

عرفان صاحب نے کہا

"ارفان پچھلے دو سالوں سے وہ کام کر رہا ہے میرے پاس اور بہت ہی بھروسہ مند نوجوان ہے ایسے ہی تھوڑی میں

نے اسے انوشے ک ساتھ بھیج دیا تھا۔"

"یہ باپ بیٹی دونوں ہی اسکے پیار میں پڑ گئے ہیں کچھ تو کرنا پڑے گا اس معاوضہ کا"

عمیر صوفی سے سرٹکائے سوچنے لگا

"کھانا لگ گیا ہے آپ لوگ ہال میں آجائیں"

مسز جنید نے ڈرائنگ روم کے گیٹ پر ہی کھڑے ہو کر پوچھا جنید صاحب، عرفان صاحب اور عمیر کھانے کی ٹیبل

پر پہنچے جہاں معاوضہ، انوشے، ماہین، حنین اور انابہ پہلے سے ہی مذاق مستی میں مشغول تھے۔

"یہاں تو بچوں نے خوب محفل سجا رکھی ہے"

عرفان صاحب چیخ چیخ کرک پیچھے

"ہمم محفل تو لگی ہے مگر میرے بغیر کسی کام کی نہیں ہوگی"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

عمیر انوشے کی طرف دیکھتے ہوئے بولا جسے انوشے نے آنکھیں گھوما کر انور کر دیا۔

"آنٹی آپ بھی بیٹھ جائیں اب جب سے لگی پڑی ہیں کام کرنے میں"

معاوز نے مسز جنید کو مخاطب کیا جو پلیٹوں میں کھانا ڈالنے میں مشغول تھی۔

"نہیں بیٹا پہلے تم لوگ کھاؤ میں بعد میں آرام سے کھا لوں گی"

"آنٹی ابھی آپ نے مجھے بیٹا کہا ہے نہ اور جب تک میری ماں نہیں کھا رہی تب تک میں کیسے کھا سکتا ہوں، پھر میں

بھی بعد میں ہی کھا لوں گا"

معاوز کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

"ارے ماما بیٹھ جائیں نا کھانا ہم خود ڈال لینگے"

انوشے نے بھی معاوز کی حمایت لی

"ہاں بھابھی آپ بیٹھ جائیں ہم ڈال لینگے"

عرفان صاحب نے بھی کہا

سب کی بیٹ سن کر مسز جنید انوشے ک برابر والی چیئر پر بیٹھ گئیں۔

"ویسے آنٹی ابھی آپ نے معاوز کو بیٹا کہا ہے اور انوشے تو آپ کی بیٹی ہے ہی! اس حساب سے یہ دونوں بہن بھائی

ہو گئے نا۔۔"

عمیر نے کھانا کھاتے ہوئے طنزیہ کہا

عمیر کی بیٹ سن کر انوشے زور سے کھانسنے لگی گویا کہ اسکے حلق میں کچھ پھنس گیا تھا یا شاید اسکو عمیر کی بات ہضم

نہیں ہو رہی تھی اور دوسری طرف ماہیں اپنی ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔ معاوز بھی منہ میں لقمہ

ڈالتے ڈالتے روک گیا تھا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"لو پانی پیلو کھانا ک ساتھ ساتھ میری بات بھی ہضم ہو جائے گی!"

عمیر نے پانی کا گلاس انوشے کی طرف بڑھایا جب کے انوشے نے عمیر کو اگنور کر کے ماہین کی پلیٹ کے پاس رکھا ہو اگلاس اٹھالیا۔

"تم نا اپنا دماغ زیادہ استعمال مت کیا کرو، اتنا دھیان اگر پڑھائی میں دیتے تو پتا نہیں آج کہاں ہوتے" انوشے پانی پی کر سنبھلتے ہی بول اٹھی دوسری طرف عرفان صاحب کو انوشے کی یہ بات انتہائی ناگوار گزری مگر پھر بھی انہوں نے صبر سے کام لیا۔

"کہاں ہوتا یہ بھی بتا دیں!" عمیر نے انتہائی اطمینان سے پوچھا

"کہیں نہیں کھانا چپ کر کے کھانا چاہیے!"

انوشے نے عرفان صاحب کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات محسوس کیئے اور چپ کر کے کھانا کھانے لگی۔۔

.....

"بھابھی کھانا بڑے مزے کا تھا"

عرفان صاحب صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے

"شکریہ بھائی صاحب آتے رہا کریں اب تو آپنے آنا ہی چور دیا ہے"

مسز جنید نے کہا

"بس بھابھی جب یہ دوستی رشتے داری میں بدل جائے گی تب آنا جانا بھی لگا رہے گا"

عرفان صاحب نے طنزیہ کہا

"ا، مممم، اہمم!!"

عرفان صاحب کی بات سن کر عمیر انوشے کی طرف دیکھ کر کھانا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"میڈم جی باہر ماہین میڈم کو لینے آئے ہیں!"

ڈرائیور نے آکر بتایا

"اچھا انوشے میں نکلتی ہوں بھائی آئے ہوں گے"

ماہین سب کو اللہ حافظ کہتے ہوئے باہر نکل گئی

"چلی جنید اب میں بھی چلتا ہوں ٹائم زیادہ ہو گیا"

عرفان صاحب کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے

"ٹھیک ہے لیکن آتے جاتے رہنا!!!"

جنید صاحب بھی کھڑے ہو گئے

"اللہ حافظ انکل!"

معاوز نے عرفان صاحب کو مخاطب کیا

"خدا حافظ!"

عمیر نے معاوز کو گھورا اور باہر نکل آیا ساتھ عرفان صاحب بھی چل پڑے۔

"انکل میں بھی اوپر جہ رہا ہوں اب نماز پڑھ کر سونا ہے بہت تھکن ہو رہی ہے"

معاوز نے جنید صاحب کو کہا۔

ہممم ٹھیک ہے بیٹا!

جنید صاحب نے معاوز کے کندھے پر ہاتھ مارا

انوشے بھی اپنے کمرے میں چلی گئی اور موبائل میں لگ گئی۔ تھوڑی دیر موبائل چلانے کے بعد اس نے نماز پڑھی

اور نماز سے فارغ ہو کر دوبارہ موبائل میں گھس گئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اس نے واٹس ایپ کھولا تبھی اسکی نظر معاوز کے سٹیٹس پر پڑی۔۔

میری تھکان ساری دنیا۔۔

N .

اور میرا سکون صرف تم!!

"یہ کون ہے اب!!"

انوشے فورن اٹھ کے بیٹھ گئی۔

آفس میں تو کوئی ایسی لڑکی نہیں ہے جس کا نام "N" سے آتا ہو۔ کہیں کوئی پنجاب وغیرہ میں اسکی کزن۔۔۔

انوشے کچھ سوچتے ہی فیسبک پر گئی اور معاوز کی I'd سرچ کرنے لگی۔ تھوڑی سی ہی کوشش کے بعد اسے معاوز کی

I'd مل گئی اسنے اچھے سے معاوز کی I'd کو سٹالک کیا مگر بے سود۔۔۔۔

"اسکی آئی ڈی میں N نام کی لڑکی تو دور کوئی لڑکی ہی نہیں ہے!"

انوشے کہتے ہوئے واپس لیٹ گئی

"رات کافی ہو گئی ہے صبح پوچھو گی اسے"

انوشے نے گھڑی پر ٹائم دیکھا جو ساڑھے بارہ بتا رہی تھی۔

وہ موبائل سائیڈ پر رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی مگر بار بار ذہن میں ایک ہی سوال اٹھ رہا تھا یہ N کون ہے

؟۔ اسنے دوبارہ موبائل اٹھایا اور ایک بار پھر سے معاوز کا سٹیٹس پڑھا پھر خود ہی موبائل سائیڈ پر رکھ دیا اور کچھ

سوچتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔ وہ اپنے کمرے کا گیٹ کھول کر باہر دیکھنے لگی پورے ہال میں اندھیرا ہی اندھیرا تھا گویا

سب سوچکے تھے اسنے بالوں سے کچھ نکال کر دوبارہ ٹھیک کر کے لگایا اور اپنے دوپٹے کو وی شپ دے کر گلے میں

ڈالا۔

.....

معاوز عموماً اس وقت تک سو جایا کرتا تھا مگر آج توقع کے برخلاف جاگا ہوا تھا۔ ہاتھ میں موبائل پکڑے کسی کی تصویر کو زوم کر کے دیکھ رہا تھا، نیند اسکی آنکھوں سے کوسوں دور تھی تبھی اسے کسی کے قدموں کی اہت محسوس ہوئی۔ وہ فوراً بیڈ سے کھڑا ہوا اور آہستہ سے کمرے کا تھوڑا سا گیٹ کھول کر زینے کی طرف جھانکا جہاں اسے کسی کی پرچھائی دکھائی دی۔ اندھیرے کی وجہ سے معاوز یہ فیصلہ نہیں کر پاتھا کہ پرچھائی کسی لڑکے کی ہے یا لڑکی۔

"شاید گھر میں کوئی چور گھس آیا ہے۔ لیکن یہ یہاں اوپر کیوں آئے گا اسے اوپر کیا ملے گا"

معاوز گیٹ بند کر کے سوچنے لگا

"خیر جو بھی ہو کچھ تو کرنا پڑے گا"

معاوز کچھ سوچنے لگا۔

.....

"ادھر انوشے نے گیٹ کو ہاتھ لگایا جو ہلکا سا پیش کرنے پر ہی کھل گیا"

"کتنا لا پرواہ ہے یہ! گیٹ بھی بند کر کے نہیں سوتا!!"

انوشے نے ہمکلامی کی اور گیٹ کھول کر اندر کی طرف چلنے لگی، اندر گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا تھا ابھی اسنے ایک قدم آگے کی طرف بڑھایا ہی تھا کہ وہ کسی چیز سے بری طرح ٹکرا کر گر گئی۔ ابھی گر کر وہ آواز بھی نہ نکلنے پائی تھی کہ معاوز نے پیچھے سے دونوں بازوؤں پکڑ کر اسکے منہ پر ٹیپ چپکادی اور رسی سے پیچھے ہاتھ باندھ کر اسے برابر میں پڑی چھوٹی سی کرسی پر زبردستی بٹھایا۔ وہ اپنے آپ کو چھڑانے کی بارہاں کوشش کر رہی تھی مگر معاوز تو جیسے ایک مجرم کو اسکے انجام سے ہمکنار کر رہا تھا۔ اس نے کرسی سے انوشے

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

کے پاؤں بھی باندھ دیے اور لایٹ جلانے کے لیئے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھا۔ لائٹ کا سوئچ آن کر کے وہ کسی فتح یاب سپاہی کی طرح مڑا مگر سامنے انوشے کو دیکھ کر اسکی چیخیں نکلتے نکلتے رہ گئی۔

"ہا۔۔۔ ت۔۔۔ تم۔۔۔"

اسنے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر بڑی مشکلوں سے یہ الفاظ نکالے جبکہ انوشے کسی بھوک شیرنی کی طرح اسے گھورے جارہی تھی۔

ابھی بھی کھڑا ہوا میری شکل دیکھ رہا ہے جیسے میرا چکن پلاؤ بنا کر کھا جا گیا یہ نہیں کے کھول دوں!" انوشے بولنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی مگر اسکے الفاظ منہ پر لگی ٹیپ کی وجہ سے نکل نہیں پارہے تھے۔ وہ بس منہ مہی ہلائے جارہی تھی۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

معاوض نے وہیں کھڑے کھڑے پوچھا

"یہ مینٹل تو نہیں ہو گیا میرے منہ پر ٹیپ لگا کر پوچھ رہا ہے کے یہاں کیا کر رہی ہو؟" انوشے نے اپنی آنکھوں سے منہ پر لگی ٹیپ کی طرف اشارہ کیا۔

"یار ویسے دل نہیں کر رہا تمہیں کھولنے کا اگر کھول دیا تو میرا بھرتا بنا کر کھا جاؤ گی" معاوض اس کا اشارہ سمجھتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گیا۔

انوشے زور زور سے منہ ہلانے لگی ساتھ مہی ساتھ دو پیچھے بندھے ہاتھ بھی کھولنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اچھا اچھا کھول رہا ہوں، ایسے پاگلوں والی حرکتیں مت کرو بلکل پاگل لگ رہی ہو"

معاوض کھڑا ہو کر انوشے کے پاس پہنچا اور اسکے پاؤں رسیوں سے آزاد کرنے لگا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اسکے بعد معاویہ نے اسکے ہاتھ کھولے، ہاتھوں کی آزاد ہوتے ہی انوشے فوراً کھڑی ہو گئی اور منہ پر لگی ٹیپ ہٹا کر معاویہ پر برس پڑی۔۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا! گدھے کہیں کے! کیا نشہ و شاکر لیا ہے تم نے؟"

"آہستہ آہستہ! نیچے سب جاگ جائینگے۔ اور مجھے لگا کے کوئی چور ہے ویسے بھی اتنی رات کو اس طرح چھپ چھپ کر چور کے علاوہ اور آتا بھی کون ہے!"

"تم کو ایک لڑکا اور ایک لڑکی میں فرق محسوس نہیں ہوتا کیا۔ جب ٹیپ لگا رہے تھے تب میرے بالوں کو بھی چھوا تھا اور ہاتھ باندھتے ہوئے بھی محسوس نہیں ہوا کہ اتنے نرم و ملائم ہاتھ کسی چور کے ہو سکتے ہیں!"

انوشے اب دھیمے مگر غصیلے لہجے میں بول رہی تھی

"محسوس تو ہوا تھا اور مجھے لگا کہ شاید کوئی چور نہیں چورنی ہوگی ورنہ آپ اتنی رات کو یہاں کرنے کیا آئی وہ بھی اس طرح دبے دبے قدموں؟"

معاویہ مدعے پر آیا۔

"میں دیکھنے آئی تھی کہ آپ کو نسی چورنی کے ساتھ بھاگنے کا پلان بنا رہے ہیں!"

انوشے اب کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی جسے معاویہ نے اسے باندھا تھا۔

"ہیں!! چورنی۔۔ کیا مطلب؟"

معاویہ نے نا سمجھی کا اظہار کیا

"ایک تو ہر بات کا مطلب کیوں سمجھنا پڑتا ہے آپ کو؟"

"اب کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آتا نا سمجھ ہوں نا!"

"اچھا چلیں چھوڑیں یہ سب میں اپنا جواب لینے آئی ہوں اب مجھ سے مزید انتظار نہیں ہوتا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے سنجیدگی سے کھا

"کیسا جواب؟"

معاوز نے انجان بنتے ہوئے پوچھا

"اب اتنے انجان مت بنیں۔۔ کیا سوچا ہے آپ نے ہمارے بارے میں؟"

انوشے نے دو ٹوک الفاظ میں پوچھا

"آپ اتنی رات کو بس یہ پوچھنے آئی ہیں؟"

معاوز اسکی آنکھوں میں جھانکا

"جی"

انوشے نے مختصر جواب دیا

"جو ٹھی کہیں کی! سچ سچ بتاؤ کس لیئے آئی ہو!"

"پہلی بات تو یہ کہ جو ٹھی نہیں جھوٹی ہوتا ہے آپ کو اپنی اردو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے۔۔"

انوشے نے اسکی غلطی نکالی۔

"اچھا اور دوسری بات؟"

معاوز نے پوچھا

"دوسری بات یہ کہ مجھے جواب چاہیے!"

انوشے نے سنجیدگی سے کھا

"میں دید و نگاہ وقت آنے پر!"

معاوز نے نظریں پھیریں

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اور کب اے گایہ وقت آپ کا؟۔۔ آہ"

انوشے کرسی سے کھڑی ہو کر غصے میں کہنے لگی تبھی اسکے بازو پر درد کی شدت محسوس ہوئی، وروہ بازو پکڑ کر سہلانے لگی۔

"کیا ہوا"

معاوز بھی یک دم کھڑا ہو گیا

"کتنے ظالم ہیں نا آپ! ادھر راستے میں مجھے گرانے کے لیئے کرسی رکھ دی اور اب دیکھیں کیا ہو گیا اسے!"

انوشے نے اپنا بازو معاوز کے سامنے کیا وہ کہنی کی طرف سے بالکل نیلا پڑ چکا تھا

"سوری سوری انوشے میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھی ورنہ مجھے سچ میں نہیں پتا تھا کہ تم ہو!"

معاوز استہزایہ لہجے میں بولا

"اٹس اوکے!"

انوشے نے مختصر جواب دیا

"ویٹ میرے پاس کچھ ہے!"

معاوز نے بیڈ کے برابر پڑے بیگ سے ایک بام نکالا اور انوشے کا ہاتھ پکڑ کر زخمی جگہ پر لگانے لگا۔

"آرام سے!"

انوشے نے ہاتھ پیچھے کرتے ہوئے کہا اسے درد کی شدت محسوس ہوئی۔

"پتا ہے یہ بام مجھے میری امی نے دیا تھا اور خود بنایا ہے یہ انہوں نے، بہت فکر مند رہتی ہیں وہ میرے لیئے"

معاوز بام لگاتے لگاتے کھ رہا تھا

"لگتا ہے بہت پیار کرتے ہو آپ اپنی امی سے"

انوشے بھی آرام سے بولی

"ہمم بہت زیادہ۔۔"

معاوز بام لگا کر کھڑا ہو گیا اور واپس بیگ میں رکھنے لگا

"اچھا ٹھیک ہے میں چلتی ہوں"

انوشے بھی کھڑی ہو کر جانے لگی

"بتایا نہیں کس لیئے ائی تھی؟"

معاوز نے اسے روکا

"اوہاں وہ اپنے سٹیٹس لگایا ہے واٹس اپ پڑاس میں وہ "N" کیوں لکھا ہے"

انوشے نے پیچھے مڑتے ہی پوچھا

"آپ بس یہ پوچھنے کے لیئے ائی ہو اوپر؟"

معاوز حیران ہوا

"جی"

"سچ میں؟"

معاوز پھٹی پھٹی آنکھوں سے انوشے کو گھور رہا تھا

"ہاں تو۔۔"

انوشے نے ہاتھ گھوما کر جواب دیا

"مجھے یقین نہیں ہو رہا اتنی سی بات کے لیئے"

معاوز کہتے ہوئے زور زور سے ہنسا ساتھ ساتھ وہ اپنی ہنسی کو روکنے کی کوشش بھی کر رہا تھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہنسنے والی کیا بات ہے اس میں؟"

انوشے سنجیدگی سے بولی

"بات ہے یار! اصل میں یہ تو میں نے کہیں سے کاپی کیا تھا تو ساتھ یہ "N" بھی کاپی ہوگی، اور آپ اتنی سی بات کے لیئے۔۔۔۔۔"

معاوز بات ادھوری چھوڑ کر دوبارہ ہنسنے لگ گیا

"اچھا بس اب اتنا زیادہ بھی مت ہنسے ویسے بندے میں اتنی عقل تو ہوتی ہی ہے کے کچھ بھی کاپی کر کے ایڈٹ کر لے تھوڑی سی۔۔۔ خیر آپ میرا جواب کب تک دیں گے"

انوشے بنا روکے ہی بول گئی

"دیدونگا"

معاوز اب سنجیدہ ہو گیا

"اس سنڈے کو! مجھے اس سنڈے کو جواب چاہیے۔۔۔"

انوشے اپنی بات ختم کر کے گیٹ سے نکل گئی اور معاوز کو گہری سوچ میں مبتلا کر گئی۔۔

"یہ لڑکی سمجھتی کیوں نہیں ہے کہاں میں ور کہاں یہ! کس طرح جواب دوں اسے۔۔ یا اللہ اب تو ہی مجھے اس کشمکش سے نکال۔۔ کتنی کوشش کی تھی کے دور رہوں اسے مگر۔۔۔۔۔"

خیر جو ہوا اچھا ہی ہو"

معاوز ورنجانے کیا کیا انوشے کے بارے میں سوچتا ہوا سو گیا

.....

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اگلے دن ناشتے کی میز پر زیادہ بات چیت نہیں ہوئی۔ ناشتے سے فارغ ہو کر سب اپنے اپنے کاموں کی طرف چلے گئے۔ انوشے بھی اسکول کے لیئے نکل گئی۔

.....

رات کو کھانے پر انکی کوئی ممکنہ گفتگو نہیں ہوئی کھانا کھاتے ہی معاوز اوپر چلا گیا، انوشے نے محسوس کیا کہ معاوز شاید اسے دوری اختیار کر رہا ہے۔ انوشے بھی بنا کچھ کہے اپنے کمرے میں جا کر لیٹ گئی ور ہاتھ میں موبائل پکڑ کر معاوز کے واٹس ایپ پر میسج بھیجا:

"کیا ہوا؟؟؟"

تقریباً دس منٹ کے وقفے کے بعد انوشے کو جواب موصول ہوا
"کچھ نہیں"

"آپ مجھ سے کنارہ کیوں کر رہے ہیں؟"

انوشے نے معاوز کا میسج پڑھتے ہی فوراً اپنا جواب بھیجا۔

"آپ کیا سمندر ہیں جو میں آپ سے کنارہ کرونگا؟"

معاوز نے شوخیانہ انداز اپنایا۔

"کبھی سیریس نا ہونا آپ!"

انوشے نے اپنا میسج بھیجا

"جو حکم!"

معاوز نے میسج بھیجا جسے انوشے نے سین کر کے اگنور کر دیا۔ ور موبائل سائیڈ پر رکھ کر دونوں ہاتھ گال کے نیچے رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد جب معاوز کو رپلائے نہیں آیا تو اس نے دوبارہ میسج بھیجا:

"یار اصل میں کام بہت ہوتا ہے تھک گیا تھا آپ ناراض نا ہوں!"

نوٹیفکیشن ملتے ہی انوشے نے فورن موبائل اٹھا کر میسج پڑھا اور چہرے پر مسکراہٹ سمیٹ لی! انوشے نے میسج سین کر کے دوبارہ موبائل رکھ دیا۔ معاوز نے جب دیکھا کہ میسج سین ہو گئے ور رپلائے نہیں آئے تو وہ فورن اٹھ کے بیٹھ گیا۔۔

"کیا ہوا؟؟؟"

"انوشے؟؟؟"

"رپلائے تو دو!"

معاوز نے یکے بعد دیگرے اسے میسج بھیجے جسے انوشے نے سین کر کے دوبارہ انور کر دیے۔ اب کی بار معاوز نے اسے کال ملائی جسے انوشے نے فورن کاٹ دی۔

"کیا ہوا، رپلائے تو دیدو"

معاوز نے دوبارہ میسج بھیجا

دوبارہ انور ہو کر معاوز نے ایک ور میسج لکھا!

"ٹھیک ہے مت دور پلائے میں بھی نہیں دوں گا جواب۔۔"

انوشے میسج پڑھ کر دوبارہ مسکرائی اور اپنا میسج لکھنے لگی۔۔

"ارے پاگل ناراض نہیں ہوں بس اچھا لگ رہا تھا آپ کو اس طرح پریشاں دیکھ کر"

"اوہ مطلب آپکو لوگوں کو تنگ کرنا اچھا لگتا ہے"

"ہن جی بلکل آپ کو آج پتا لگا!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے اپنا میسج بھیجا

"جی بلکل!! اچھا چلو کل بات ہوگی صبح اٹھنا بھی ہوتا ہے"

معاوز نے میسج بھیجا

"ٹھیک ہے اللہ حافظ"

انوشے نے میسج بھیج کر موبائل سائیڈ پر رکھا اور دوبارہ سونے کی کوشش کرنے لگی

.....

"یہ انوشے کہاں ہے؟"

ناشتے کی میز پر سب جمع تھے سوائے انوشے کے۔ جنید صاحب نے مسز جنید کو مخاطب کر کے پوچھا
"بس اب اسکول شروع تو میڈم کے وہی روز روز والے ڈرامے بھی شروع۔۔۔ سارا دن سوتی رہیں گی ورساری رات
جاگے گیں۔۔"

مسز جنید اطمینان سے بل رہی تھی

"اچھا تو اب بلاؤ اسے ناشتہ بھی کرنا ہے سب نے!"

جنید صاحب کہنے لگے

"ہاں اٹھ گئی ہے بس اب ابی رہی ہے"

ابھی مسز جنید بول ہی رہیں تھی کہ انوشے بھی آگئی۔

"السلام علیکم"

انوشے کہتی ہوئی چیئر پر بیٹھ گئی

"وعلیکم السلام"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

جنید صاحب در معاوز بیک آواز میں بولے

"کب سے ہم کھانے کی خوشبو سونگھ رہے ہیں اور ادھر انوشے میڈم نے آتے ہی کھانے پر حملہ کر دیا۔۔ ادھر

بیٹھے ہوئے لوگوں کا حال تک نا پوچھا"

معاوز انوشے کو جلدی جلدی کھانا کھاتا دیکھ کر پوچھا

"تو کھا لیتے میں نے تو نہیں روکا تھا کسی کو!"

انوشے غصے بھرے لہجے میں بولی

"بھئی صبح صبح انسے کوئی بات نا کیا کرے انکا موڈ خراب ہوتا ہے!"

جنید صاحب نے شوخیانہ انداز میں کھا

"اچھا بچوں آج میں اور تمہارے بابا شبانہ آنٹی کی طرف جائیگے وہ عمرے سے آرہی ہیں تو ہو سکتا ہے رات کو لیٹ

ہو جائیں۔ دن کا کھانا میں بنا کے جاؤنگی رات کا آرڈر کر لینا"

مسز جنید نے ناشتہ کرتے ہوئے سب کو مخاطب کیا

"تو آج آپ آفس بھی نہیں جائیگے؟"

معاوز نے جنید صاحب کی طرف دیکھ کر پوچھا

"بیٹا جاؤنگا مگر جلدی آجاؤنگا"

جنید صاحب نے مسکرا کر جواب دیا

.....

"مما۔۔ ممما!!"

انوشے گھر آتے ہی مسز جنید کو آوازیں دینے لگی جو کے اسکا روز کا معمول تھا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بیٹا آپ کی مما تو گئی ہوئی ہیں جنید صاحب کے ساتھ"

گھر کی ملازمہ نے آکر جواب دیا۔

"اوہ ہاں یاد آیا! حنین اور انابہ آگئے؟"

انوشے نے پوچھا

"ہاں وہ تو آگئے کھانا بھی کھالیا اور سو بھی گئے! آپ کے لیئے کھانا لگا دوں؟"

ملازمہ نے جواب دیتے ہی سوال کیا۔

"نہیں میں سو رہی ہوں اٹھ کے کھالو گی خود"

انوشے نفی میں سر ہلاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔

.....

"السلام علیکم"

معاوز نے گھر میں آتے ہی سلام کیا

"وعلیکم السلام!"

انوشے ہال میں بچھے صوفے پر بیٹھی موبائل چلا رہی تھی۔ معاوز کی آواز سن کر سلام کا جواب دیتے ہوئے کھڑی ہو گئی۔

"کیا بات ہے اتنا سناٹا!"

معاوز نے پوچھا

"ہاں ممابابا نہیں مھے نا، اور حنین، انابہ بھی کھانا کھاتے ہی سو گئے"

انوشے نے تفصیل دی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اوہ اچھا!!"

"ہاں میں نے کھانا باہر سے منگوالیا تھا آؤ ساتھ کھاتے ہیں!"

انوشے کہتی ہوئی کچن کی طرف بڑھنے لگی

"نہیں رہنے دو! تم کھالو مجھے کچھ خاص بھوک نہیں ہے"

معاوز کہتے ہوئے اوپر کی طرف جانے لگا

"کیوں؟"

انوشے نے پلٹ کر پوچھا۔

"بس تم کھالو میں جا رہا ہوں اوپر!"

معاوز کہتے ہوئے اوپر کی طرف بڑھنے لگا تبھی اچانک انوشے کو یاد آیا کہ معاوز نے ایک بار بتایا تھا اسکی امی

نے قسم دی ہے کہ باہر کا کھانا مت کھانا!

"رکو ایک منٹ!"

انوشے نے کچھ سوچتے ہی اسکو روکا

"ہاں بولو!"

معاوز پلٹا

"امی کی دی ہوئی قسم کی وجہ سے نہ کھا رہے نا؟"

انوشے نے اسکے قریب جا کر پوچھا جواب میں معاوز بس مسکرایا

"اچھا ایک کام کرتے ہیں کچھ بنا لیتے ہیں خود ہی گھر پر کچھ ناپکچھ تو ہو گا بنانے کے لیئے!"

انوشے نے کھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بنالیتے ہیں کا کیا مطلب ہے؟ یہ بولونا کچھ بنالو!"

معاوز نے ہاتھ باندھ کر وہیں دیوار سے ٹیک لگا لیا۔

"نہیں آج میں بناؤں گی آپنے ہونے والے شوہر کے لیئے کھانا!"

انوشے شوخیانہ انداز میں بولی

"اوہ ہو آج سے پہلے کبھی چائے بھی بنائی ہے؟"

معاوز نے اسی کے انداز میں پوچھا

"نہیں آپ بتاتے رہنا میں بناتی رہوں گی!"

"ٹھیک ہے پھر اوپر چل کر بناتے ہیں یہاں تم کچھ جلا دو گی تو بچے بیچارے اٹھ جائیں گے"

"کیا مطلب ہے آپ کا؟ دیکھنا آپ ایسا کچھ بناؤں گی کے ہاتھ چاٹتے رہ جاؤ گے"

"پگلی ہاتھ نہیں انگلیاں چاٹتے ہیں!"

معاوز ہنسی روکتے ہوئے بولا

"نہیں ہاتھ تب چاٹتے ہیں جب کھانا اچھا بنا ہوا ہو اور انگلیاں تب چاٹتے ہیں جب دلکش کھانا بنتا ہے"

"لگتا ہے مجھے تو آج کھانا چبانا بھی پڑ جائے گا"

معاوز آہستہ سے بولا

"کیا؟"

انوشے نے سر آگے کیا

"کچھ نہیں میں اوپر جا رہا ہوں جو کچھ بھی ہو اوپر لے آنا وہیں بنالینگے"

معاوز کہتا ہوا اوپر چلا گیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اور انوشے فریج کھول کر کھانے کے لیئے کچھ ڈھونڈنے لگی!!

.....

"ملا کچھ بنانے کے لیئے؟"

انوشے کو گیٹ پر کھڑا دیکھ کر معاویہ نے پوچھا جس نے دونوں ہاتھ پیچھے کیئے ہوئے تھے اور کھڑی ہوئی مسکرا رہی تھی

"بھنڈی!!"

انوشے نے ہاتھوں میں پکڑا اشارہ پر معاویہ کے سامنے کیا جس میں یقیناً بھنڈی تھی

"ارے واہ بھنڈی تو آپ کی فیورٹ ہے نا!"

معاویہ نے کہا

"جی بلکل!"

انوشے بھی اب کمرے میں آگئی

"ویسے بھنڈی بنانا تو بہت آسان ہے! چلے کچن میں بناتے ہیں مل کر!"

معاویہ نے ہاتھ سے گیٹ کی طرف اشارہ کیا

"نہیں آپ یہیں آرام کریں۔۔ بھنڈی ہم بنائیں گے۔ آپ بس طریقہ بتائے مجھے"

انوشے نے دو ٹوک الفاظ میں کہا

"اس گھر میں آگ نہیں لگانی دو چھوٹے چھوٹے بچے نیچے سو رہے ہیں"

معاویہ نے انوشے کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا

"فضول بات نہیں کریں بتائیں پہلے اس بھنڈی کا کرنا کیا ہے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے شوپر معاوز کے سامنے کیا۔

"پہلے تو انہیں کتنا ہے اس شپ میں جس شپ میں آپ کھانا پسند کریں گی"

معاوز نے دوبارہ شوخیانہ انداز میں کہا

"اچھا ٹھیک ہے میں کچن میں جا کر انہیں کاٹ رہی ہوں آپ آرام کریں!"

انوشے کہتی ہوئی باہر کی طرف جانے لگی

"پتا تو ہے ناکس طرح کاٹتے ہیں"

معاوز نے پیچھے سے آواز دی۔

"ہاں آپ بے فکر رہیں!"

انوشے نے بنا مڑے ہی جواب دیا اور کچن کی طرف چلی گئی

"پتا نہیں کیا ہو گا آج!!"

معاوز دونوں ہاتھ لمبے کر کے بیڈ پر لیٹ گیا۔۔

"اگر اسنے بھنڈی کاٹتے کاٹتے اپنا ہاتھ کاٹ لیا تو۔۔۔؟"

یہ خیال آتے ہی معاوز فورن اٹھ بیٹھا اور گیٹ کے پاس کھڑا ہو کر کچن کی طرف دیکھنے لگا جہاں انوشے نے ساری

بھنڈیاں نکال کر ایک تھال میں ڈال لی تھی اور ادھر ادھر ہاتھ مار کر کچھ ڈھونڈ رہی تھی معاوز بڑے دھیان سے

انوشے کی تمام حرکات و سکنات کو نوٹ کر رہا تھا۔

"مل گئی"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے نیچے والے کبرڈ سے چھری نکال کر ہمکلامی کی، ہمکلامی کی آواز اتنی تھی کہ معاوڑ نے بھی با آسانی سن لی۔ انوشے نے ہتھیلی میں ایک بھنڈی رکھی اور الٹی چھری پکڑ کر بھنڈی پر چلانے ہی والی تھی کہ کچھ سوچ کر رک گئی۔

ادھر معاوڑ اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنسی روکنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔
"اگر میں ایسے کاٹوں گی تو ہاتھ بھی کٹ جائے گا میرا، یار ماما کیسے کاٹتی تھی کبھی دیکھا ہی نہیں! اب اگر یہ نہیں کٹی تو معاوڑ کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا۔"

انوشے سلیپ پر چھری کو آہستہ آہستہ مار رہی تھی تبھی اسکی نظر بھنڈی کے ساتھ پڑے ٹماٹر پر پڑی۔
"ارے ہاں جس طرح ٹماٹر کٹتے ہیں اسی طرح بھنڈی بھی کٹے گی۔"

یہ خیال آتے ہی اس نے برابر سے ایک پلیٹ اٹھائی اور اس پر بھنڈی رکھ کر چھری چلانے لگی، مگر چھری تو الٹی پکڑی ہوئی تھی ابھی بھی۔

"یہ کٹ کیوں نہیں رہی؟"

انوشے کہتی ہوئی تیز تیز چھری چلانے لگی بھنڈی کا ایک پیس بڑی مشکلوں سے کٹتے ہی اچھل کر دور جا کر اب کی بار معاوڑ ہنسی دباناسکا اور زور زور سے ہنستا ہوا باہر آیا۔

اس نے ہنستے ہوئے وہ کٹا ہوا پیس اٹھایا اور انگلوں کے سہارے پکڑ کر انوشے کے سامنے کیا۔

"تو یہ بنائی ہے تم نے بھنڈی۔"

معاوڑ ابھی ببری طرح ہنس رہا تھا۔

"شٹ آپ ورنہ یہی چھری مار دوں گی"

انوشے نے چھری اسکے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا لاؤ ادھر دکھاؤ تمہیں کاٹنا سکھاؤں"

معاوز نے اسکے ہاتھ سے چھری پکڑی

"دیکھو پہلے ایک کام کرو یہ ساری بھنڈیاں واپس شوپر میں ڈال دو"

"لیکن کیوں؟"

انوشے نے حیرانگی سے اسکے چہرے کی طرف دیکھا۔

"آپ ڈال دو وجہ بھی پتا لگ جائے گی!"

معاوز انوشے کی کاٹی ہوئی اس بھنڈی کو دھونے لگا۔

"اسکو تو پھینک ہی دو اب۔۔۔ بیکار ہو گئی ہے کیا اسے بھی ساتھ بناؤ گے اب؟"

انوشے بھنڈی شاپر میں ڈال رہی تھی

"انوشے یہ صاف جگہ پر گری تھی اور ویسے بھی پانی ہر چیز کو پاک کر دیتی ہے اور رزق کو فضول میں ضائع کرنے

سے برکت بھی اٹھ جاتی ہے"

معاوز نے انوشے کو سمجھایا۔

"اچھا ٹھیک ہے یہ ڈال دی ہیں میں نے ساری"

انوشے اپنے ہاتھ جھاڑتی ہوئی بولی

"اچھا اب تم وہاں سائیڈ پر جا کر کھڑی ہو جاؤ!"

معاوز نے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔

"مجھے بھگا رہے ہو؟"

انوشے نے معاوز کی آنکھوں میں جھانکا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"نہیں وہاں سے آپ ٹھیک سے دیکھ پاؤ گی"

"نہیں یہاں سے بھی ٹھیک دیکھ رہا ہے مجھے"

انوشے بھی اپنی ضد پر اڑی۔

"اچھا ذرا ساسائیڈ پر تو ہو جاؤ"

اب کی بار معاو ز نے تپ کر کہا جس پر انوشے ذرا ساسائیڈ میں کھسک گئی۔

معاو ز نے شاپر سے بھنڈی نکالی اسکی اوپر نیچے کی نوک کاٹ کر پلیٹ میں ڈالی اور اس کے باقی پیس کاٹ کاٹ کر تھالی میں ڈالتا رہا، معاو ز یہی عمل باقی بھنڈیوں کے ساتھ کرتا رہا اسکی رفتار اس چیز میں کافی تیز تھی۔ انوشے منہ کھول کر حیرت سے اسے تنکے جارہی تھی، جو کام انوشے کے لیئے پہاڑ توڑنے کے مترادف تھا وہی معاو ز منٹوں میں کر رہا تھا۔۔

"رکوا ب میں کاٹتی ہوں!"

جب تھوڑی سی بھنڈیاں رہ گئی تو انوشے نے اسے روکا

"جی ضرور"

معاو ز نے چھری اسکے ہاتھ میں تھمائی۔

انوشے نے دوبارہ چھری کو الٹا پکڑا اور بھنڈی اٹھانے لگی۔

"لڑکی یہ الٹی ساسائیڈ ہوتی ہے یہاں سے کاٹو!"

معاو ز نے سیدھی چھری پکڑائی۔

"اچھا اسی لیئے پہلے بھی نہیں کٹی مجھ سے"

انوشے سر ہلاتے ہوئے بولی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

.....

آخر کر جتنی بھنڈیاں معاوز نے پندرہ منٹ میں کاٹی تھی اسکی آدھی انوشے نے نے آدھے گھنٹے میں کاٹی مگر کاٹ ہی دی تھی اب وہ کس شپ میں تھی وہ تو بس معاوز ہی جانتا تھا۔

"اچھا اب کیا کرنا ہے!"

انوشے نے پوچھا

"اب انہیں کھانا ہے!"

معاوز مسکرایا

"ہیں؟ مگر یہ تو کچی ہیں ابھی!"

انوشے حیران ہوتے ہوئے بولی

"ہاں تو اب انہیں پکائیے نا!! آپ بھی فضول سوال کر رہی ہیں!"

"میں پکاؤں گی آپ صرف طریقہ بتائیں!"

انوشے دو ٹوک الفاظ میں بولی۔

"تمہیں کھانا کھانا بھی ہے کے نہیں؟"

معاوز نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔

"کیوں نہیں کھانا اتنی بھوک لگی ہوئی ہے!"

انوشے پیٹ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی۔

"تو آرام سے مجھے کھانا بناتے ہوئے دیکھو!"

معاوز سنجیدہ ہوا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"نہیں کھانا تو میں ہی بناؤں گی!"

انوشے نے بھی گویا ضد پکڑ لی۔

"ٹھیک ہے بنائے!"

معاوز نے چولہے کی طرف اشارہ کیا

"آپ طریقہ تو بتائیں!"

انوشے نے پوچھا

"آپ ایک پتیلی میں سب کچھ ڈال کر چولہے پر رکھ دیں خود بن جائے گا!"

معاوز ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو گیا

"سب کچھ کیا کیا؟"

انوشے نے معاوز کی آنکھوں میں دیکھا جو سامنے کی طرف دیکھ رہا تھا

"سب کچھ جو جو ڈالتا ہے!"

"اس گھر کی ساری چیزیں اٹھا کر ڈال دوں؟"

انوشے بھی اب تنگ آ گئی۔

"ڈال دو اگر ڈال سکتی ہو تو!"

معاوز نے اسی کے طرز میں جواب دیا

"معاوز سیریس بتاؤ!"

انوشے بھی اب سنجیدہ ہو گئی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"انوشے تم نے شاید آج تک کسی کو دیکھا بھی نہیں ہے بناتے ہو اس لیئے بہتر ہے ابھی کھڑی ہو کر مجھے دیکھلو

جب سکھ جاؤ گی تب بنالینا!"

"لو دیکھ لیا تمہیں بھی"

انوشے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے معاوز کو شوخیانہ انداز میں کہا

"میرا مطلب ہے کھانا بنتے ہوئے دیکھو!"

معاوز نے کہا

"اچھا چلو۔۔ ٹھیک ہے بناؤ آپ! میں دیکھتی ہوں!!"

انوشے نے معاوز کو جگہ دی

معاوز نے پتیلی میں تیل وغیرہ ڈال کر بھنڈی بنانا شروع کی، انوشے اسے بڑے دھیان سے دیکھتی رہی کافی ٹائم گزرنے گزرنے پر جب انوشے کھڑی کھڑی تھک گئی تو اکتاہٹ کے ساتھ معاوز کو کہنے لگی:

"کتنی دیر اور لگے گی؟"

"بس پانچ منٹ! تم جا کر بیٹھو بن جائے گی میں لے آؤنگا!"

معاوز انوشے کی اکتاہٹ کو بھانپتے ہوئے بولا

"نہیں آپ ایک کام کریں نیچے سے روٹیاں لے آئیں دوپہر میں ممدان میں بنا کر گئی تھی وہ رکھی ہیں میں دیکھ لیتی

ہوں جب تک یہ"

انوشے نے معاوز کے ہاتھ سے چچہ پکڑا

"اچھا ٹھیک ہے تم کچھ بھی کرنا مت میں ہلکی آنچ کر کے جا رہا ہوں خود بن جائے گی تھوڑی دیر میں"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز کہتا ہوا سرپٹ نیچے کی طرف لپکا وہاں سے روٹیاں لے کر اوپر کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ کچھ جلنے کی بو اسکی ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی۔

"لگتا ہے کچھ کر دیا اس لڑکی نے"

معاوز کہتا ہوا فورن اوپر پہنچا، پورے کچن میں جلنے کی بو کے ساتھ ساتھ دھواں بھی اٹھ رہا تھا اور انوشے کچن سے دور ہٹ کر منہ پر کپڑا رکھے کھانس رہی تھی۔۔

"کیا کر دیا تم نے؟"

معاوز بھی کھانستے ہوئے اسکے قریب پہنچا

"یار وہ بھنڈی شاید جل رہی تھی تو میں نے سوچا چولہا بند کر دوں مگر وہ بند ہونے کے بجائے اور تیز ہو گیا" انوشے نے کھانستے ہوئے بتایا

معاوز جلدی سے چولہا بند کر کے دیگچی میں جھانکا جہاں آدھی سے زیادہ بھنڈی تو جل کے کالی ہو چکی تھی۔ اور جو بچی تھی وہ بہت کم تھی۔ معاوز افسردگی سے نفی میں سر ہلانے لگا۔

"یہ لڑکی بھی نا!"

معاوز نے کہتے ہوئے جتنی ہو سکی بھنڈی پلیٹ میں نکالی اور انوشے کو کمرے میں چلنے کا اشارہ کر کے خود بھی کمرے کی طرف جانے لگا۔

"کچھ کر دیکھو کیسی بنی ہے!"

معاوز نے پلیٹ انوشے کی طرف بڑھائی۔

"پہلے آپ کچھ لیں!"

انوشے نے ہاتھ سے پلیٹ پیچھے کی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"او کے کوئی مسئلہ نہیں۔۔"

معاوز نے کہتے ہی لقمہ منہ میں ڈال لیا

"اچھا بنی ہے بس تھوڑی جلی جلی سی آرہی ہے"

معاوز نے لقمہ منہ میں چباتے ہوئے انوشے کی طرف دیکھا جو اسکے تاثرات دیکھنے کے لیئے منتظر تھی۔ معاوز کو

آرام سے کھاتا دیکھ کر انوشے نے بھی لقمہ توڑ کر منہ میں ڈالا مگر منہ میں رکھتے ہی وہ بری طرح کھانسنے لگی۔

معاوز نے اطمینان سے پانی کا گلاس اسکے سامنے کیا گو کہ وہ جانتا تھا کہ انوشے کا یہی ریکشن ہو گا۔

* یاریہ تو پوری ہی جل گئی ہے!"

انوشے نے پانی حلق سے اتارتے ہوئے کہا۔

"سب آپ کی مہربانی ہے!"

معاوز نے ایک اور لقمہ منہ میں ڈالا

"معاوز کیسے کھا رہے ہو آپ یہ تو کھانے کے لائق ہی نہیں ہے!"

انوشے منہ بناتے ہوئے بولی

* محنت لگی ہے ہم دونوں کی اس میں!"

معاوز ابھی بھی کھا رہا تھا معاوز کی دیکھا دیکھی اب انوشے بھی کھانے لگی۔

"بس تم یہ سوچ کر کھاؤ کہ یہ میں نے چولہے کے پاس گرمی میں کھڑے ہو کر بنوائی ہے میری بھی محنت ہے اس

میں پھر دیکھنا یہ جلی ہوئی بھی کتنی اچھی لگتی ہے تمہیں!"

معاوز کھاتے کھاتے بول رہا تھا۔

انوشے نے بس اثبات میں سر ہلایا اور چپ چاپ کھانے لگی۔۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"انوشے ایک بات کہوں براتو نہیں مانو گی؟"

معاوز نے کمرے میں چند لمحوں کے لیئے چھائے ہوئے سکوت کو توڑا۔

"ہن بولو!"

انوشے نے چھوٹا سا لقمہ منہ میں ڈالا

"تم جب باہر جاتی ہو تو حجاب کے ساتھ نقاب بھی کر لیا کرو۔"

معاوز انوشے کی آنکھوں میں جھانکا

"کیوں حجاب کافی نہیں ہوتا کیا۔ اور کم از کم میں یہ تو پہن لیتی ہوں ورنہ آج کل کون پہنتا ہے یہ سب اوپر سے اتنی گرمی بھی"

انوشے استہزایہ لہجے میں بولی

"انوشے تمہیں دوسری لڑکیوں کا حساب نہیں دینا بلکہ اپنا حساب دینا ہے۔۔ اور باقی کچھ لڑکیاں تو کپڑے بھی

آدھے آدھے پہنتی ہیں تو کیا مطلب ہے تم ان جیسی بنو گی؟"

معاوز سنجیدہ ہو کر بولا

"اللہ ناکرے معاوز کیسی باتیں کر رہے ہو میں ان کے جیسی کیوں بنو گی اور ویسے بھی میں کوشش تو کر ہی رہی ہوں

نا ایسا تو بالکل بھی نہیں ہے کے بغیر دوپٹے کے ہی باہر جاتی ہوں!"

انوشے ابھی بھی کھانا کھا رہی تھی

"ہاں انوشے مگر تم حجاب میں اور بھی زیادہ خوبصورت لگتی ہو! یاد ہے اس دن ایئر پورٹ پر جب جھگڑا ہوا تھا میں

نے اس لیئے کچھ نہیں کھا تھا کیوں کے غلطی دونوں طرف سے تھی۔۔"

معاوز سیدھا ہو کر بیٹھ گیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"مطلب آپ کیا کہنا چاہتے ہو میں وہاں کھڑی ہو کر اپنی ادائیں دکھا رہی تھی؟
انوشے بھی کھانا چھوڑ کر سیدھی ہو گئی۔

"انوشے تم میری بات کا غلط مطلب لے رہی ہو! اچھا ذرا کھڑی ہو جاؤ۔"

معاوز انوشے کو کھڑا ہونے کا کھ کر خود بھی کھڑا ہو گیا

"ہاں کیا ہوا"

انوشے نے کھڑی ہو کر پوچھا

"ذرا دیکھو اپنی ٹانگیں!"

معاوز انوشے کو بیڈ کے سامنے لگے شیشے کے پاس لے کر گیا

"کیا ہوا انہیں؟"

انوشے نے اپنی ٹانگوں کی طرف دیکھ کر پوچھا

"تمہارا پائے جاما اتنا چست ہوتا ہے کہ تمہارے پیروں کی فٹنگ تک دکھ رہی ہوتی ہے"

"کہنا کیا چاہتے ہو؟"

انوشے نے پیچھے مڑ کر معاوز کی طرف دیکھا

"انوشے اگر نقاب ناسہی ایک عبا یا ہی پہن لیا کرو۔ یہ ناز نخرے شوخیاں تم عبا یا پہن کر بھی کر سکتی ہو۔ ضروری تو

نہیں ہے نا کہ دوسروں کی غلیظ نظروں سے خود کو آلودہ کیا جائے۔ اپنے آپ کو اتنا بلند بنا لو کہ مرد کی نگاہ تمہیں

دیکھتے ہی جھک جائے۔"

معاوز انوشے کو سمجھانے کے انداز میں بول رہا تھا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"معاوز مرد کی نگاہ ہمیشہ بری ہی رہتی ہے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم عباے میں ہوں یا جینز میں۔ وہ اپنی گندی نظریں جھکانا کبھی نہیں چھوڑتا"

انوشے بھی اپنی بات واضح کرنا چاہ رہی تھی

"آپنے بابا کے بارے میں کیا خیال ہے؟ وہ بھی تو مرد ہے نا؟ اور میں بھی تو ایک مرد ہی ہوں یہاں میں اور تم اکیلے ہیں کیا میرے بارے میں بھی یہی خیالات ہیں آپ کے؟"

معاوز نے ائیر واچ کا کرپو چھا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔"

"میں بتاتا ہوں کیسی بات ہے!"

معاوز نے انوشے کی بات کاٹی۔

اصل میں ہمارا ہاں بس یہی سوچتے ہیں کہ سب مرد ایک جیسے ہیں اور سب عورتیں ایک جیسی ہیں۔۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا ہر انسان کو اس طرح سے تخلیق کیا گیا ہے کہ وہ ہر دوسرے انسان سے مختلف ہوتا یہاں تک کہ بہن بھائیوں میں بھی ہوتا کہ کوئی غصے کا تیز تو کوئی خوش اخلاق اور سب سے بڑی بات حضرت آدم (علیہ السلام) کی اولاد میں بھی یہی تھا وہ ہابیل اور قابیل کا قصہ تو سنا ہو گا تم نے کہ قابیل کتنا سخت مزاج تھا اور کس طرح اس نے قتل کیا تھا"

معاوز بات ختم کر کے انوشے کی چہرے کی طرف دیکھنے لگا وہ اثبات میں سر ہلارہی تھی۔

"انوشے اسی طرح سب مرد برے نہیں ہوتے اور اگر اللہ نے قرآن میں انکو نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے تو جو مرد نظریں نہیں جھکتے ان سے انکا حساب لیا جائے گا اور اللہ تم سے تمہارا حساب لے گا اور یہ پردہ وغیرہ سب نقصان سے بچانے کے لیے ہیں خسارے کے لیے نہیں"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز اپنی بات ختم کر کے چھپ ہو گیا اور انوشے کی طرف دیکھا وہ کسی گھری سوچ میں مبتلا تھی۔
"کیا سوچ رہی ہو؟"

معاوز نے اسکی خاموشی سے عاجز آ کر پوچھا

"یہ پردہ عورتوں کے لیئے ہی کیوں ہے؟ مرد کے لیئے کیوں نہیں!"

انوشے نے بڑا عجیب سا سوال کیا تھا اسے خود معلوم نہیں تھی کہ اس نے یہ سوال کیوں کیا مگر معاوز اب بھی مطمئن تھا۔

"انوشے پتا ہے اللہ نے عورتوں میں ایک عجیب سے کشش رکھی ہے۔ صرف مرد ہی عورت کی طرف نہ کھینچتا بلکہ عورت بھی عورت کی طرف attract کرتی ہے اب دیکھو ایک مثال لیتے ہیں کوئی عورت بازار میں ہے اگر اس کا ذرا سا بھی جسم واضح ہوتا ہے تو صرف ایک دو مرد ہی نہیں بلکہ پورے کے پورے بازار والے اچک اچک کر دیکھیں گے اور اگر کوئی مرد صرف اور صرف اپنا سطر چھپا کر برہنہ کھڑا ہو جائے تو لوگ اسے پاگل بیگانہ سمجھیں گے کوئی دھیان ہی نہیں دے گا اس لیے جب اللہ نے عورتوں نے میں اتنی کشش رکھی ہے تو پردے کا حکم بھی دیا ہے کہ وہ محفوظ رہ سکے عجیب عجیب مردوں سے مطلب کے قابیل جیسے مردوں سے۔۔۔"

معاوز نے بات ختم کرتے ہی بوتل سے پانی نکال کر گلاس میں انڈیلا۔

"اچھا یہ پردے کا سہی طریقہ کونسا ہوتا ہے پھر؟"

انوشے نے پوچھا

"تین درجے ہوتے ہیں۔۔۔"

سب سے پہلا وہ والا پردہ جس میں آنکھ بھی نظر نہیں آتی اور جو عورت یہ پردہ کرتی ہے وہ اپنی آواز تک کسی نامحرم کو نہیں سناتی اسے شرعی پردہ کہتے ہیں۔۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اسکے بعد وہ ہے جس میں ضرورت کے وقت وہ بات کر لیتی ہے، اور اجازت بھی ہے اسلام میں، اس میں آنکھوں کا پردہ نہیں ہوتا۔

اس کے بعد سب سے نچلا درجہ آتا ہے جس میں صرف سطر کو چھپایا جاتا ہے جیسے کے حجاب۔۔۔

ساری بات تقویٰ کی ہوتی ہے!"

معاویہ نے بات ختم کرتے ہی پانی کا گلاس ہونٹوں سے لگایا اور انوشے کے چہرے پر نگاہ بھی دوڑائی جہاں اب بھی انگنت سوال تھے۔

"لیکن معاویہ اللہ تو اپنے بندوں سے بہت پیار کرتے ہیں وہ تو غفور و رحیم ہے وہ معاف کر دیتا ہے"

"تو آپ معافی چاہتی ہیں یہ اللہ کے خاص بندوں میں شمار ہونا چاہتی ہیں"

"کیا مطلب؟"

انوشے نے تھوڑا عجیب سا محسوس کیا۔

"اللہ پاک اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے بے شک وہ غفور و رحیم ہے وہ ہر حال میں معاف کر دیگا، ایک ماں بھی تو اپنے بچے کی تمام تر غلطیوں کو معاف کر دیتی ہے اور وہ رب تو اس ماں سے بھی ستر گنا زیادہ پیار کرتا ہے اگر ہم غلطی کریں گے اسکے حضور توبہ کریں گے تو یقیناً وہ معاف کر دیگا، مگر میں چاہتا ہوں تمہارا شمار ان خاص بندوں میں ہو جن کا ذکر اللہ پاک اپنے فرشتوں سے کرتے ہیں، معافی نہیں تمہیں خدا کے خاص بندوں میں شمار ہونا ہے۔ ہونا ہے نا؟؟"

معاویہ نے اپنی نگاہیں انوشے کے چہرے پر حائل کرتے ہوئے پوچھا انوشے نے بس اثبات میں سر ہلایا اور گم سم سے معاویہ کی باتوں پر غور کرنے لگی، انوشے کو یوں گم سم دیکھ کر معاویہ کھڑا ہو گیا۔

"کدھر جا رہے ہو؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے چہرہ اوپر کر کے پوچھا

"عشاء کا وقت نکل رہا ہے وہی پڑھنے جا رہا ہوں!"

معاوز نے بتایا

"اچھا ہاں مجھے بھی پڑھنی ہے یار!"

انوشے اکتاہٹ کے ساتھ کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی

"کیا ہو گیا اتنی بیزاری سے کیوں بول رہی ہو؟ کیا نماز میں سکون نہیں ملتا؟"

"ہاں معاوز نماز تو ساری پڑھتی ہوں مگر لیگ کہتے ہیں کہ نماز سے انہیں سکون ملتا ہے مجھے وہ سکون میسر نہیں ہوتا"

انوشے اب بھی اکتاہٹ کے ساتھ بول رہی تھی

"تمہیں سچ میں سکون نہیں ملتا؟"

معاوز نے اپنا سوال دہرایا انوشے نے نفی میں گردن ہلا دی

"اور تم پھر بھی نماز پڑھتی ہو؟"

معاوز حیران ہوتے ہوئے بولا

"ہاں کبھی کبھی تہجد بھی پڑھ لیتی ہوں"

انوشے نے اطمینان سے جواب دیا۔

"انوشے تمہیں پتا ہے تم بہت خوشنصیب ہو ہم جیسے بے سکونے لوگ تو سکون کے لیئے نماز پڑھتے ہیں اور تم، تم تو

صرف اور صرف اللہ کے لیے نماز پڑھتی ہو"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز خلاوں میں گھورتا ہوا بولا۔ جب کے انوشے معاوز کا جواب سن کر ایک دم ساکت ہو گئی وہ خالی خالی نظروں سے معاوز کو گھور رہی تھی۔۔

"عبادت کرنے سے ثواب نہیں ملتا انوشے، عبادت تو فرشتے بھی کرتے ہیں اور ہم سے بہتر کرتے ہیں۔۔

ثواب ملتا ہے اپنے سارے پسندیدہ کام چھوڑ کر خود کو عبادت کرنے کے لیے آمادہ کرنے پر۔۔ اور آپ تو اللہ صرف اور صرف اللہ کے لیے اپنی عبادت خاص رکھتی ہو۔۔ یقیناً بہت کمال کرتی ہو!!

معاوز بات ختم کرتے ہی واشر دم کی طرف چلا گیا اور انوشے بھی بوجھل قدموں سے نیچے کی طرف بڑھنے لگی۔۔ درحقیقت ہمیں کسی ایسے کی ضرورت نہیں ہوتی جو ہمارا ادھورا پن ختم کر دے، ہمیں مکمل کر دے، ضرورت تو بس کسی ایسے کی ہوتی ہے جو ہماری تمام تر صلاحیتوں کو جگہ کر ہماری ہی نظر میں ہمارا مقام، ہماری حقیقت واضح کر سکے۔ انوشے وضو کرتے کرتے بھی معاوز کی ایک بات پر غور کر رہی تھی، یہ کیسا شخص تھا اسکی تمام تر خامیوں کو خوبیوں میں بدل رہا تھا، وہ بات جو آج تک انوشے سمجھتی تھی کے خامی ہے کیسے پل بھر میں معاوز نے اسکی خوبی بنادیا تھا، کس طرح معاوز اسکی حفاظت کے لیے پریشاں تھا، انوشے نے یہی سب سوچتے سوچتے جائے نماز بچھائی اور نماز پڑھنے کے لیے کھڑی ہو گئی آج جو لطف اسے نماز پڑھنے میں آیا وہ آج سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا اس نے اپنے اندر سکوں کی لہر اٹھتی ہوئی محسوس کی اور آج اسے ضرورت سے زیادہ ہی لمبی نماز پڑھی نماز کے بعد معاوز اور اپنے لیے دل کی گہرائیوں سے دعا کی اور سونے کے لیے بستر پر لیٹ گئی۔۔۔۔۔

"رات کو کھانا کھالیا تھا تم لوگوں نے؟"

مسز جنید نے ناشتے کی میز پر سب کو مخاطب کیا

"جی ماما آپ نے باہر سے منگو الیا تھا"

انا بیہ نے مسز جنید کی طرف دیکھا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"مگر ماما میں نے اور معاوز نے اپنا خود بنایا تھا"

انوشے نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا

"تم نے بنایا تھا؟"

جنید صاحب نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا

"پورا بتاؤ نا کے جلا ہوا بنایا تھا"

معاوز نے کہا

"ہاں تو کیا ہوا بنایا تو ہم نے اپنی محنت سے تھا نا"

انوشے نے معاوز کی طرف دیکھا

"سچ میں انوشے نے بنایا تھا؟"

اس بار مسز جنید نے پوچھا شاید انہیں بھی یقین نہیں ہو رہا تھا

"چلو بنایا تو سہی ورنہ ہمیں لگتا تھا کہ یہ تو بچن کا کام ہی نہیں کر سکتی!"

جنید صاحب کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے مگر صرف معاوز جانتا تھا انوشے نے صرف بھنڈی جلائی ہی تھی بنایا کچھ نہیں تھا۔

.....

"کل ہمیں ماہین کے گھر جانا ہے!"

انوشے نے رات کو کھانے سے فارغ ہو کر بستر پر لیٹتے ہی معاوز کے نمبر پر میسج بھیجا۔

"ہن پتا ہے اس کی برتھ ڈے ہے نا؟"

معاوز نے بھی میسج پر ہی جواب دیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جی مگر ایک اور خاص دن بھی ہے کل!"

"وہ کیا؟؟"

"کل سنڈے ہے!"

"تو وہ تو ہر ہفتے آتا ہے!"

"میں نے آپ کو کہا تھا کہ سنڈے کو مجھے میرا جواب چاہیے"

انوشے نے غصے والی ایمو جی کے ساتھ میسج بھیجا

"اچھا!!"

معاوز انوشے کا میسج پڑھ کر اٹھ کے بیٹھ گیا اور کچھ سوچنے کے بعد مختصر سا میسج بھیجا وہ اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ کیا جواب دے۔

"ہاں اور کل جواب چاہیے مجھے ہاں یہ نہیں!!"

"ہم ٹھیک!!"

"اور کل میرے ساتھ ہی جائیگے نا؟"

انوشے نے میسج پر پوچھا

"جیسے آپ کی مرضی!"

معاوز نے جلدی میسج ٹائپ کیا

"ٹھیک ہے کل ملتے ہیں میں نماز پڑھ رہی ہوں!"

انوشے نے لکھ کر موبائل بند کر دیا اور اٹھ کر واشروم کی طرف چلی گئی۔

معاوز نے بھی اسکا میسج پڑھ کر موبائل سائیڈ پر رکھا اور گہری سوچوں میں مبتلا ہو گیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کیا جواب دوں گا اسے، منع میں کرنا نہیں چاہتا اور ہاں مجھ سے نکلے گا نہیں!"
اسی کشمکش میں لیٹے لیٹے اسے نیند آگئی۔

.....

"مماوہ آج میرا وائٹ والا ڈریس پر ایس کرواد بیچی گا!"
انوشے نے کچن میں پہنچ کر مسز جنید کو مخاطب کیا جہاں وہ شاید کھانا ہی بنا رہی تھیں۔
"ہاں نا بتایا تو تھا آپ کو ماہین کی برتھڈے ہے آج۔"
انوشے نے کہا

"اچھا ہاں گفت لے لیا اسکا؟"
مسز جنید نے پوچھا

"جی وہ تو کب کالے لیا میں نے۔۔"

"ٹھیک ہے میں کرواتی ہوں ابھی پر ایس!"
مسز جنید پھیلی میں چچہ گھماتے ہوئے بولی۔

"ہاں ٹھیک ہے آپ اپنا پرانا والا عبا یا بھی دے دیجیے گا وہی پہن کے جاؤنگی!"
انوشے کہتی ہوئی مڑ گئی

"عبا یا پہن کر جاؤنگی؟"

مسز جنید نے اس کے الفاظ دہرائے۔

"جی ممّا!"

انوشے نے پلٹ کر مختصر سا جواب دیا اور واپس مڑ گئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا!"

مسز جنید نے حیران ہوتے ہوئے کہا اور انوشے کے جاتے ہی دوبارہ کام میں لگ گئیں۔۔

.....

"کیا پہنوں اب ان میں سے۔۔ کچھ سمجھ ہی نہیں آرہا!"

معاوز نے بیڈ پر اپنے چار سے پانچ جوڑے پھیلائے ہوئے تھے اس کے لیئے ان میں سے کوئی ایک جوڑا طے کر پانا بہت مشکل ہو رہا تھا۔

"ایک کام کرتا ہوں امی سے پوچھ لیتا ہوں!"

اس خیال کے آتے ہی وہ فورن موبائل اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"السلام علیکم بیٹا!"

معاوز کے ابو نے فون اٹھاتے ہی سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! کیسے ہیں ابو آپ؟"

معاوز نے سلام کا جواب دینے کے بعد خیر خواہی کا پوچھا۔

"میں بھی ٹھیک ہوں بالکل۔۔ امی کہاں ہے؟"

معاوز نے اپنی امی کا پوچھا

"یہ رہی لو بات کر لو!"

معاوز کے ابو نے معاوز کی امی کو فون پکڑ لیا۔

"السلام علیکم امی!"

معاوز نے سلام کیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"وعلیکم السلام بیٹا۔ کیا حال ہیں!"

"میں بالکل ٹھیک آپ بتائیں۔"

"میں بھی ٹھیک ہوں سب بالکل ٹھیک ہیں۔"

"اچھا امی ایک کام تھا!"

معاوز مدعے پر آیا

"ہن بولو بیٹا!"

"امی مجھے دوست کی برتھڈے پر جانا ہے تو سمجھ نہیں آرہا کیا پہنوں؟ آپ بتادیں!"

"احمد کی برتھڈے ہے؟"

معاوز کی امی نے پوچھا

نہیں نہیں کسی اور کی ہے!

"اچھا ایک کام کرو وہ وائٹ والا پہن لو جو فاطمہ کی برتھڈے پر پہنا تھا۔"

"وہ۔۔ اچھا ٹھیک ہے۔!"

معاوز نے بیڈ پر پڑے جوڑوں میں سے وائٹ والے پر نگاہیں جمائیں۔

کب تک جانا ہے؟

معاوز کی امی نے پوچھا

"بس ابھی تھوڑی دیر میں نکلنا ہے۔۔ تیار ہونے جہ رہا ہوں۔"

"چلو ٹھیک ہے پھر تم تیار ہو جاؤ بعد میں کرینگے بات۔۔ اپنا خیال رکھنا"

معاوز کی امی نے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ٹھیک ہے امی اللہ حافظ۔۔ فاطمہ کو پیار دینا!"

معاوز نے کہتے ہی فون سائیڈ پر رکھا اور وائٹ والا ڈریس اٹھا کر باقی کپڑے سمیٹنے لگا۔

.....

"انوشے تم لوگ کھانا کھا کر جاؤ گے؟"

مسز جنید نے انوشے کے کمرے کے گیٹ پر کھڑے ہو کر پوچھا۔

"نہیں ماما آکر کھائینگے"

انوشے جو شیشے کے سامنے کھڑی اپنے بال بنا رہی تھی ماما کی آواز پر یک دم پیچھے مڑی۔

"اچھا ٹھیک ہے!"

مسز جنید کہتی ہوئی مڑی تھی کہ انوشے نے انہیں روکا

"مما حنین کو بھیج کر معاوز کو بلوادیں جلدی سے بس میں بھی ریڈی ہو ہی گئی ہوں!"

"اچھا میں کہتی ہوں حنین کو!"

مسز جنید کہتی ہوئی چلی گئی، ان کے جانے کے بعد انوشے جلدی جلدی بال بنانے لگی، بال بنا کر بیڈ پر رکھا عبا یا پہنا

اور پھر الماری سے اسکارف نکال کر پہننے لگی۔۔ اس نے تریکون شپ کا وائٹ اسکارف سر پر لے کر گلے کی سائیڈ

سے پن اپ کیا اور اس کا ایک کونہ پکڑ کر گال کے ایک سائیڈ پر اسکارف کے اندر اڑا کر اسے اٹیچ کر کے ایسے ہی

چھوڑ دیا اور باہر نکل آئی۔

"مما یہ معاوز آیا کے نہیں؟"

انوشے نے ہال میں آکر تقریباً چلا تے ہوئے پوچھا

"ہاں آگیا میں۔"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز ہاتھ کی گھڑی ٹھیک کرتا ہوا سامنے سے آرہا تھا اس نے بھی سفید کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی، اسے اس طرح اپنی طرف بڑھتا ہوا دیکھ کر انوشے مسکرائی۔

"ارے واہ وائٹ پہنا ہے۔۔ سیم سیم!"

انوشے ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے بولی۔

"میں بھی آہی رہا۔۔"

معاوز نے گھڑی پہن کر انوشے کی طرف نظریں اٹھائیں۔ وہ دم بخود سا ہو کر اپنی بات ادھوری چھوڑ کر انوشے کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا"

انوشے نے معاوز کو اس طرح اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اسکی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی۔

"وہ۔۔ وہ۔۔ اچھی لگ رہی ہو عبائے میں!"

معاوز نے نظریں چرائیں

"میں کب اچھی نہیں لگتی معاوز صاحب!"

انوشے نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

معاوز کو اس وقت انوشے کسی معصوم بچے کی طرح لگ رہی تھی اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ انوشے کے چہرے پر بے جہ معصومیت پنہا تھی وہ مبہوت سا ہو کر انوشے کو دیکھ رہا تھا تبھی انوشے نے کھانس کر اسکو خیالوں کی دنیا سے باہر نکالا۔

"چلیں؟"

انوشے نے آنکھیں بڑی کر کے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہممم"

مختصر سا جواب دے کر وہ آگے کی طرف بڑھا

"ایک منٹ"

انوشے نے کھ کر اپنے گال کے کونے سے لگتا ہوا اسکارف کا کونہ پکڑ کر ناک کے اوپر سے ڈھانپتی ہوئی دوسری طرف لگا کر پن اپ کیا اور برابر صوفے پر پڑے بیگ کو اٹھایا۔

"جی چلو اب"

انوشے نے کہا

"تمہاری آنکھیں بہت پیاری ہیں انوشے!"

معاوز نے بلا جھجک کھ ڈالا شاید وہ اپنے آپ کو روک بھی ناسکا ہو!

"مما ہم جارہے ہیں!"

انوشے نے معاوز کی بات پر مسکراہٹ دبائی اور مسز جنید کو آواز لگانے لگی جو شاید کمرے میں تھی۔
کب تک آؤ گے؟

مسز جنید کمرے سے نکل کر ہال میں پہنچی۔

"آجائینگے شام تک فکر مت کریں معاوز ساتھ ہے!"

"اچھا ڈرائیور تو گیا ہوا ہے تمہارے بابا کو لے کر! جاؤ گے کیسے؟"

مسز جنید نے پوچھا

"معاوز کی بائیک ہے نا!"

انوشے نے اطمینان سے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بائیک پر؟"

معاوز نے حیرانگی سے انوشے کی طرف دیکھا جہاں دو مسکراتی ہوئی آنکھیں اسے ہی دیکھ رہی تھیں۔۔

"جی تو؟"

انوشے نے کہا

"ہم رکشے میں چل لینگے"

معاوز نے کہا

"نہیں بائیک پر ہی جائینگے!"

انوشے نے گویا حکم سنایا

"تم لوگوں کو دیر نہیں ہو رہی اب؟"

مسز جنید انکو بحث کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی

"ہاں چلو جلدی رکشا کرواتے ہیں!"

معاوز کہتا ہوا باہر جانے لگا۔

"معاوز رکو!"

انوشے نے اپنے نقاب ہٹایا

"ہن!"

معاوز نے مڑتے ہی پوچھا

"ہم بائیک پر جائینگے"

انوشے نے سنجیدگی سے کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بیٹا چلی جاؤ نار کشا میں!"

مسز جنید نے بھی معاوز کی حمایت لی

"مما میں رکشے میں جاتی ہوئی اچھی لگو گی؟"

انوشے نے مسز جنید کی طرف دیکھا جبکہ انوشے کی بات سن کے معاوز دھیرے سے ہنسا۔

"چلنا ہے یہ نہیں؟"

اب کی بار انوشے نے معاوز کی طرف دیکھا

"یار کیا اینڈ مو قے پر پھوپھو والے کام کر رہی ہو!"

"چل رہے ہو؟"

انوشے نے پوچھا

"اور کوئی راستہ چھوڑا ہے آپ نے!"

معاوز نے کہتے ہوئے ہاتھ سے باہر کی جانب اشارہ کیا، انوشے نقاب لگا کر اللہ حافظ کرتی ہوئی باہر نکل آئی۔

.....

"معاوز ایک بات پوچھوں؟"

انوشے پیچھے بایک کا اسٹینڈ پکڑ کر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ معاوز بایک چلا رہا تھا

"جی!"

معاوز نے مختصر کہا

"آپ کو یہ اتنی اسلاک نانج کیسے ہے؟"

انوشے نے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یہ کوئی وقت ہے ایسی بات پوچھنے کا؟"

"اب بات کرنے کے لیئے بھی وقت دیکھنا پڑے گا"

"انوشے آج کل پتا ہے کیا مسئلہ ہے لوگ اپنے بچوں کو قرآن پڑھانے کے لیئے مدرسہ نہیں بھیجتے بلکہ گھر پی سی کسی قاری صاحب کو بلواتے ہیں یقیناً آپ نے بھی کسی قاری صاحب سے سی پڑھا ہو گا"

معاوز کو معلوم تھا انوشے ماننے والی تو ہے نہیں اس لیے اسنے بھی بتانے کا ارادہ کر لیا

"ہاں تو؟"

انوشے نے کہا

"وہ جو گھر میں پڑھانے آتے وہ صرف قرآن پڑھا کر جاتے ہیں باقی اسلامی معلومات نہیں دیتے جبکہ ایک مدارس میں دو گھنٹے کی کلاس میں بہت کچھ سکھایا جاتا ہے"

معاوز بانیگ پر ہونے کے سبب تھوڑی اونچی آواز میں بول رہا تھا۔

"لیکن میں نے اکثر سنا ہے کہ مدرسہ میں سختی ہوتی ہے بہت!"

انوشے کچھ سوچتے ہوئے بولی

"ہاں لیکن اب پابندی لگ گئی ہے سارے مدارس میں بچوں کو مارنے پر، اور سب سے بڑی بات والدین کا معیار اچھا ہونا چاہیے، انکو چاہیے جس طرح اسکول لگاتے وقت اچھے سے معلومات لیتے ہیں کہ پڑھائی کیسی ہے وغیرہ وغیرہ اسی طرح مدارس کی بھی تحقیقات کر لیں تو ایسے معاملات سامنے نائیں، اور انوشے تمہیں پتا نہیں ہے کتنے

بڑے بڑے مدارس ہیں ہمارے پاکستان میں اور وہاں کے استاد بھی دوستانہ رویہ رکھتے ہیں"

انوشے نے معاوز کی بات سن کے اثبات میں گردن ہلا دی۔۔ تھوڑی سی دیر میں وہ ماہین کے گھر بھی پہنچ گئے،

"السلام علیکم میری برتھڈے گرل!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے سائیڈ سے پن نکال کر اپنے بیگ میں لگائی اور ماہین کے گلے لگ گئی، ماہین نے لائٹ پنک کلر کی فراق زیب تن کی ہوئی تھی اور ساتھ ہی گلے میں برتھڈے گرل کا سلیش بھی ڈالا ہوا تھا۔

"وعلیکم السلام انوشے!! اور یہ عبایا؟؟؟"

ماہین نے انوشے کو خود سے علیحدہ کر کے اوپر سے نیچے تک گھورا۔

"ہاں اب یہ نیک انسان بن گئی ہے نا!"

معاوض نے پیچھے سے آکر کہا

"ارے واہ ہم سے نہیں ملو گی؟"

عمیر بھی کہیں سے نکل کر انکے سامنے آیا

"اسکو بھی بلایا ہے تم نے"

انوشے نے ماہین کو گھورا

"کیا مطلب اسکو بھی بلایا ہے؟ منع ہے کیا ہمارا آنا؟"

عمیر انوشے کے قریب آیا، انوشے نے حقارت سے منہ پھیر لیا۔

"ماہین ذرا اندر تو آؤ ایک منٹ!"

ماہین کی بھی ہم عمر لڑکی نے آکر اسے مخاطب کیا

"ہاں میں آتی ہوں تم چلو!"

ماہین نے اسے واپس بھیجا

"یہ تم نے عبایا کب سے شروع کر دیا؟ پہلے ہی تمہارا سو کو لڈ حجاب عجیب لگتا تھا"

عمیر نے انوشے کے عبائے پر طنز کیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے نبی نے اس عبائے کو عزت محفوظ کرنے کا زریعہ بتایا تھا اور اللہ پاک نے آیتیں بھی اتاریں تھیں اسے سو کو لڈکھ کر اپنا ظرف مت دیکھائیے"

اب کی بار معاویہ آگے ہو کر بولا

"اچھا بس زیادہ لیکچر دینے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں! میں نے تم سے رائے مانگی نہیں تھی"

* ارے یار تم لوگ لڑو مت اب چلو اندر.. اور انوشے تم میرے کمرے میں جا کر عبا یا اتار لو"

ماہین نے معاملے کو سنبھالا

انوشے نے اثبات میں گردن ہلائی اور بیگ اٹھا کر ماہین کے کمرے کی طرف چل دی۔۔

"ہاں ماہین یہ کیک کب کاٹنے کا ارادہ ہے یار!"

ایک لڑکی جو غبارے پھلانے میں مشغول تھی ماہین کو کمرے میں آتا دیکھ کر بولی

"ہاں ہاں کاٹ لنگی بس یہ انوشے آجائے"

ماہین صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھی

"ہاں عمیر بھائی جب تک آپ ہی سنا دیں کچھ!"

ماہین کی دوستوں میں سے کسی ایک نے عمیر کو مخاطب کیا

"میں؟؟؟"

عمیر نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا

"جی بالکل آپ ہی!"

اسی لڑکی نے دوبارہ کہا

"اچھا ٹھیک ہے سناتا ہوں کچھ"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

عمیر سر پر ہاتھ کے کچھ سوچنے لگا

"ویسے ماہین یہ ایک اور ہینڈ سم سا بندہ کون ہے؟"

اسی لڑکی نے معاذ کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

"یہ انوشے کا کوئی ریلیٹو ہے"

ابھی ماہین نے کہا ہی تھا کہ انوشے کے کمرے میں آگئی، انوشے وائٹ کلر کی فراق میں نفاست سے حجاب کئے ہوئے کوئی حور لگ رہی تھی۔۔

تیری آنکھیں گرم مصالحہ، ہوا تیز ہے دیکھ کے دوسروں کی آنکھ میں ناچلا جائے مصالحہ۔۔

عمیر نے انوشے کے آتے ہی تیز آواز میں عجیب سا شعر پڑھا، سب ہی انوشے کو گھور کر دیکھ رہے تھے، عمیر کے اس عجیب سے شعر پر سب قہقہہ لگا کے ہنس پڑے۔۔ معاذ نے بھی انوشے کو دیکھا اور بے اختیار مسکرا دیا۔۔

"اچھا نہیں تھا بلکل بھی!"

انوشے اندر آتے ہوئے بولی۔۔

"ارے واہ برتھڈے میری ہے اور پر نسیس تم لگ رہی ہو!"

ماہین اٹھ کر انوشے کے قریب گئی۔ انوشے ماہین کی بات کو انور کر کے چاروں طرف دیکھنے لگی۔۔ جہاں لڑکوں میں معاذ اور عمیر کے علاوہ ماہین کا ایک کزن تھا جو کسی لڑکی کے ساتھ محو گفتگو تھا۔ اس کے علاوہ باقی ایک دو ماہین کی کزن اور زیادہ تر ماہین اور انوشے کی کلاس فیلو تھی۔۔

"چلو کیک کا ٹلو اب بہت بھوک لگی ہے فری میں شعر سن لیا"

عمیر نے بزاریت سے کہا۔۔

"ابھی نہیں پہلے ایک کام کرنا ہے!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے کہتی ہوئی معاوز کے پاس گئی۔۔

"جی تو میرا جواب"

انوشے نے معاوز سے دو قدم دور کھڑے ہو کر پوچھا۔

"انوشے ابھی سب ہیں!"

معاوز سرگوشی بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے کم آن معاوز بھائی یہاں سب اپنے ہی ہیں! شرمیں نہیں"

ماہین نے وہیں بیٹھے بیٹھے چلاتے ہوئے کہا جس پر عمیر نے اسے گھور کر دیکھا

"میں نا سمجھوں پھر؟"

انوشے سنجیدگی سے بولی

"ارے انوشے اسے نہیں ہو گا کہا تھا نا میں نے"

عمیر نے پیچھے سے آواز لگائی، عمیر کی بات سن کر انوشے نے پہلے معاوز کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر غصے میں

پیچھے مڑی، معاوز کو لگا شاید ناراض ہو کر جا رہی ہے وہ جانتا تھا اگر یہ اب روٹھ گئی تو منانا بہت مشکل ہو گا اس نے

انوشے کا ہاتھ پکڑا، انوشے نے لمحے بھر کو پیچھے مڑ کر معاوز کی طرف دیکھا، وہ کا جل سے بے نیاز بڑی بڑی

آنکھیں،، معاوز مبہوت سا ہو کر اسے دیکھنے لگا پھر یک دم بول پڑا:

"نیل نیلی آنکھیں پر دے میں بند ہیں!"

میں کیا کروں مجھے تو بہت پسند ہے۔۔"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے اس کا یہ عجیب سا شعر سن کر پہلے تو چونک پڑی پھر زور سے کھکھلا کے ہنسنے لگی۔۔ جب کے باقی کے لوگ طرح طرح کی آوازیں نکلنے لگے اور عمیر غصے میں وہاں سے نکل آیا، کسی نے اسے روکنے کی کوشش بھی نہیں کی کیونکہ سب جانتے تھے اس کا غصہ۔۔

"پسند ہوں یہ محبت ہے"

انوشے نے عمیر کے جاتے ہی اپنی ہنسی روکی۔۔

"جو آپ سمجھیں!!"

معاوز نے آس پاس نگاہ دوڑائی۔

"ٹھیک سے جواب دیں!"

انوشے سنجیدی سے بولی

"کیا جواب چاہیے آپ کو؟"

معاوز نے پوچھا

"کیا آپ میرے محترم زوج بننا پسند کریں گے؟"

انوشے بڑی اپنائیت سے بولی۔

"آپ میری زوجہ بننا پسند کریں گی؟"

معاوز نے جواب دینے کا بجائے الٹا سوال کر دیا۔

"کیوں نہیں کروں گی"

انوشے اسی کے انداز میں بولی

"ٹھیک ہے پھر ہم زوجین ضرور بنیں گے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے مسکراہٹ دبائی۔

"آپ کو تو اظہار کرنا بھی نہیں آتا ٹھیک سے"

انوشے اسکی گھبراہٹ کو بھانپتے ہوئے بولی۔

"اچھا بس زوجہ،، زوجین تم لوگ کا چلتا رہے گا یہ، ہم کیک کاٹ لیں؟"

ماہین کھڑی ہو کر انکے پاس آئی۔

"جی بلکل برتھڈے گرل!!"

انوشے ہنستی ہوئی اسکے ساتھ چل پڑی۔

.....

"یہ کیا سمجھتے ہیں اتنی آسانی سے ہونے دوں گا انکی شادی؟ نہیں کبھی نہیں!"

عمیر غصے میں تیز تیز گاڑی چلا رہا تھا۔

"لیکن میں کروں بھی تو کیا؟"

اب کی بار اسنے گاڑی روک کے سٹیرنگ پر ہاتھ مارا۔

* معاوز۔۔ معاوز کو بھی سمجھانا ہو گا اور اچھے سے سمجھانا ہو گا!"

عمیر نے سامنے کی طرف دیکھا اس کی گہری کالی آنکھوں میں عجیب سی چمک تھی اس نے دوبارہ گاڑی سٹارٹ کی

اور طنزیہ مسکراتا ہوا سٹیرنگ گھما دیا!!

.....

"معاوز پیچھے کی طرف سے نکال لو بانیک!"

انوشے نے واپسی پر معاوز کو بانیک موڑنے کا کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یار وہاں سے لمبا ہو جائے گا راستہ"

معاوز نے پیچھے مڑے بنا ہی جواب دیا

"ہاں پتا ہے مجھے مگر وہاں ایک پارک ہے ادھر جانا ہے مجھے!"

انوشے نے بتایا اسنے ابھی بھی نقاب کیا ہوا تھا۔

"انوشے ٹائم زیادہ ہو گیا ہے اب کل چلی جانا"

معاوز بیزاریت سے بولا

"معاوز تھوڑی سی باتیں کرنی ہے آپ سے۔۔ گھر پر سب ہونگے اور وہاں بھی ٹھیک سے بات نہیں کر سکی!!"

انوشے نے اداس لہجے میں کہا

"کیا بات کرنی ہے ابھی راستے میں کر لو نا"

معاوز نے بانیک چلاتے ہوئے جواب دیا

"نہیں آرام سے تسلی سے کرنی ہے!"

انوشے نے کہا

"ٹھیک ہے میں لے لیتا ہوں!"

معاوز نے کہتے ہوئے بانیک موڑ دی اور تھوڑی ہی آگے چل کر ایک پارک کے سامنے بانیک روکی وہ پارک

اسٹیڈیم کی طرح بنا ہوا تھا شاید میچ وغیرہ کے لیئے بھی استعمال کیا جاتا ہو۔ انوشے معاوز کے ساتھ پارک کے اندر

بنی سیڑھیوں پر چڑھنے لگی۔۔ اسنے ابھی بھی اپنے نقاب نہیں اتارا تھا۔۔

"انوشے 6 بج گئے ہیں گھر پر سب پریشاں ہو رہے ہونگے۔"

معاوز نے سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"معاوز بس تھوڑی دیر۔۔۔"

انوشے نے معاوز کا ہاتھ پکڑا اور اسے ساتھ لیتی ہوئی چھت کے بلکل سرے پر جا کر بیٹھ گئی۔

"کتنا خوبصورت ہے نا ہمارا شہر!"

انوشے نے جگمگاتی روشنیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"دور سے ہی چیزیں اچھی لگتی ہیں، پاس جاؤ تو اصلیت کا پتا لگتا ہے، کتنے لوگ روز بھوکے سوتے ہیں اسی شہر میں،

کتنے لوگ دن کی کڑک دھوپ میں محنت مزدوری کر رہے ہوتے ہیں"

معاوز بھی سامنے دیکھ کر کھ رہا تھا

"ہمم سہی کھ رہے ہو!"

انوشے نے کہا

"اچھا کیا بات کرنی تھی؟"

معاوز نے انوشے کی آنکھوں میں جھانکا

"معاوز میں آج ہی بات کر لوں گی گھر میں ہمارے بارے میں!"

انوشے نے بھی معاوز کی طرف دیکھا معاوز نے اسکی بات سن کر اثبات میں گردن ہلا دی۔۔

"اور تم کب کرو گے؟"

انوشے نے معاوز سے پوچھا

"انوشے پہلے تم اپنے گھر میں بتادو، اگر وہ مان جاتے ہیں تو میں کل ہی بات کر لوں گا امی سے"

معاوز نے سیدھی بات کی

"اور اگر نامانے تو؟؟؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے پوچھا

"تو بس ذلیل کر کے گھر سے نکال دیا جاؤنگا۔۔ اور کیا"

معاوز نے اطمینان سے کہا

"معاوز مہربان کی ٹینشن مت لو وہ تو ماں جیسے گے، میں تمہارے گھر والوں کی بات کر رہی ہوں۔۔"

انوشے نے معاوز کی آنکھوں میں جھانکا۔۔

"مان جائیگے وہ بھی"

معاوز بالکل اطمینان سے بولا

"اور نامانے تو میں گھر سے بھاگ لوں گی تمہیں"

انوشے ابھی بھی سنجیدگی سے بول رہی تھی

"اچھا میں خود ہی بھاگ جاؤنگا کیلے کیلے!"

معاوز شوخیانہ انداز میں بولا

"معاوز چھوڑو گے تو نہیں نا مجھے کبھی؟"

انوشے کا لہجہ اس بار ذرا افسردہ تھا

"انوشے میں اس خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں مجھے تم سے سچی اور پاکیزہ محبت ہے، اب تمہارا ہاتھ تھا ماہے نا تو خود کو

چھوڑ دوں گا مگر تمہیں کبھی نہیں! ہاں بس کچھ خدشات ہیں دل میں کے میں تمہارے بابا کے آفس میں کام کرنے

والا معمولی سا امپلوئی اور تم۔۔"

معاوز نے اب کی بار بات ادھوری چھوڑ دی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اس سے کچھ نہیں ہوتا معاوز! بس میں نے کبھی اپنی زندگی میں کچھ کھویا نہیں ہے، مجھے نہیں معلوم کچھ کھودینے اور کیسا محسوس ہوتا ہے، اور میں تمہیں، تمہیں بھی کبھی کھونا چاہتی۔۔۔ پتا نہیں کیوں دل ذرا سا پریشاں ہو رہا ہے آج ہی ماما بابا سے بات کر کے خود کو مطمئن کر لنگی۔۔۔"

ابھی انوشے بول ہی رہی تھی کہ معاوز کا فون بج اٹھا، معاوز نے جیب سے فون نکالا اور سکرین پر نمبر دیکھنے لگا۔
"لو آنٹی کا فون بھی اگیا"

معاوز نے انوشے کو بتا کر فون رسیو کیا۔

جی آنٹی ہم بس راستے میں ہیں ابھی رہے ہیں۔۔۔ دوسری طرف کی آواز سننے کے بعد معاوز نے اپنی بات کہی۔
"اچھا چلیں اللہ حافظ!"

معاوز نے بات سنتے ہی اللہ حافظ کر کے فون رکھ دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

* چلو چلتے ہیں۔۔۔

معاوز نے انوشے کو مخاطب کیا جو ابھی بھی بیٹھی ہوئی نجانے کن خیالوں میں گم تھی۔
"انوشے"

معاوز نے آواز دی

"ہن۔۔۔۔۔ چلو۔۔۔"

انوشے نے چونک کر معاوز کو دیکھا اور کھڑی ہو گئی۔

.....

سارے راستے ان کے دوران کچھ خاص بات چیت نہیں ہوئی۔۔۔ انوشے بس یہی سوچتی رہی کہ گھر میں کس طرح بتانا ہے!! گھر پہنچ کر انوشے سلام کرتے ہی حال میں چلی گئی جبکہ معاوز وہیں حال میں بیٹھ گیا۔ عبا یا وغیرہ اتار کر

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

فرش ہو کر وہ ہال میں پہنچی کہاں جنید صاحب اور معاویہ باتوں میں مگن ہو چکے تھے، یقیناً وہ آفس کی سی باتیں کر رہے تھے، انوشے بھی آرام سے انکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی اور موبائل یوز کرنے لگی۔

"بیٹا کھانا لگوادوں؟"

مسز جنید نے آکر پوچھا

"نہیں ماماہین کے گھر کھالیا تھا بھوک نہیں ہے اب!"

انوشے نے جواب دیا۔

"معاویہ بیٹا تم تو کھا لو!"

مسز جنید نے معاویہ کی طرف دیکھا

"نہیں آنٹی مجھے بھوک نہیں ہے فلحال"

معاویہ جواب دیتے ہی دوبارہ جنید صاحب کے ساتھ لگ گیا۔

ابھی بات کرنا ٹھیک نہیں ہے رات کو تسلی سے کرونگی، انوشے نے آس پاس کا ماحول دیکھتے ہوئے سوچا اور واپس اٹھ کر کمرے میں جانے لگی۔

"بیٹا رات کا کھانا تو کھاؤ گے نا تم لوگ!"

مسز جنید نے کچن سے آواز لگائی۔

"جی ماما مجھے بلو لیجئے گا"

انوشے کہتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔

.....

رات کو کھانا کھاتے ہی معاویہ اوپر چلا گیا اور انوشے موقعے کا انتظار کرنے لگی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

جنید صاحب کے کمرے میں جاتے ہی اس نے معاویہ کے نمبر پر میسج بھیجا:

معاویہ میں جا رہی ہوں بابا سے بات کرنے جو کے ایک منٹ کے اندر ہی سین ہو گیا۔ معاویہ نے فورن رپلائے بھیجا۔۔

"انوشے روکو!"

میں بھی آتا ہوں ساتھ بات کریں گے!"

انوشے نے میسج پڑھتے ہی دوبارہ ٹائپ کرنا شروع کیا

"نہیں معاویہ میں خود کرونگی بات! اور آپ کے سامنے ٹھیک سے نہیں ہو سکے گی بات"

انوشے کا میسج پڑھتے ہی معاویہ جو کھڑا ہو گیا تھا وہ واپس بیڈ پر بیٹھ گیا اور کچھ سوچنے کے بعد دوبارہ میسج لکھنے لگا،

"اچھا ٹھیک ہے آتے ہی بتا دینا کے کیا بات ہوئی"

معاویہ نے میسج بھیج کر موبائل سائیڈ پر رکھ دیا اور نماز کے لیئے وضو کرنے واشروم کی طرف چلا گیا۔۔

انوشے نے بھی موبائل سائیڈ پر رکھا، ایک لمبی آہ بھر کر جنید صاحب کے کمرے کی طرف بڑھی، اس نے گیٹ پر

پہنچ کر ہلکا سا کھٹکھٹایا، عموماً وہ ایسا نہیں کرتی تھی مگر آج وہ تھوڑی سی بے چین سی تھی۔۔

"کون ہے آ جاؤ!"

اندر سے جنید صاحب نے آواز دی۔

انوشے گیٹ کھول کر اندر بڑھی جہاں جنید صاحب بیڈ پر تکیہ کے سہارے لیٹے لیپ ٹاپ میں مگن تھے

بابا میں۔۔

"آؤ انوشے کیا بات ہے!؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

جنید صاحب اسے دیکھ کے کچھ لمحے کو چونکے کیونکہ وہ ہمیشہ بنا کہے بنا پوچھا اندر آ جایا کرتی تھی اور یہ تو پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اس طرح پوچھ رہی تھی۔۔

"بابا ماما کہاں ہے؟"

انوشے نے پوچھا

"وہ آرہی ہیں ڈرائنگ روم میں ہونگی نماز پڑھنے گئی ہیں!"

ابھی جنید صاحب نے بات ختم ہی کی تھی کہ مسز جنید کمرے کا گیٹ کھول کر اندرائی۔۔

"انوشے تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

مسز جنید نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے پوچھا

"وہ آپ لوگوں سے بات کرنی تھی کچھ"

انوشے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی

"ہاں بولو بیٹا!"

جنید صاحب نے لیپ ٹاپ بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا۔

"بابا وہ۔۔ وہ۔۔۔"

انوشے کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ بات کہاں سے شروع کرے اب وہ سوچ رہی تھی کہ کاش معاوز کو بلوا ہی لیا

ہوتا تو اتنی مشکل درپیش نہ آتی۔ سوچنے میں کتنا آسان لگ رہا تھا کہ میں بات کر لوں گی مگر اتنا آسان تھا نہیں۔۔

"کیا وہ۔۔ وہ۔۔ کہاں کھو گئی"

مسز جنید انوشے کو اس طرح دیکھ کر بولی

کچھ نہیں ماما وہ میں کھ رہی تھی کے۔۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کیا ہوا بیٹا کھل کے بات کرو نا"

اب کی بار جنید صاحب کو بھی تشویش ہوئی

"وہ آپ لوگوں نے کہا تھا نا کوئی پسند ہو تو بتا دینا، تو میں نے پسند کر لیا ہے اپنے لیئے کسی کو"

انوشے نے ساری ہمت یکجہ کر کے ایک ہی سانس میں اپنے دل کی بات کھ دی اسکو یہ کام معاوز کو پروپوس کرنے سے بھی زیادہ مشکل لگا۔

"اوہ اچھا تو کون ہے وہ؟"

مسز جنید پہلے تو ذرا ساجیران ہوئی پھر نہایت اطمینان سے پوچھا

"میں بتاتا ہوں کون ہے؟"

جنید صاحب شوخیانہ انداز میں بولے

"نہیں خود بتانے دیں اسے!"

مسز جنید نے جنید صاحب کے گٹھنے پر ہاتھ رکھا۔

"آپ دونوں مجھے ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے آپ کو معلوم ہے کہ وہ کون ہے!"

انوشے دونوں کے چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں ہم جانتے ہیں بس سننا ہے تمہارے منہ سے!"

مسز جنید مسکرائی

"اگر آپ لوگوں کو لگتا ہے کہ عمیر ہے وہ تو آپ لوگ کو غلط فہمی ہوگی شاید"

انوشے تھوڑے غصیلے لہجے میں بولی

"ارے بیٹا بتاؤ گی تو پتا چلے گا نا!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

جنید صاحب نے کہا

"بابا وہ معاویہ۔۔ میں معاویہ سے کرنا چاہتی ہوں شادی!"

انوشے نظریں جھکا کر بولی

"دیکھا اپنے ہماری بیٹی کی پسند ہماری پسند سے کتنی ملتی جلتی ہے!"

جنید صاحب مسز جنید کی طرف دیکھتے ہوئے بولے

"مطلب کے آپ لوگ بھی / /۔۔"

انوشے حیرانگی سے انکے چہرے کی طرف دیکھ رہی تھی

"بیٹا ہم تمہارے ماں باپ ہیں، تمہارے دل کا ہال احوال اچھی طرح جانتے ہیں اور کون ماں باپ کسی انجان کے

ساتھ اپنی بیٹی کو کہیں بھی آنے جانے دیتے ہیں جب تک انکے دل میں اس کو داماد بنانے کے ارادے ناہو۔۔ بیٹا

جب تم دبئی سے آکر اسکے بارے میں باتیں کی گئیں جارہی تھی تمہارے بابا کو اسی وقت پتا چل گیا تھا کہ پسند کرنے

لگی ہو تم اسے"

مسز جنید ایک ہی سانس میں ساری بات کھ گئی

"مطلب آپ لوگ میرے ساتھ گیم کھیل رہے تھے!"

انوشے نے آبرو اچکا کئی۔۔

نہیں بیٹا کوئی گیم نہیں کھیل رہے تھے بس انتظار کر رہے تھے کہ تم آکر خود ہمیں بتاؤ گی۔۔

"اچھا بابا وہ عمیر۔۔"

انوشے نے جنید صاحب کی طرف دیکھا

"بیٹا اسکی فکر مت کرو میں عرفان کو سمجھا دوں گا، تم نے معاویہ کو بتایا کیونکہ وہ تو بہت ہی شرمیلا سا ہے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

جنید صاحب نے پوچھا

"ہاں بابا اس سے بات کر کے ہی آپ کے پاس آئی ہوں"

"اور معاوز کے گھر والے؟"

مسز جنید نے پوچھا

"ہاں ممانے کہا ہے کہ وہ کل تک بتا دیگا"

انوشے اب کھڑی ہو گئی

"اچھا سہی ہے لیکن ابھی پڑھائی پر بھی فوکس کرنا ہے"

مسز جنید نے کہا

"جی پتا ہے مجھے۔۔ اچھا میں چلتی ہوں سونا بھی ہے نماز بھی پڑھنی ہے"

انوشے کہتی ہوئی کمرے سے نکل آئی اور خوشی خوشی کمرے میں بستر پر لیٹ کر سائیڈ سے موبائل اٹھالیا۔۔ اسکی خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں تھا بس اسکو اب اپنے سارے خواب سچ ہوتے دکھائی دے رہے تھے۔ اسنے فون آن کیا جہاں معاوز کے بہت سارے میسج آئے ہوئے تھے۔ انوشے کو میسج پڑھ کر شرارت سو جھی۔

"معاوز؟؟؟"

اسنے لکھ کر بھیجا۔ انوشے کا میسج پڑھتے ہی معاوز بے چین سا ہو کر بیٹھ گیا اور موبائل پر ٹائپ کرنا شروع ہو گیا۔۔

"ہن کیا ہوا؟؟؟"

اسنے جلدی سے لکھ کر بھیجا

"معاوز بابا بہت غصہ ہو گئے"

معاوز نے میسج پڑھتے ہی پریشان سا ہو کر انوشے کو کال ملائی۔ انوشے نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کیا ہوا؟؟ کیا کہا انکل نے؟"

معاوز نے لکھ کر بھیجا

"معاوز بابا نے غصے میں موبائل بھی لے لیا مجھ سے اور کہا کہ میں خود بات کرونگا معاوز سے!"

انوشے نے ہنستے ہوئے میسج لکھا

"اچھا"

معاوز نے مختصر سا میسج بھیجا

"جی"

"تو یہ میسج آپ اپنے بابا کے موبائل سے بھیج رہی ہیں"

معاوز نے تیر ہے منہ والی اموجیز کے ساتھ میسج بھیجا

"ہاں نا"

انوشے نے اپنا میسج بھیجا

"اچھا ٹھیک ہے!!"

معاوز نے غصے والی اموجیز کے ساتھ بھیجا

"مذاق کر رہی ہوں مان گئے ہیں بابا"

انوشے نے لکھا

"سچ میں؟"

"ہاں سچ میں بس اب آپ بات کر لینا اپنے گھر میں باقی باتیں بعد میں بتاؤنگی نماز کی دیر ہو رہی ہے"

انوشے نے بڑا سا میسج لکھ کر سینٹ کیا اور موبائل سائیڈ پر رکھ کر واشروم چلی گئی۔۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے کا میسج پڑھتے ہی معاوز نے اپنی امی کا نمبر ملایا مگر کافی دیر بیل بجنے کے بعد بھی کوئی جواب موصول نہیں ہوا، معاوز نے تھوڑی دیر بعد دوبارہ کال ملائی مگر تب بھی کوئی جواب نہیں ملا۔

"شاید سو گئے ہونگے!"

معاوز نے سوچتے ہی فون سائیڈ پر رکھ دیا ابھی وہ سونے کی کوشش کر رہی رہا تھا کہ اسکا موبائل بج اٹھا۔ اسنے اٹھا کر سکرین پر نمبر دیکھا اور کال رسیو کر لی۔

"السلام علیکم امی! کدھر تھی آپ؟"

معاوز نے فون اٹھاتے ہی سلام کیا۔

"وعلیکم السلام! بیٹا تمہاری نانی کی طبیعت بہت خراب ہے ابھی ہسپتال سے آئی ہوں"

انہوں نے پریشاں کن لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا نانی کو؟"

معاوز اٹھ کے بیٹھ گیا

"پتا نہیں بیٹا سینے میں کچھ تکلیف ہے ہو سپتال والوں نے ایدمٹ کر لیا ہے۔"

تمہارے ابو بھی وہیں ہے!"

معاوز کی امی نے بتایا۔

"اللہ پاک بہتر کریں گے پریشاں مت ہوں آپ پیسے بھیج دوں گا میں کل تک۔"

معاوز نے تسلی دی

"بیٹا کل فاطمہ کو بھی لانا ہے ہو سٹل سے دودن کی مٹی چھٹی ملتی ہے اسے اب لانے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ تم خود

ہی یہاں آ جاتے تو۔۔۔"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز کی امی نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔

"امی ابھی میں کیسے آسکتا ہوں؟ ورکنگ ڈیز چل رہے ہیں"

"بیٹا زیادہ نہیں تو ایک ہفتے کے لیئے ہی آجاؤ بس اور اب تو پورے پانچ مہینے ہو گئے ہیں تمہیں اے ہوئے، کیا تمہیں اپنی شکل دکھائے بنا ہی مارنے کا ارادہ ہی ہمیں"

معاوز کی امی تقریباً روتے ہوئے بولی۔۔

"اچھا امی میں کوشش کرتا ہوں پھر کل تک آنے کی"

معاوز کچھ سوچتے ہوئے بولا

"ٹھیک ہے بیٹا مجھے صبح بتا ضرور دینا پھر! میں ابھی کھانا لے کر جا رہی ہوں تمہارے ابو کے لیئے بعد میں کرتی ہوں بات"

"ٹھیک ہے اللہ حافظ!"

معاوز نے کھ کر فون رکھا اور پریشاں سا ہو کر کل کا سوچنے لگا

"انکل سے بات کر لو نگا وہ چھٹی تو دیدینگے مگر انوشے، اسے برانا لگ جائے"

معاوز لیٹے لیٹے سوچ رہا تھا

"چلو خیر جو بھی ہو گا دیکھا جائے گا!"

اسنے سوچتے ہی آنکھیں بند کر لی اور نیند کی آغوش میں جا سویا۔۔

.....

صبح ناشتے کی میز پر تقریباً سب ہی جمع تھے اور موقع کے برعکس آج انوشے بھی موجود تھی۔۔ معاوز نیچے آ کر جنید

صاحب کے برابر والی چیئر پیچھے کر کے بیٹھ گیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"انکل آپ سے کچھ بات کرنی تھی"

معاوز نے بیٹھتے ہی بات کرنے کا ارادہ کر لیا

"یہ ابھی حنین اور انابیہ کے سامنے بات کرے گا، پاگل تو نہیں ہے"

انوشے نے من ہی من سوچا

"ہاں بولو بیٹا!"

جنید صاحب نے چائے کا کپ اٹھایا

"انکل وہ نانی کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیئے مجھے آج ہی جانا ہو گا"

معاوز نے سنجیدی سے کہا جسکے انوشے معاوز کی بات سن کر نوالہ منہ میں ڈالتے ڈالتے ٹھہر گئی۔۔

"کیا زیادہ طبیعت خراب ہے؟"

مسز جنید نے پوچھا

"جی ہو اسپتال میں ایڈمٹ ہے کل ہی امی سے بات ہوئی انہوں نے کہا جلدی سے آ جاؤ"

معاوز نے نظریں نیچی رکھ کر کہا فلحال وہ انوشے سے نظریں نہیں ملانا چاہتا تھا۔۔

"ٹھیک ہے بیٹا تم کام کی ٹینشن مت لو میں آج آن لائن ٹکٹ بھی کروادونگا۔۔ اطمینان سے جاؤ"

جنید صاحب نے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں انکل وہ میں ٹرین سے جاؤنگا تو وہیں سے ارجنٹ سیٹ مل جائیگی کیونکی کوئی بھی فلائٹ مظفر گڑھ ڈائریکٹ

لینڈ نہیں ہوتی"

معاوز نے برابر بیٹھے جنید صاحب کی طرف دیکھا

"اچھا چلو پھر تم آج سے آفس مت آؤ گھر پر بیٹھ کر پیکنگ وغیرہ کر لو پھر! ویسے کب تک جاؤ گے؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

جنید صاحب نے پوچھا

"4 بجے تک نکلونگا"

معاوز نے جواب دیا جسکے انوشے ادھورا چھوڑ کر فورن کھڑی ہو گئی اور کمرے کی طرف جانے لگی۔

"کیا ہوا بیٹا ناشتہ تو پورا کرو!"

جنید صاحب نے اسے روکنے کی کوشش کی

"بابا طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی اس لیئے نہیں کیا اور اسکول بھی نہیں جاؤنگی میں آج"

انوشے جبراً مسکراتی ہوئی بولی اور سیدھا کمرے میں چلی گئی۔

"لو جس بات کا ڈر تھا وہی ہوا"

معاوز نے دل ہی دل میں سوچا

"بیٹا تم تو کرو ناشتہ، کیا سوچ رہے ہو؟"

مسز جنید نے معاوز کی پلیٹ کی طرف دیکھا جی بلکل ویسے کی ویسی ہی رکھی تھی معاوز نے ایک لقمہ تک نہیں کھایا تھا۔

"جی کہارہا ہوں"

معاوز نے مسکرا کر جواب دیا اور کھانا کھانے لگا۔

معاوز ناشتہ کرتے ہی اوپر پہنچا اور موبائل اٹھا کر انوشے کو کال ملانے لگا۔ انوشے نے فورن سے پیشتر اسکی کال کاٹ

دی اسنے تین سے چار بار اور ٹرائی کیا مگر بے سود۔۔ تبھی اسنے کچھ سوچا اور موبائل میں کچھ ٹائپ کرنے لگا۔

"انوشے صرف دو منٹ بات سن لو میری"

میسج دو منٹ کے اندر ہی سین ہو گیا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ٹھیک ہے پھر نہیں سن رہی تو میں چلا جاؤنگا اور کبھی نہیں آؤنگا پھر کر لینا اس عمیر سے شادی"

معاوز نے اب کی بار وائس میسج بھیجا۔

انوشے نے نوٹیفیکیشن ملتے ہی موبائل آن کر کے معاوز کا میسج سنا۔ اسنے کچھ سوچتے ہی موبائل سائیڈ پر رکھا اور کمرے سے باہر نکلی، جنید صاحب، حنین اور انابہ جاچکے تھے جبکہ مسز جنید صوفے پر بیٹھی ہوئی ٹی وی دیکھنے میں مشغول تھی۔

"مما ذرا اوپر سے آرہی ہوں میں!"

انوشے کہتی ہوئی اوپر جانے لگی

"لیکن کیا کرنے"

مسز جنید نے پوچھا

"ارے بس دو منٹ میں آرہی ہوں"

انوشے نے مڑ کر جواب دیا اور لمبے لمبے قدم بڑھاتی ہوئی اوپر کی طرف بھاگی گو کے اب وہ مسز جنید کے مزید سوالوں کا جواب نہیں دینا چاہتی تھی۔

انوشے اوپر جا کر معاوز کے کمرے کے گیٹ پر کھڑی ہو کر معاوز کو تکلنے لگی جو کپڑے پیک کرنے میں اتنا مشغول تھا کہ یہ بھی نامحسوس کر سکا کمرے کے گیٹ پر انوشے کھڑی ہے۔

"جانا ضروری ہے؟"

انوشے اہلے تو معاوز کو دیکھتی رہی پھر اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لیئے خود ہی بول پڑی۔

"آں۔۔۔ انوشے تم کب آئی اندر آ کے بیٹھو اور آرام سے بات سنو"

معاوز اپنے کپڑے چھوڑ کر انوشے کے پاس گیا، انوشے چپ چاپ اسکے ساتھ اندر آ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"انوشے بس پانچ چھ دن کی تو بات ہے میں آ جاؤنگا واپس!"

معاوز انوشے کو خاموش دیکھ کر بولا

"گھر میں بات کی؟"

انوشے نے پوچھا

"انوشے ایسی حالت میں انے بات کرنا ٹھیک نہیں لگا، مگر وعدہ ہے میں کر لوں گا تم فکر مت کرو"

معاوز شرمندہ سے لہجے میں بولا۔

"معاوز رہ لو گے میرے بغیر"

انوشے نے نظریں اٹھا کر معاوز کی طرف دیکھا جہاں اسکی آنکھ سے آنسو کے دو قطرے ٹپکے۔

"انوشے اب اس میں رونے والی کیا بات ہے! میں اپنی ماں سے بھی بہت کرتا ہوں رہ رہا ہوں نا انکے بغیر بھی اتنے

مہینوں سے۔۔ اور یہ تو بس پانچ سے چھ دن کی ہی بات ہے بس!"

معاوز نے انوشے کو سمجھنے کی کوشش کی۔۔

"معاوز آپ کو عادت ہے مجھے عادت نہیں ہے"

اب کی بار انوشے کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے

"انوشے اتنے اموشنل کیوں ہو رہی ہو تم؟"

معاوز اب کی بار کچھ پر پریشان سا ہو کر بولا۔

"معاوز عادت ہو گئی ہے آپ کی کیسے رہو گی"

"انوشے میں کھ تو رہا ہوں کے اجاؤنگا!"

"نہیں اے تو؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے غمزہ آنکھوں سے اسکی طرف دیکھا
"بھروسہ نہیں ہے؟"

معاوز نے پوچھا

"بھروسہ تو ہے مگر۔۔۔ مگر دل گھبرا رہا ہے"

"تمہارے دل کا اوپریشن کروادوں؟ پھر نہیں گھبرائے گا"

معاوز نے شوخیانہ لہجہ اختیار کیا

"مذاق مت کرو"

انوشے اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی

"کچھ نہیں ہوگا انوشے اور ہم بات تو کرتے رہیں گے نائیج پر کال پر!"

معاوز نے انوشے کی ڈھارس بندھائی۔

"ہنہ! نانی کی طبیعت کیا زیادہ خراب ہے؟"

انوشے سنبھلتے ہوئے بولی

"زیادہ خراب ناہوتی تو میں جاتا؟"

معاوز برابر میں رکھی بوتل سے گلاس میں پانی ڈالنے لگا

"ہمممم!"

انوشے اپنے آنسو پونچھنے لگی

"اچھا اب اتنا رویا مت کرو میری بہادر شیرنی ہو، نڈر بن کے رہا کرو!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے پانی کا گلاس انوشے کی طرف بڑھایا جسے انوشے نے ہاتھ بڑھا کر لے کیا اور تقریباً ایک ہی سانس میں پی گئی۔۔

"ٹھیک ہے خیر سے جاؤ اور کال کر کے حال احوال بتاتے رہنا غائب نا ہو جانا"

انوشے گلاس واپس معاوز کو واکر کر کھڑی ہو گئی

"ہاں ضرور۔۔"

معاوز بھی اب کھڑا ہو گیا

"اور ہاں ایک بات کسی لڑکی کو آنکھ اٹھا کر بھی مت دیکھنا ورنہ یہ آنکھیں نکال لوں گی۔۔"

انوشے معاوز کے قریب ہوتے ہوئے بولی۔۔

"جی جی ضرور اپنے ماتھے پر لکھو لونگا کے مجھ پر صرف انوشے میڈم کا حق ہے لہذا دوری اختیار کریں!"

معاوز ہلکا سا مسکرایا

"نہیں ایسا مت کرنا راستے میں پتا نہیں کتنی انوشے مل کر حق جتانے لگ جائیگی"

انوشے کا لہجہ اب بھی سنجیدہ تھا۔۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے نہیں دکھوں گا کسی کو بھی بس"

معاوز نے دونوں ہاتھ انوشے کے سامنے جوڑے

"اور ایکٹنگ مت کرو پیکنگ کر لو جلدی اور نکلنے سے پہلے مل کر جانا"

انوشے کہتی ہوئی فورن مڑ گئی اور معاوز کی بات سنے بغیر ہی ہوا کی طرح نیچے آ گئی

"پاگل ہے یہ لڑکی بلکل"

انوشے کے جاتے ہی معاوز واپس پیکنگ میں مشغول ہو گیا

.....

انوشے کمرے میں جا کر بیڈ پر بیٹھ کے اپنے آنسو پونچھنے لگی، نجانے کیوں اسکے دل میں عجیب عجیب سے خدشات آرہے تھے، شاید اسوچ میں عادت پڑ چکی تھی معاوز کی اور یہ عادت لگ جانا تو محبت ہو جانے سے زیادہ خطرناک ہوتے ہے۔۔۔

"خیر بس ایک ہفتے کی ہی بات ہے!!"

اسنے آنسو صاف کر کے خود کو تسلی دی اور واش روم کی طرف بڑھی جہاں اسنے اچھے سے منہ دھویا اور کمرے سے باہر نکل آئی۔۔

"مما کیا بنا رہی ہیں آج آپ؟"

انوشے کچن میں گئی جہاں مسز جنید کھڑی ہوئی پیاز کاٹ رہی تھی جبکہ باشی برتن دھونے میں مشغول تھی۔۔

"بیٹا میں کباب بنانے کا سوچ رہی ہوں، معاوز کو راستے کے لیئے بھی ٹھیک ریٹنگے وہ"

مسز جنید نے جواب دیا

"اچھا ممما ابھی یونیورسٹی اوپن ہونے میں کافی ٹائم ہے تب تک آپ مجھے کھانا بنانا سکھ دیا کریں!"

انوشے نے پیاز اور بدستور نگاہیں ٹکائی ہوئی تھی

"ارے واہ میری بیٹی تو اب سچ میں بڑی ہو گئی"

مسز جنید نے انوشے کی طرف دیکھا جہاں افسوردگی چھائی ہوئی تھی

"کیا ہوا بیٹا؟ اتنی اداس کیوں لگ رہی ہو؟"

مسز جنید انوشے کی اداسی کو بھانپتے ہوئے بولی۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کچھ نہیں ممدادہ معاویہ کے ساتھ اتنا ٹائم سپینڈ کیا ہے نا تو اب وہ چلا جا گیا اور پھر پتا نہیں کب اے گا اس لیے بس ادا سی ہو رہی ہے!"

انوشے نے نظریں نیچی کی ہوئی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں بیٹا آہستہ آہستہ عادت پڑھی جائے گی"

مسز جنید کہ کر کام میں لگ گئی

"عادت۔۔ عادت ہی تو پڑ گئی ہے۔۔ چھوڑنا چاہوں بھی تو نہیں چھوڑتی"

انوشے من ہی من سوچ رہی تھی کہ مسز جنید کی آواز اور خیالوں سے باہر آئی

"بیٹا یہ دیکھو یہ پہلے اس طرح کاٹتے ہیں"

مسز جنید کھانا بناتے بناتے اسے سمجھا بھی رہی تھی مگر اسکا سارا دھیان تو معاویہ کی ہی طرف تھا

"اففف!! ادھر آئی تھی کہ تھوڑا سادل بھل جائے گا مگر یہ تو ذہن میں آکر اٹک ہی گیا ہے جیسے!"

انوشے نے سر جھٹک کر سوچا اور مسز جنید کی باتوں اور دھیان دینے کی کوشش کرنے لگی۔۔

.....

"ماہین یار اب وہ جارہا ہے"

انوشے نے ماہین کو فون کر کے افسردگی بھرے لہجے میں کہا

"یار قسم سے تیرے ڈرامے ختم نہیں ہوتے، آجائے نا وہ واپس"

ماہین ایک ہاتھ سے فون کام میں لگائے دوسرے ہاتھ سے لیپ ٹوپ کی کیز دبانے میں مشغول تھی وہ انوشے کی بات

پے تھک سے دھیان ہی نہیں دے رہی تھی۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یار کیسی دوست ہے میرے واس آکر مجھے تسلیاں دینے کی بجائے کہ رہی ہے کے ڈرامے ختم نہیں ہو رہے
مطلب حد ہو گئی"

"ایک ہفتے کے لیئے توجہ رہا ہے بس اور کبھی میرے دور جانے پر اتنا پریشاں نہیں ہوئی جتنا معاویہ کے جانے پڑ
ہو رہی ہے"

ماہین نے دوسری طرف سے جواب دیا

"یار تجھے اپنی پڑی ہوئی ہے ادھر میری زندگی عذاب ہوئی ہے"

ابھی انوشے بات کر رہی تھی کے مسز جنید کی آواز سنائی دی

"انوشے جلدی آجاؤ معاویہ رہا ہے"

"ماہین میں بعد میں بات کرتی ہوں"

انوشے نے کہتے ہی فون کاٹ دیا اور موبائل بیڈ پڑ پھینک کر باہر کی طرف لپکی۔

ماہین نے فون کان سے ہٹا کر ایک نظر دیکھا اور سائیڈ پڑ رکھ کر دوبارہ لیپ ٹاپ میں لگ گئی۔

.....

"ٹھیک ہے آنٹی بس دعاؤں میں یاد رکھے گا"

معاویہ کندھے پر بیگ لٹکائے مسز جنید سے مخاطب تھا۔

"ہاں بیٹا ضرور! سب ساماں رکھ تو لیا ہے نا تم نے؟"

مسز جنید نے پوچھا

معاویہ نے جواب دے کر انوشے کے کمرے کی طرف دیکھا جہاں انوشے گیٹ کے پاس چپ چاپ کھڑی تھی،

معاویہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر دھیرے دھیرے قدم بڑھاتی ہوئی اس کے پاس گئی۔

"کل کرتے رہنا"

اسنے مصافحہ کے لیئے اپنا ہاتھ بڑھایا۔۔

"انشا اللہ"

معاوز نے بھی اسکے ہاتھ کو تھاما اور مسکرا دیا۔

"چلتا ہوں اب!"

اسنے ہاتھ چھڑایا اور باہر کی طرف لپکا جبکہ انوشے اسے بس جاتا ہوا دیکھتی رہی۔۔

معاوز کے جانے کے بعد انوشے واپس کمرے میں گئی اور موبائل میں لگ گئی۔ ابھی مشکل سے دس منٹ بھی نہیں گزرے تھے کہ اسنے معاوز کو کال ملا دی۔۔

"یہ ابھی کیوں کال کر رہی ہے مل کے تو آیا ہوں"

معاوز نے سوچا اور کال رسیو کی

"کہاں تک پہنچ گئے؟"

انوشے نے پوچھا

"انگلینڈ پہنچ گیا ہوں"

معاوز نے جھنجھلا کر جواب دیا

"لو ابھی نکلے ہوئے دس منٹ نہیں ہوئے اور اپنے رنگ دکھانا شروع بھی کر دے"

انوشے نے بھی تپ کر جواب دیا

"یار خدا کاکچھ تو خوف کرو ابھی دس منٹ بھی نہیں ہوئے تو راستے میں ہی ہونگنا"

معاوز استہزایہ لہجے میں بولا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہن ٹھیک ہے"

انوشے نے کہتی ہی فون کاٹ دیا۔

.....

تقریباً شام کے چھ بجے انوشے حال میں بچھے صوفے پر بیٹھی چائے پیتے پیتے نجانے کن خیالوں میں گم تھی تبھی عمیر کی گھر میں انٹری ہوئی۔

"ہیلو لیڈیز!"

عمیر نے جوشیلے لہجے میں کہتے ہوئے انوشے کی طرف دیکھا

"ہاں کیسے آنا ہوا آج؟"

انوشے اسکی آواز اور خیالوں کی دنیا سے باہر نکلی

"ارے عمیر بیٹا بیٹھو نا میں چائے لے کر آتی ہوں"

مسز جنید نے کچن سے آتے ہوئے کہا

"جی آئی آج تو بیٹھنے ہی آیا ہوں"

عمیر نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے انوشے کے چہرے پر ترچھی نظریں ڈالی جبکہ انوشے نے حقارت سے نظریں

پھیر لیں

"ہاں تو کہاں ہے تمہارا سو کو لڈ معاوز!"

عمیر نے انوشے کی طرف دیکھا

"جہاں ہونا چاہیے!"

انوشے نے غصے بھرے لہجے میں کہا نجانے کیوں اسکو اب عمیر سے کوفت آتی تھی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اوہ ہاں وہیں اپنی دو کوڑی کی جاب پرنا"

عمیر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا انوشے اسکی بات کا جواب دیے بنا ہی اٹھ کے کمرے میں چلی گئی۔۔

"اففف یہ ادائیں ان کی"

عمیر انوشے کو جاتا ہوا دیکھ رہا تھا اتنی ہی دیر میں مسز جنید چائے بھی لے کر آ گئیں۔۔

"آئی یہ رہنے دیں مجھے اصل میں معاوز سے کچھ کام تھا میں آفس چلا جاتا ہوں"

عمیر کہتا ہوا کھڑا ہو گیا

"بیٹا لیکن معاوز تو اپنے شہر گیا اسکی نانی کی طبیعت خراب ہے اسی لیے"

مسز جنید نے بتایا

"کب گیا ہے اور کب تک ائے گا"

عمیر نے ایک ساتھ دو دو سوال کیے

"کل ہی گیا ایک ہفتہ لگا کر ہی ائے گا شاید"

"اچھا اسکا فون نمبر مل سکتا ہے؟"

عمیر نے پوچھا

"بیٹا انوشے کے پاس یہ انوشے کے بابا کے پاس ہی مل سکتا ہے"

"ٹھیک ہے میں انکل سے لے لوں گا"

عمیر اب باہر کی طرف مڑنے لگا

"لیکن بیٹا چائے"

مسز جنید بولتے بولتے ٹھہر گئی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آٹی میں چائے نہیں پیتا"

عمیر نے پلٹ کر جواب دیا

"اوہ ہاں یہ تو میں بھول ہی گئی تھی"

مسز جنید چائے کی ٹرے واپس لے کے جانے لگی

.....

"ہن تو وہ چلا گیا ہے فلحال انوشے کو چھوڑ کر، موقع بہت اچھا ہے بس تھوڑا سا انتظار!"

عمیر نے اپنے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سجاتے ہوئے گاڑی کی سٹیرنگ گھمادی۔

.....

"معاوز کے ہونے سے کافی رونق لگی ہوئی تھی گھر میں!"

جنید صاحب نے رات کے کھانے کے دوران انوشے کو خاموش خاموش دیکھ کر کہا۔

"ہاں اصل میں روز نوک جھونک لگی رہتی تھی تھی انکی"

مسز جنید نے بھی جنید صاحب کی تائید کی اور ایسا ہی تو تھا انکی روز روز صبح شام کی نوک جھونک سے سب کے چہروں

پر مسکراہٹ سجی رہتی تھی اور انوشے کو مسکراتا دیکھ کر ہی جنید صاحب مسکراتے تھے اور اب معاوز کے جانے

سے وہ تھوڑی خاموش خاموش ہو گئی تھی۔

"بیٹا تمہاری بات ہوئی معاوز سے؟"

جنید صاحب اسے یوں خیالوں میں گم دیکھ کر بولے۔

مگر وہ تو نجانے کس دھن میں گم ہو کر ہلکے ہلکے منہ میں کھانا چبا رہی تھی۔

"آپی بابا بلارہے ہیں!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

حنین نے انوشے کا بازو پکڑ کر ہلایا

"جج۔۔ جی بابا۔۔"

انوشے خیالوں کی دنیا سے باہر نکلتے ہوئے بولی

"بیٹا میں پوچھ رہا ہوں معاوز سے بات ہوئی"

جنید صاحب نے اپنی بات دہرائی

"نہیں جب وہ نکلا تھا تب ہوئی تھی ابھی نہیں ہوئی"

انوشے اپنی بات بتا کر کھڑی ہو گئی

"کھانا تو کھاؤ ٹھیک سے"

مسز جنید نے اسے روکا

"بھوک نہیں ہے"

اسنے فقط اتنا کہا اور کمرے میں چلی گئی

"صبح بھی نہیں کھایا تھا اسنے"

جنید صاحب انوشے کو کمرے میں جاتا ہوا دیکھ رہے تھے

آپ کھائیں میں تھوڑی دیر بعد جا کر سمجھا دوں گی اسے"

مسز جنید نے جنید صاحب کو تسلی دی جنید صاحب اثبات میں گردن ہلا کر کھانا کھانے لگے۔۔

کھانے سے فارغ ہو کر مسز جنید نے برتن سمیٹ کر کچن سنک میں رکھے اور انوشے کے کمرے کی طرف چلی گئی وہ

بیڈ پر لیٹی ہوئی اپنا دھیان بٹانے کے لئے کوئی میگزین پڑھ رہی تھی کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے ہی فورن اٹھ

کے بیڈھ گئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جی ماما"

اسنے مسز جنید کو دیکھ کر پوچھا

"کیا ہوا بیٹا پریشاں پریشاں کیوں صی اتنی؟"

مسز جنید اس کے برابر میں آکر بیٹھی

"کچھ نہیں ماما بس مجھے لگتا ہے معاویہ نہیں اے گا اب"

انوشے خلاوں میں گھورتے ہوئے بولی

"کیوں نہیں آئے گا بیٹا! ایسا کیوں سوچ رہی ہو؟"

مسز جنید نے اپنے ہاتھ سے اسکی تھوڑی کو چھوا

"پتا نہیں کیوں لگ رہا ہے، بات بھی کرتا ہے وہ مجھ سے پھر بھی"

انوشے پریشاں کن لہجے میں بولی۔۔

"بیٹا صرف وہم ہو رہا ہے تمہیں، اب کھانا کھا لو ٹھیک سے، دل سے ان برے خدشات کو نکال دو!"

مسز جنید نے اسے سمجھانے کی کوشش کی

"مما سچ میں بھوک نہیں ہے مجھے ابھی"

اسنے اپنے پیٹ اور ہاتھ رکھتے ہوئے کہا

"اچھا چلو ٹھیک ہے بھوک لگے تو بتا دینا"

مسز جنید کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی

مسز جنید کر جانے بعد انوشے کے دل ذرا اطمینان سا ہوا تھا ان کے جاتے ہی انوشے نے موبائل اٹھا کر معاویہ کو کال

ملائی۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"السلام علیکم"

معاوز نے کال اٹھاتے ہی سلام کیا

"وعلیکم السلام آپ کو تو زحمت ہوگی نہیں فون کرنے کی میں نے سوچا کہ میں ہی کر لوں"

انوشے نے شکایت بھرے لہجے میں کہا

"بہت نیک خیالات ہیں آپ کے!"

معاوز نے شوخیانہ لہجے میں کہا

"جی پہنچ گئے کیا؟؟؟"

انوشے نے پوچھا

"نہیں یار صبح تک پہنچوں گا، ٹرین میں ہوں جہاز سے نہیں جہ رہا"

معاوز نے جواب دیا

"اچھا سفر میں ہو تو پھر کس کے بارے میں سوچ رہے ہو زیادہ ادھر ادھر دھیان مت لگاؤ سیدھا روڈ پر دھیان رکھو"

"

"ہیں ہیں!! میں روڈ پر دھیان کیوں لگاؤں میں تھوڑی چلا رہا ہوں ٹرین کو"

"اچھا زیادہ باتیں مت بناؤ یار بتاؤ کھانا کھایا؟"

انوشے نے پوچھا

"آپ نے کھالیا؟"

معاوز نے جواب دینے کے بجائے الٹا سوال کر دیا

"جی کھالیا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے اطمینان سے بولی

"جھوٹ! اگر کھالیتی تو مجھ سے ناپوچھتی۔۔ چلو اب جلدی سے کھانا کھالو میں بھی کھارہا ہوں۔۔"

معاوز نے ٹرین کی ونڈو سے سرٹکایا۔۔

"آپ نے بھی نہیں کھایا؟"

انوشے نے پوچھا

"مجھے پتہ تھا تم ہر چھوٹی چھوٹی بات کو سرپڑسوار کر لیتی ہو پھر تمہیں بھوک نہیں لگتی اس لیئے یقیناً تم نے نہیں

کھایا ہو گا میری وجہ سے اسی لیئے میں نے بھی نہیں کھایا"

معاوز نے تفصیل سے جواب دیا

"اچھا چلیں میں بھی کھارہی ہوں آپ بھی کھالیں"

انوشے نے ہونٹ دانتوں سے کاٹے۔۔

"ہمم ٹھیک ہے رکھتا ہوں پھر۔۔"

معاوز نے کہ کر فون کاٹ دیا اور بیگ سے کھانا نکالنے لگا

انوشے کو بھی معاوز سے بات کر کے دلی اطمینان ہو گیا تھا اسنے فون رکھا اور پکن کی طرف چلی گئی۔۔ مسز جنید اور

جنید صاحب کمرے میں جا چکے تھے، انوشے فریج سے کھانا نکال کر وہیں ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ کے کھانے لگی۔۔

کھانا کھانے کے بعد وہ کمرے میں آئی، اسکا دل کیا کے دوبارہ معاوز کو کال ملا کر باتیں کرے "مگر وہ سفر میں تھکا ہوا

ہو گا" سوچ کر اس نے فیصلہ ترک کر دیا اور بیڈ پر لیٹ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔۔

.....

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز اپنے بچپن کی گلیوں میں سے گھومتا ہوا اپنے گھر کی طرف پہنچا۔ اس نے جان بوجھ کر لمبا راستہ اختیار کیا تھا وہ جی بھر کر ان گلیوں کو دیکھنا چاہتا تھا جہاں اس کا سارا بچپن بسر ہوا تھا۔۔۔ گھر کا گیٹ کھلا ہوا تھا، وہ گھر کے اندر داخل ہوا بلکل سناٹا چھایا ہوا تھا پورے گھر میں "شاید ہسپتال میں ہونگے سب"

معاوز کہتا ہوا صحن سے کمرے کی طرف بڑھا، تبھی اندر پکن سے اسکی امی آتی دکھائی دیں۔۔

"بیٹا آگئے تم؟"

معاوز کی امی نے اس کے قریب آکر اس کا ہاتھ چوما۔۔

"جی جی آگیا ہوں!"

معاوز نے بھی ان کا ہاتھ پکڑ کر ہونٹوں سے لگایا۔

"اچھا میں کھانا بنا لیتی ہوں جب تک تم نہا کر فریش ہو جاؤ"

معاوز کی امی نے اس کے کندھے سے بیگ اتارا۔۔

"جی ٹھیک ہے"

معاوز کہتا ہوا اثر و م کی طرف چلا گیا۔۔

.....

معاوز کو یہاں اے ہوئے تقریباً چار دن ہو چکے تھے وہ اپنی بہن کو بھی ہاسٹل سے لے آیا تھا اور اب نانی کی طبیعت

بھی کافی بہتر تھی وہ بھی اب گھر آچکی تھی۔ فاطمہ (معاوز کی چھوٹی بہن) بھی گھر اور ہی تھی، اور آج معاوز کی

پھپھو بھی ائی ہوئی تھی، سب بیٹھک میں بیٹھے ہوئے خوش گپوں میں مصروف تھے۔۔

معاوز مسفرا (پھوپھو کی بیٹی جس کی عمر 3 سال تھی) کے ساتھ کھیل رہا تھا۔

"معاوز تو بالکل بچوں کے ساتھ بچہ بن جاتا ہے۔"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

پھپھو ہنستے ہوئے بولی

"جی انہی بچوں کے ساتھ تو زندگی جینے کا اصل مزہ آتا ہے"

ابھی معاوز نے کھاہی تھا کہ اسکا فون بج اٹھا۔ اسنے مسفرا کے ہاتھ میں کھلونا پکڑا کر اپنی جیب سے موبائل نکال کر سکرین پر دیکھا جہاں انوشے کا نمبر جگمگا رہا تھا۔

"میں آتا ہوں ابھی"

معاوز اٹھ کر کمرے میں جانے لگا

"بائی میں بھی چلوں گی"

مسفرا اپنی توتلی زبان میں رک رک کر بولی۔

"بیٹا میں باہر نہیں جا رہا یہیں کمرے میں ہوں"

معاوز نے اسکی طرف دیکھا

"میں بھی کھیلونگی"

مسفرا نے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے کھلونے اٹھائے۔

"اچھا آؤ"

معاوز کو اسکے سامنے ہارمانی پڑی، مسفرا معاوز کے پیچھے پیچھے کمرے میں چلی گئی،، کال اب کٹ ہو چکی تھی معاوز

نے بیڈ پر بیٹھ کر کال ملائی۔ مسفرا وہیں زمین پر اپنا کچن سیٹ رکھ کر فرنیچر کے ساتھ کھڑی گھوڑا گاڑی پر بیٹھ

گئی۔

"کدھر تھے جناب؟"

انوشے کال اٹھاتے ہی جھٹ سے بولی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یہیں تھا میں نے کہاں ہونا ہے"

ابھی معاویہ نے کہا ہی تھا کہ مسفرانچ میں بول پڑی

"بائی میرے ساتھ بیٹو"

"ہاں تم کھیلو"

معاویہ نے اسے نظر انداز کیا

"کون ہے یہ؟"

یقیناً انوشے نے معاویہ کی آواز سن لی تھی جبھی پوچھا

"پھپھو کی بیٹی ہے یہ۔۔ مسفر"

معاویہ نے بتایا

"بائل رکھ دو میرے ساتھ بیٹو دور لیکے جاؤنگی"

مسفر اپنی گھوڑا گاڑی پر اس کے پاس آئی۔۔

"بیٹھ جاؤ ناپکی کے ساتھ کہاں لے کر جائے گی وہ"

انوشے بھی مسفر کی معصومیت پر مسکرا دی۔۔

"یار وہ۔۔ اچھا تم کھ رہی ہو تو بیٹھ جاتا ہوں"

معاویہ کچھ سوچتے ہوئے کھڑا ہو گیا اور مسفر کے پیچھے گھوڑا گاڑی اور بیٹھ گیا۔۔

"لو چلاؤ اب۔۔"

معاویہ نے فون اب بھی کانوں سے لگایا ہوا تھا اور انوشے بھی انکی ساری باتیں سن رہی تھی۔ مسفرانے گاڑی چلانے

کی کوشش کی مگر وہ تواب ٹس سے مس نہیں ہو پا رہی تھی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بائی اپتا وزن زادہ ہے اتر جاؤ"

مسفر اتر کر کھڑی ہو گئی اور دونوں ہاتھ اپنی کمر اور رکھ کر بولی۔۔ جبکہ انوشے مسفر کی بات پڑ زور سے ہنس پڑی۔

"بہت وزن ہے آپ کا، کم کھایا کرو"

انوشے ہنستے ہوئے بولی

"ہاں ہاں اب تو میں اور بھی کھاؤں گا ضرورت سے زیادہ ہی کھاؤں گا۔۔ جاؤ مسفر اپنے کچن سے میرے لیئے

ناشتہ بنا کے لاؤ"

معاوز واپس بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا

"ناشتہ بناؤں میں؟"

مسفر نے پوچھا، معاوز نے اسکی طرف دیکھ کر گردن ہلا دی۔۔

"آپ یہ بائبل رکھ دو پہلے۔۔ جب سے ائے ہو بائبل بائبل۔۔"

مسفر اگلے میں بولی

"یار اس سے بات تو کراؤ۔۔ کتنی پیاری پیاری باتیں کر رہی ہے یہ۔۔"

انوشے نے مسفر سے بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔۔

"یہ لو مسفر بات کرو فون پر"

معاوز نے فون مسفر کی طرف بڑھایا۔

"مما کہتی ہیں بائبل گندے بچے لیتے ہیں"

مسفر کہتی ہوئی ہونے کھلونے لے کر باہر کی طرف بھاگی۔۔

انوشے ایک بار پھر اسکی بات سن کر مسکرا دی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"لو بھاگ گئی کہ رہی ہے نہیں کرنی بات"

معاوز نے انوشے کو چھیڑا

"معاوز آپ کا تو یہاں دل ہی نہیں لگتا ہو گا، وہاں تو مزے ہیں آپ کے!"

انوشے کچھ سوچتے ہوئے بولی

"نہیں ایسی بات نہیں ہے لگ ہی جاتا ہے!"

"اچھا گھر میں بات کب کر رہے ہو؟ ہمارے بارے میں!"

انوشے نے پوچھا

"یار گھر میں تو سب ٹھیک ہو گیا ہے اب کوشش کرونگا کہ آج ہی کر لوں بات!"

معاوز نے انوشے کو تسلی دینے کے انداز میں کہا

"ٹھیک ہے پھر آپ کر لیجیے گا آرام سے بات، میں کھانا کھانے جا رہی ہوں ماما کب سے آوازیں دے رہی ہیں"

انوشے نے کہا

"اچھا چلو پھر اللہ حافظ!!"

معاوز فون یہیں رکھ کر باہر کی طرف چل دیا

.....

"اب تو پھپھو بھی چلی گئی ہیں، فاطمہ بھی نانی کے ساتھ سو رہی ہو گی، امی ابو اکیلے ہو گئے فلحال بات کر ہی لیتا ہوں"

اب!!"

معاوز رات کا کھانا کھانے کا بعد کمرے میں آکر سوچنے لگا۔۔۔ کافی دیر اسی کشمکش میں گزارنے کے بعد اس نے حتمی

فیصلہ کیا اور اٹھ کے اپنی امی ابو کے کمرے کی گیٹ کے پاس پہنچ کر ہلکا سا کھٹکھٹایا:

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"امی میں اندر آ جاؤں؟"

اسنے اجازت چاہی

"ہاں بیٹا آ جاؤ"

اسکی امی جو لیٹی ہوئی تھی اٹھ کے بیٹھ گئی جبکہ اسکہ ابو جو چشمہ پہنے، تکیہ سے ٹیک لگائے اخبار پڑھنے میں مشغول تھے معاویہ کے آنے پر چشمہ اتار کر سائیڈ پر رکھ دیا البتہ اسی پوزیشن میں بیٹھے رہے۔۔

"بیٹھو بیٹا"

معاویہ کی امی نے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

"وہ ایک بات کرنی تھی آپ لوگوں سے"

معاویہ بیٹھتے ہوئے بولی

"ہاں ضرور کراچی کی کوئی لڑکی پسند کرائے ہوں گے جناب!"

معاویہ کے ابو نے اندازہ لگایا

"آپ کو کیسے پتہ؟"

معاویہ حیرت سے انہیں تکتے لگا

"دیکھ لی اپنے بیٹے کی حرکت!"

معاویہ کے ابو نے معاویہ کی امی کو مخاطب کیا

"کون ہے وہ لڑکی؟"

معاویہ کی امی نے سنجیدی سے پوچھا

"امی وہ میں جن کے ہاں کام کرتا ہوں نا انکی بیٹی ہے۔۔"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے بتایا

"تو وہ یقیناً بڑے گھر کی لڑکی ہوگی یہاں رہ لے گی؟"

معاوز کی امی اب بھی سنجیدہ تھی

"جی۔۔۔ جی امی اس کے گھر والے بھی سب راضی ہیں اور میں انہی کے گھر ٹھہرا ہوا تھا"

معاوز جھجھکتے ہوئے بولا

"اچھا!"

معاوز کی امی نے فقط اتنا ہی کہا

"جی تو کیا کہوں ان کے گھر والوں کو!"

"شادی تو کرنی ہے مہنی تمہاری۔۔۔ اب تم نے پسند کر لی ہے تو اسی سے کر لینا، بس اس کی تصویر دکھا دینا یاد سے

"

معاوز کی امی سپاٹ لہجے میں بولی

"جی تصویر تو ہے میرے پاس، ابھی دکھاتا ہوں"

معاوز نے جیب سے موبائل نکال کر انوشے کی تصویر نکالی

"لو موصوف تو اپنے پیار کی نشانی لے کر بھی گھومتے ہیں"

معاوز کے ابو نے طنزیہ کہا اور دوبارہ اخبار پڑھنے لگ گئے۔

"ہن لڑکی تو پیاری ہے بہت!"

معاوز کی امی نے تصویر دیکھتے ہوئے کہا

"جی تو آپ کراچی چل کر بات کر لیں ہماری!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے کہا

"بیٹا اس مہینے تو مشکل ہے اگلے مہینے آکر بات کر لینگے جبھی منگنی بھی کر دیں گے۔ فلحال تم انسے فون پر بات کروادینا۔"

معاوز کے ابو اخبار چھوڑ کے بولے

"ٹھیک ہے پرسوں جاؤنگا تو انکل کو کہ دوں گا آپ سے بات کر لے۔"

معاوز کہتے ہوئے کھڑا ہو گیا

"پرسوں بھی چلے جاؤ گے؟"

معاوز کی امی نے پوچھا

"جی وہ کام ہے نالیکن اب کی بار میں ہر مہینے چکر لگاتا رہوں گا، وعدہ ہے میرا"

معاوز مسکراتے ہوئے بولا

"ہمم ٹھیک!"

معاوز کی امی نے فقط اتنا ہی کہا اور وہ کہ بھی کیا سکتی تھی۔ معاوز کمرے میں جا کر بیڈ پر لیٹ گیا اسنے سوچا کہ انوشے کو بتا دے بات ہو گئی ہے گھر والوں سے مگر نہیں انوشے نے بھی تو تنگ کیا تھا اسے بعد میں بھی بتاؤنگا۔ وہ سوچتے ہی موبائل چارج پر لگا کر سونے کی کوشش کرنے لگا۔۔۔

اگلا دن کیسے گزرا پتہ ہی ناچلا، معاوز نے اپنے واپس آنے کے بارے میں اور گھر میں جو بات کی تھی اس بارے میں انوشے سے کوئی بات نہیں کی اور نا ہی انوشے نے پوچھنا گوارا کیا۔ معاوز نے اچانک سے پہنچ کے انوشے کو سر پر انڈیہ کا سوچ رکھا تھا مگر کبھی کبھار ہمارے ہر فیصلے تقدیر کو منظور نہیں ہوتے، انسان لمبے چوڑے پلین بنا رہا ہوتا ہے اور تقدیر دور کھڑی مسکرا رہی ہوتی ہے، معاوز انوشے کے ساتھ اپنی زندگی کے حسین دن گزارنے کا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

سوچ رہا تھا مگر اسے کیا معلوم تھا کہ قدرت نے اس کے لیئے کچھ اور بھی سوچ رکھا ہے۔۔ معاویہ گھر والوں کی دعائیں لیتا ہوا اپنے بچپن کے شہر سے نکلا اور سٹیشن پر پہنچ کر ٹرین کا انتظار کرنے لگا، تھوڑی ہی دیر کے انتظار کے بعد ٹرین بھی آگئی اسکا دل کیا کے انوشے کو کال کر کے بتائے وہ ہاتھ ہے "مگر نہیں ایسے تو سارا سر پرانز ہی خراب ہو جائے گا" سوچتے ہی اسنے اپنا فیصلہ ترک کر دیا۔۔ ابھی وہ بیٹھا بیٹھا انوشے کے بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اسکا فون بج اٹھا، سکرین پڑ کسی unknown کا نمبر دیکھ کر اسے تشویش ہوئی مگر کچھ سوچتے ہی اسنے کال پک کر لی

..

"جی کون؟"

معاویہ نے کال اٹھاتے ہی سوال کیا

"لو مجھے نہیں پہچانا تم نے! تمہارا اور میرا تو بہت ہی خاص رشتہ ہے"

دوسری طرف سے جانی پہچانی سی آواز سنائی دی۔

"یہ آواز تو۔۔۔ عمیر۔۔۔ عمیر ہونا تم؟"

معاویہ کچھ سوچتے ہوئے بولا

"ارے واہ بہت اچھا حافظہ ہے تمہارا تو"

عمیر نے معاویہ کو داد دی

"تمہارے پاس میرا نمبر کہاں سے آیا؟"

معاویہ نے پوچھا

"وہ چوڑویہ بتاؤ کراچی کب آنا ہے؟"

عمیر نے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"میں کل آرہا ہوں"

معاوز نے بنا کچھ سوچے جیب دیا

"ارے واہ کل ہی؟ مجھے ملنا ہے تم سے!"

"لیکن کیوں؟"

معاوز نے تشویش بھرے لہجے میں پوچھا

"ایک ضروری بات کرنی ہے تم سے!"

عمیر نے اطمینان سے جواب دیا

"ایسی کیا ضروری بات ہے"

معاوز کو تشویش ہونے لگی

"ارے اتنا پریشاں کیوں ہو رہے ہو تمہارے کام کی ہی بات ہے، پہلے آکر میری بات سن لینا پھر جا کر بھلے اپنی

انوشے سے شادی کر لینا"

عمیر منہ بسور کے بولا

"اچھا کہاں ملنا ہے؟"

معاوز نے کچھ سوچتے ہوئے دریافت کیا

عمیر معاوز کی بات سن کر مسکرا دیا "اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے" عمیر نے سوچتے ہوئے اسکو ایڈریس سمجھایا۔

"ٹھیک ہے پھر میں کل سٹیشن سے ڈائریکٹ وہیں پہنچ جاؤں گا"

معاوز نے عمیر کا ایڈریس نوٹ کرتے ہی جواب دے کر فون کاٹ دیا

"ایسی کیا ضروری بات کرنی ہوگی اسے جو مجھے وہاں بلا رہا ہے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اسے انوشے کے تین سے چار میسج رسیو ہوئے

"کدھر ہو جناب؟"

"کہاں غایب ہو؟"

"کوئی حال احوال ہی پوچھ لیتا ہے بندہ غلطی سے"

معاوز میسج پڑھتے ہی مسکرا دیا۔

"یار موبائل میں چار جنگ نہیں تھی ابھی بھی کم ہی ہے"

معاوز نے جلدی سے لکھ کر میسج سینٹ کیا اور اسکے میسج کا انتظار کرنے لگا۔

"یہ کیا بات ہوئی یار کل بھی ہم بات کر رہے تھے تب بھی چار جنگ ختم ہو گئی تھی اسکے کل بھی یہی ہوا تھا پھر

اسکے کل بھی یہی ہوا، یقیناً آنے والے کل میں بھی یہی ہوگا"

انوشے نے غصے والی ایموجیز کے ساتھ میسج بھیجا

"ارے ارے غصہ کیوں ہو رہی ہو ابھی کر تو رہا ہوں بات!"

"ہاں تو کیا کروں نوافل پڑھ کر آجاؤں شکرانے کے؟"

انوشے تو مانو تپی ہوئی تھی

"یار تم ابھی سے اتنا غصہ دکھانے لگ گئی ہو شادی کے بعد تو پتہ نہیں کیا کرو گی میرا"

معاوز نے دل والی ایموجیز کے ساتھ میسج بھیجا آس پاس اور بھی لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور ٹرین کی آواز سے انوشے

کوشک نا ہو جائے اس لیئے وہ کال نہیں ملا رہا تھا مگر اسکا دل کر رہا تھا کہ ایک بار انوشے کی آواز سن لے۔۔

"شادی کے بعد تو میں کہیں جانے ہی نہیں دوں گی آپ کو، اپنے پاس ہی رکھوں گی ہمیشہ کے لیئے!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے مسکراتے ہوئے میسج لکھ رہی تھی میسج پڑھتے ہی معاوز کے چہرے پر بھی گہری مسکراہٹ پھیل گئی۔ کچھ سوچتے ہی اب وہ اپنا میسج ٹائپ کرنے لگا

"اور اگر ہماری شادی ہی ناہوئی تو؟"

ایسی باتیں مت کیا کرو معاوز اور اگر نہیں کرنی شادی تو ایسی بول دو۔۔ روزانہ اس طرح کی باتیں کر کے دل ناجلایا کرو۔

انوشے نے غصے میں میسج لکھا اور جلدی سے سینٹ کر دیا

"اچھا اچھا مذاق کر رہا ہوں غصہ کیوں ہو رہی ہو؟"

"آپ جیس جا کر موبائل چارج کر لیں اپنا۔۔ نہیں کرنی بات آپ سے"

انوشے نے میسج بھیج کر موبائل سائیڈ پر رکھا اور باہر ہال کی طرف چلی گئی۔۔

"اچھا بابا سوری"

معاوز نے انوشے کا میسج پڑھ کر اپنا میسج بھیجا کہ ڈلیور ہو گیا مگر سین نہیں ہوا۔ پانچ منٹ گزرنے پڑ بھی جب کوئی جواب نہیں ملا تو معاوز نے آس پاس نگاہ دوڑائی سب اپنے اپنے کام میں مشغول تھے کوئی باہر کے نظارے دیکھ رہا تھا تو کوئی سو رہا تھا، معاوز نے اپنا ایک کان پکڑ کر تصویر کھینچی اور انوشے کو سینٹ کر دی۔۔

"لو کان پکڑ کر سوری"

میسج اب بھی سین نہیں ہوا، "شاید کسی کام میں لگ گئی ہوگی"

معاوز نے سوچ کر موبائل بند کر دیا۔

انوشے نے تقریباً آدھا گھنٹہ بعد دوبارہ کمرے میں آکر موبائل اٹھایا جہاں معاوز کے میسج کے نوٹیفکیشن آئے ہوئے تھے۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے واٹس ایپ کھول کر میسج پڑھے اور بے اختیار مسکرا دی
"یہ لڑکا بھی نا"

انوشے نے کچھ سوچنے کے بعد اسکی تصویر کے نیچے لکھا:
"بہت کیوٹ لگ رہے ہو"

میسج سینٹ ہو گیا مگر ڈیلیور نہیں ہوا، انوشے وہیں بیڈ پڑ بیٹھ کر موبائل میں دوسری سوشل ایپس چلانے لگی، وہ کافی
دیر سے معاوضے کے میسج کا انتظار کر رہی تھی، اس نے دوبارہ واٹس ایپ کھولا میسج ابھی تک سین نہیں ہوا تھا، "ضرور
پیسج ختم ہو گیا ہو گا اسکا"

انوشے نے سوچتے ہوئے اپنا موبائل چارج پڑ لگایا اور میگزین لے کر بیٹھ گئی۔۔

.....

یاریہ موبائل کی چارجنگ کو بھی ابھی ہی ختم ہونا تھا معاوضہ پیسجی سے اپنے بیگ میں ہاتھ مار کر کچھ ڈھونڈ رہا تھا،
"لگتا ہے چارجر اور پاور بینک گھر ہی بھول آیا ہوں"

اسنے بیگ کی اچھے سے تلاشی لی۔

"اب تو کل ہی بات ہو سکے گی انوشے سے"

اسنے واپس موبائل جیب میں ڈالا اور بیگ کی زپ بند کر کے ہاتھ باندھ کر ونڈو سے ٹیک لگالیا، اس ایک طرف اس
بات کی خوشی تھی کہ وہ کل انوشے سے مل سکے گا اسے بتا سکے گا کہ میرے گھر والے بھی مان گئے ہیں اس کے
لیئے تو دوسری طرف وہ عمیر کو لے کر بھی پریشان تھا، ایسی کیا ضروری بات ہے جو وہ مجھے اپنے پاس بلا رہا ہے،
معاوضے نے کافی دیر تک سوچا، "خیر کل ہی دیکھیں گے"

اپنے ذہن سے خود ہی عمیر کے خدشات نکال کر انوشے اور اپنی آنے والی زندگی کے حسین خواب دیکھنے لگا۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

.....

اگلے دن معاوز کراچی سٹیشن پڑا رتے ہی عمیر کے بتائے ہوئے ایڈریس پر پہنچا۔

اسنے رکشے والے کو ایڈریس اور ہاؤس نمبر بتایا تو اسنے سیدھا عمیر کے گھر کے سامنے اتارا، عمیر کا گھر کیا تھا ایک شاندار حویلی نما بنگلہ تھا، گیٹ پڑگا رڈز کھڑے تھے، معاوز نے انکے قریب جا کر کہا:

"اندر جا کر عمیر صاحب کو کہو کہ معاوز ائے ہیں"

"جی جی انہوں نے کہا تھا معاوز نام کا کوئی بھی ائے تو فوری اندر بھیج دینا آپ جہ سکتے ہیں"

گارڈ نے گیٹ کھول کر معاوز کو راستہ دیا، معاوز نے اندر جا کر بیل بجائی جسے آکر عمیر نے ہی کھولا،
"میں کب سے تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا، آؤ اندر آؤ"

عمیر نے اسے اندر بلایا۔ معاوز گر دن ہلاتا ہوا اسکے پیچھے پیچھے چل دیا، وہ لان سے ہوتے ہوئے ڈرائنگ روم میں پہنچے۔ جہاں دو بڑے بڑے صوفے کے درمیاں ایک شیشے کی چھوٹی سی میز بچھی تھی، عمیر جاتے ہی کسی بادشاہ کی طرح صوفے پر برابر اجمان ہو گیا اور معاوز کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ معاوز اسکے سامنے والے صوفے پر خاموشی سے بیٹھ گیا۔

"ہاں بولو کس لیئے بلایا ہے مجھے؟"

معاوز نے پوچھا

"پہلے یہ بتاؤ ٹھنڈا پیو گے یہ گرم"

عمیر نے سلام کیا

"بس پانی پلا دو، ایک گلاس"

معاوز نے بلا تکلف کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ایسے کیسے تم پہلی بار میرے گھر آئے ہو صرف پانی پیو گے۔۔؟"

نوید۔۔ نوید ذرا ادھر آؤ"

عمیر نے وہیں بیٹھے بیٹھے آواز لگائی

تبھی سانولی رنگت کا ایک نوجوان لڑکا جس کی عمر بمشکل سترہ سے اٹھارہ ہوگی کمرے میں داخل ہوا۔

"جی صاحب جی"

اسنے آتے ہی عمیر کی طرف دیکھا

"جاؤ جلدی سے دو اور نچ جو س لے کر آؤ"

عمیر نے اسے حکم دیا

"جی ابھی لاتا ہوں"

وہ کہتا ہوا باہر نکل گیا

"عمیر یہ میرا موبائل بھی چارج پڑ لگوادو، راستے میں بیٹری ڈیڈ ہو گئی اور میں چارجر بھی گھر بھول گیا"

معاوض نے اپنا موبائل عمیر کی طرف بڑھایا جسے عمیر نے ہاتھ بڑھا کر لے لیا اور کھڑے ہو کر تھوڑی دیر کے لئے

باہر گیا اور پانچ منٹ کے وقفے کے بعد واپس آیا

"ہاں لگا دیا ہے!"

عمیر بیٹھتے ہوئے بولا

"تو کیا بات کرنی تھی بتاؤ گے؟"

معاوض نے مدعے پر آیا

"ہاں تو مجھے تم سے یہ پوچھنا تھا کہ تم انوشے سے شادی کرنے والے ہو! رائیٹ؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

عمیر نے اپنی ایک آنسو و اچکائی
"ہم انشا اللہ"

معاوز نے پرسکون لہجے میں کہا
"تمہیں پتا ہے تم اس کے بابا کی کمپنی میں جاب کرتے ہو؟"

عمیر نے اب اپنا تیر چھوڑا
"ہاں معلوم ہے مجھے"

معاوز نے اب کی بار نظریں جھکالیں
"تم انوشے کی ضرورتیں پوری کر سکتے ہو؟"

عمیر معاوز کی آنکھوں میں جھانکا وہ اب اس کے سکون کو ٹوٹا ہوا دیکھ رہا تھا
"وہ ایک سمجھدار لڑکی ہے! مجھے یقین ہے ایک اچھی بیوی بنے گی اور میرے ساتھ ایڈ جسٹ کر لے گی"
معاوز سنجیدگی سے بولا

"ہاں کر لیگی ایڈ جسٹ۔۔ جب دن میں پانچ ہزار کا سوٹ پہننے والی کو ہزار روپے والا سوٹ ملے گا تو وہ کر ہی لیگی
ایڈ جسٹ اپنی چھوٹی خوشیاں تمہارے لیئے قربان کر کے کر ہی لے گی ایڈ جسٹ، بالکل سہی کہ رہے ہو کرنا
ہی پڑے گا اتنے بڑے شہر سے، اتنے بڑے گھر سے جب وہ ایک چھوٹے سے شہر جس کا نام تک پاکستان کے اکثر
لوگ نہیں جانتے، اس کے چھوٹے سے گھر میں جا کر رہے گی تو کر ہی لے گی ایڈ جسٹ،، روز روز اپنی خوشیاں مار کر
کر ہی لے گی ایڈ جسٹ"

عمیر نے معاوز کی طرف دیکھا اس کے پریشاں سے چہرے کو دیکھ کر معاوز کو اپنے ارادے کا میاب ہوتے نظر آرہے
تھے۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آخر کہنا کیا چاہ رہے ہو صاف صاف بولو"

معاوز ساری بات سمجھ کر بھی نا سمجھی کا اظہار کرنے لگا

"تم بڑا پیار پیار کا رعب جھاڑتے ہونا، اگر سچ میں پیار ہو تا تو خود کو اسکے لیئے قربان کر دیتے ایسا نہیں کے اسکی خوشیاں ہی چین لو"

عمیر نے گویا اسکے ہر سوال کا جواب پہلے سے ہی تیار کر رکھا تھا۔

"تم کہنا چاہتے ہو کہ اسکی خوشی کے لیئے اسکو چھوڑ دوں"

معاوز ٹھہر ٹھہر کے بولا

"ہاں اگر سچا پیار ہے تو؟ کیونکہ جہاں تک میں اسے جانتا ہوں وہ نہیں کر پائے گی ایڈ جسٹ"

عمیر نے معاوز کی طرف دیکھا جہاں بیچینی ہی بیچینی نظر آرہی تھی۔۔

"اگر۔۔ اگر میں نے اسے چھوڑ دیا تو وہ بکھر جائے گی، ٹوٹ جائے گی وہ۔۔ میں۔۔ میں اسکی خوشیوں کے لیئے

اسے برباد تو نہیں کر سکتا نا۔۔ اور مجھے یقین ہے بہت خوش رہے گی وہ میرے ساتھ"

معاوز کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا وہ اسے کیا کہے اسکے منہ میں جو آتا گیا وہ وہی کہتا گیا

"معاوز تم سمجھ کیوں نہیں رہے اسکی خوشیاں تمہارے ساتھ نہیں ہیں وہ ایک دن روئے گی دو دن روئے گی پھر سب

نارمل ہو جائے گا شادی کے بعد ہمیشہ کے رونے سے تو بہتر ہو گا اس کے لیئے"

اتنا کہتے ہی عمیر معاوز کے برابر میں جا کر بیٹھ گیا معاوز خاموشی سے اسکی باتیں سن رہا تھا اسکے چہرے پر غم وغصے

کے ملے جلے تاثرات آرہے تھے۔ معاوز کو اس طرح خاموش دیکھ کر دوبارہ عمیر ہی بول پڑا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"دیکھو معاویہ ایک سچا عاشق وہی ہوتا ہے جو صرف اور صرف اپنے محبوب کی بھلائی کا سوچے، اسکے لیئے اپنا پیار بھلا دے، ایک بار اگر محبوب سے شادی ہو جائے تو وہ عاشق نہیں رہتا پھر وہ خاوند بن جاتا ہے۔۔ بہتر ہے تم ایک سچے عاشق بن کر ہی اسکی زندگی سے نکل جاؤ"

عمیر اسے عجیب و غریب مثالیں دے کر سمجھا رہا تھا، ابھی معاویہ گم سم سا ہو کر سوچ ہی رہا تھا کہ ندیم ہاتھ میں جو س کی ٹرے پکڑے اندر داخل ہوا اور ٹیبل پر رکھ کر واپس چلا گیا۔۔

"کیا سوچ رہے ہو؟"

عمیر نے معاویہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا

"مگر۔۔ مگر۔۔ انوشے"

وہ کچھ کہنا ہی چاہ رہا تھا کہ عمیر نے اسکی بات کاٹی

"تم اسکی فکر بالکل مت کرو ورنہ بعد دیکھنا سب نارمل ہو جائے گا"

عمیر بالکل اطمینان سے کہہ رہا تھا جبکہ معاویہ تو طے کر ہی نہیں پا رہا تھا کہ وہ کیا کرے اسکا سر زوروں سے گھوم رہا تھا وہ اتنی آسانی سے انوشے کو نہیں چھوڑ سکتا تھا "مگر عمیر بھی تو ٹھیک ہی کہہ رہا ہے میں نہیں رکھ سکوں گا اسے خوش۔۔"

"معاویہ چھوڑو گے تو نہیں نا"

تبھی اچانک سے اسکے کانوں میں انوشے کی آواز گونجی اور یہ ایک ہی بات انوشے اسے کئی بار کہ چکی تھی

"کہاں کہو گیا؟"

عمیر نے پکڑ کر اسے ہلایا

"مگر جنید انکل جاب وغیرہ ان سب کا کیا ہو گا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے پریشاں کن لہجے میں پوچھا، اسکی آنکھوں میں ویرانی چھائی ہوئی تھی گویا اب اسے کسی چیز کی امید ہی نا تھی،

"یار تم تو اتنے ٹیلنٹڈ ہو کہیں بھی جاب مل جائے گی اور تمہاری طرف سے ریزائمنگ لیٹر میں پہنچا دو نگا جنید انکل کو"

یوں معلوم ہوتا تھا جیسے عمیر ساری پلاننگ پہلے سے ہی کر کے بیٹھا تھا

"ٹھیک ہے۔۔ چلتا ہوں"

معاوز بو جھل قدموں سے اٹھ کھڑا ہوا

"یہ جو س تو پیلو"

عمیر نے اسے روکنے کی کوشش کی

"نہیں رہنے دو"

معاوز بنا مڑے ہی کہ کر چلنے لگا

"ایک منٹ معاوز تمہارا موبائل"

عمیر نے دوبارہ اسے آواز لگائی معاوز پیچھے مڑا جہاں عمیر ہاتھ میں اسکا موبائل پکڑے اسی کی طرف بڑھ رہا تھا

"شکریہ"

اسنے فقط اتنا کہا اور باہر کی طرف چل دیا۔۔

"جیسا سوچا تھا بالکل ویسا ہی ہوا"

عمیر نے اسکے جاتے ہی چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سمیٹی اور گیٹ بند کر دیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاویہ کے قدم اب بھی اسکا ساتھ نہیں دے رہے تھے اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے واپس لوٹ جائے یہ ایک بار انوشے سے مل لے۔۔

"اگر انوشے سے ملا تو وہ کبھی نہیں جانے دیگی اور اسے ملنے کے بعد میرا بھی دل نہیں کریگا۔ میں کمزور پڑ جاؤنگا بہت"

وہ عجیب سی کشمکش میں مبتلا دھیرے دھیرے چل رہا تھا تبھی اسکے سامنے رکشہ آکر رکا، معاویہ چپ چاپ اس میں بیٹھ گیا۔۔

"کدھر جانا ہے؟"

رکشہ والے نے پوچھا

"کراچی کینٹ"

معاویہ نے بڑی مشکلوں سے اپنے ہونٹوں سے یہ دو الفاظ نکالے۔۔

اسکے آنسو اسکی آنکھ سے نکلنے کو ترس رہے تھے مگر وہ ابھی رونا نہیں چاہتا تھا خود کو خود کی ہی نظروں میں کمزور ثابت نہیں کرنا چاہتا تھا جیسے جیسے رکشہ اپنی منزل کی طرف بڑھ رہا تھا اسکا دل بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

"اب انوشے سے کبھی ملاقات نہیں ہو سکے گی"

یہ خیال آتے ہی اسکا دل کرتا کہ پھوٹ پھوٹ کے روئے۔۔ رونا بھی دو طرح کا ہوتا ہے، ایک وہ رونا جس میں ہم

چیخ و پکار کرتے ہیں، بے پناہ آنسو بہاتے ہیں، ہر طرف واویلا مچا دیتے ہیں، چیزیں اٹھا اٹھا کر مارتے ہیں رورو کر

لوگوں کو اپنی داستان سناتے ہیں جس سے ہمارے دل کا بوجھ ذرا ہلکا ہو جاتا ہے اور دوسرا رونا وہ ہوتا ہے جس میں ہم

نا تو چیخ و پکار کرتے ہیں اور نا آنسو بہاتے ہیں جب انسان کی امید ٹوٹ جاتی ہے تو سب سے پہلے چپ زبان کو لگتی ہے

بعد دفع تکلیف اتنی ہوتی ہے کہ آنسو باہر گرنے کے بجائے اندر ہی اندر گر رہے ہوتے ہیں اور انکی تکلیف باہر

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

گرنے والے آنسوؤں سے زیادہ ہوتی ہے معاوز کے آنسو بھی اسکے اندر ہی اندر گر رہے تھے، اس کے لب بلکل خاموش ہو چکے تھے اسے جب جب انوشے کا خیال آتا تب تب اسکی سانسیں کانپنے لگتیں، وہ کیسے رہے گی میرے بغیر، وہ بار بار کھ رہی تھی "معاوز مجھے چھوڑنا مت میں نے کبھی کسی کو نہیں کھویا" انوشے کے الفاظ تھے جو ہم کی طرح معاوز کی سماعتوں سے ٹکرا رہے تھے،

"یا اللہ یہ زمین پھٹے اور میں اسی میں دھنس جاؤں، کیوں کی میں نے اس سے محبت، کیوں نہیں سوچا پہلے ہی اسکے بارے میں، آخر زندگی خراب کر دی نا اسکی، نجانے کتنی امید لگائے بیٹھی ہو گی مجھسے" یہ خیال اسکی روح کو جھنجھوڑنے کے لیئے کافی تھا، انسان کبھی کبھار اتنا مجبور ہو جاتا ہے کہ اپنے ہاتھوں سے ہی رابطوں کی ڈوریاں کاٹ دیتا ہے، چاہے کسی ڈوری سے اسکی اپنی زندگی ہی کیوں نا جڑی ہو۔۔۔

"صاحب جی آگئی آپ کی منزل"

رکشہ والے نے اسے مخاطب کیا مگر وہ۔۔ وہ تو نجانے کسی اور ہی دنیا میں جہ چکا تھا۔ اب کی بار رکشا والا اتر کر اسکے قریب آیا اور اسے پکڑ کے زور سے ہلایا

"آپ کی منزل آگئی ہے"

معاوز نے ہوش میں آتے ہی نیچے اتر کر جیب سے اسے پیسے نکال کے دے اور ایک نظر آس پاس کے لوگوں پر ڈوڑائی

"جانے لگے تیرے شہر سے تجھے الوداع بھی نا کہ سکے۔۔"

تیری سادگی اتنی حسین تھی کہ خود کو بے وفا بھی نا کہ سکے"

معاوز چہرے پر ادا سی لیئے آگے کی طرف بڑھ گیا

"بقیہ پیسے تو لیلو صاحب جی"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

پیچھے سے رکشا والا آواز دیتا رہ گیا مگر بے سود۔۔۔

ادھر دوسری طرف انوشے کو معاوز کی طرف سے میسج رسید ہوئے، انوشے شام کے وقت سو کر اٹھی تھی کہ معاوز کے میسج کے نوٹیفکیشن دیکھ کر خوشی خوشی موبائل اٹھا کر چلانے لگی،

"کل سے اب یاد آیا ہے جناب کو! اب دیکھنا میں بھی تڑپا تڑپا کے رہ جائے کرونگی۔

انوشے نے سوچتے ہوئے واٹس ایپ کھول کر میسج پڑھنے شروع کی مگر میسج پڑھتے ہی اسکے چہرے کے رنگ اڑتے نظر آنے لگے، اسکے چہرے پر عجیب سے تاثرات پھیل رہے تھے، شاید اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں ہو رہا تھا اسنے دوبارہ میسج پڑھنا شروع کئے جو کچھ اس طرح سے لکھے تھے۔۔

"انوشے میرے گھر والوں نے تمہارے ساتھ شادی کرنے سے منع کر دیا ہے،

میں یہیں کسی اور سے شادی کر رہا ہوں،

مہربانی کر کے دوبارہ کنٹیکٹ مت کرنا مجھے"

میسج پڑھتے ہی ایک آنسو انوشے کی داہنی آنکھ سے نکل کر اسکے گال پر پھسلا۔

"شاید ناراض ہے وہ"

انوشے نے موبائل بیڈ پر پھینکا اور دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر وحشت سے موبائل کو دیکھنے لگی تبھی اسکی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمڈ آیا۔

"وہ ناراض ہے اس لیئے کر رہا ہے"

اسنے بازوؤں سے آنسو پونچھ کر خود کو تسلی دی اور بیڈ پر کروٹ لے کر لیٹ گئی۔۔

"انوشے آکر چائے پیلو"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

مسز جنید نے کمرے کا گیٹ کھولتے ہی کہا، انوشے جو دوسری طرف کروٹ کیئے آنسو بہا رہی تھی دبی دبی آواز میں کہنے لگی،

"ابھی مجھے نیند آرہی ہے، میں نہیں پی رہی"

"اللہ خیر کرے اسنے چائے کو تو کبھی منع ہی نہیں کیا آج کیا ہو گیا، شاید طبعیت خراب ہو گی اسکی۔"

مسز جنید اسے بغور دیکھتے ہوئے واپس چلی گئی۔

مسز جنید کے جانے کے بعد انوشے کچھ سوچتے ہوئے دوبارہ اٹھی اور موبائل اٹھا کر دوبارہ میسج پڑھنے لگی، آنسو اب بھی اسکی آنکھوں میں رواں دواں تھے، یہ "ٹائپنگ تو معاوض کی نہیں ہے" اسنے ہر لفظ کو بغور دیکھا، "ہاں معاوض تو ایسے نہیں لکھتا، شاید۔۔ شاید اسکا موبائل چوری ہو گیا ہو"

اسنے خود ہی اندازہ لگایا اور آنسو پونچھ کر اٹھ کھڑی ہوئی اب اسکے دل کو ذرا اطمینان ہوا تھا مگر وہ بھی عارضی ہی تھا۔۔

..... عمیر نے کمرے میں جاتے ہی معاوض کا فون چارج پڑ لگایا، موبائل نے آن ہوتے ہی انوشے کے میسج کی نوٹیفکیشن دی، عمیر نے سلائیڈ کیا تو موبائل آن ہو گیا۔
"شکر ہے پاسورڈ نہیں لگا ہوا"

عمیر نے سوچا اور انوشے کے میسج پڑھے جس میں اسنے معاوض کو کیوٹ کہا تھا تبھی اسنے کچھ سوچ کر معاوض کے موبائل سے انوشے کو میسج بھیجے اور پھر وہ میسج معاوض کے موبائل سے ڈیلیٹ کر کے کمرے سے باہر نکل آیا۔

.....

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

سب خواب، سارے سپنے انوشے کے ساتھ ساری زندگی گزارنے کے حسین خواب سب ایک ہی پل میں چکنا چور ہو چکے تھے، معاویہ ٹرین کی ونڈوسیٹ سے سرٹکائے نجانے کن خیالوں میں گم تھا تبھی اسکا فون بج اٹھا، اس نے جھٹ سے جیب میں سے موبائل نکالا اور سکرین پر احمد کا نام دیکھ کر فورن کال رسیو کر لی،

"کہاں ہے یار، تو نے کہا تھا آج آؤنگا اور میں یہاں تیرے گھر کے باہر کب سے ویٹ کر رہا ہوں"

احمد نے معاویہ کی سنے بغیر ہی کھ ڈالا

"احمد میں نہیں آرہا"

معاویہ بالکل سنجیدگی سے کہا

"کیا؟ کیوں؟؟"

احمد نے اپنی آنکھوں سے گوگلز اتر کر حیرانی سے پوچھا

"میں انوشے سے شادی نہیں کر سکتا، اور اسکا سامنا کرنے کی ہمت بھی نہیں ہے مجھ میں"

اس نے گھٹی گھٹی آواز میں کہا

"کیا ہو گیا ہے معاویہ! سب ٹھیک تو ہے نا؟"

احمد نے پوچھا

"ہاں سب ٹھیک ہے بس میں اس کے قابل تھا ہی نہیں شروع سے"

"لیکن ہوا کیا ہے کچھ تو بتا"

احمد نے اپنا سر کھجایا

"احمد جنید سر یا انوشے وغیرہ کوئی بھی میرے بارے میں پوچھے تو کہ دینا میرا رابطہ نہیں ہے میرے بارے میں کچھ

بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"میں پوچھ رہا ہوں ہوا کیا ہے!"

احمد بے اب سختی سے پوچھا

"میں اسکے لائق نہیں ہوں احمد، اسکو اسکے قابل ہی کوئی ملنا چاہیے"

"انف! مجھے پتہ تھا تو نے ایسی حرکت ضرور کرنی ہے، کتنی بار کہا ہے سب برابر ہوتے ہیں تجھے سمجھ کیوں نہیں آتی

"

احمد نے اسے سمجھنے کی کوشش کی

"احمد اسے میرے بارے میں کچھ مت بتانا پلزا اور اپنا خیال رکھنا"

معاوض نے کہتے ہی فون کاٹ دیا اور واٹس ایپ کھول کر آخری بار انوشے کے سارے مسجز پڑھتے

پڑھتے اس پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی وہ کبھی مسکرا دیتا تو کبھی اداس ہو جاتا، آخر کار اس نے اپنا واٹس

ایپ ڈیلیٹ کیا اور فون بند کر کے سم نکال کر ہاتھوں کی انگلیوں سے توڑی اور ونڈوسے باہر پھینک دی، واپس

موبائل بیگ میں ڈالا اور ونڈوسے سرٹکا کر آنکھیں موند لیں۔۔

.....

"میں بھی پاگل ہوں چھوٹی چھوٹی باتوں کو دل پے لے لیتی ہوں"

انوشے واشروم میں کھڑی ہوئی اپنا منہ دھور ہی تھی۔

"آجائے گا وہ! موبائل چوری ہوا ہو گا جی کل سے کوئی کال یہ میسج نہیں کیا تھا"

اس نے چہرے کو ٹاول کی مدد سے خشک کیا اور خود کو تسلی دیتی ہوئی باہر ہال کی طرف چلی گئی۔۔

"کیا ہوا ابھی تو تمہیں نیند آرہی تھی بہت"

مسز جنید نے اسے دیکھ کر پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہاں وہ جب نیندوں میں تھی نا میں"

انوشے کہتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی ابھی بھی اسکے دل میں عجیب سا خدشہ تھا، خود کو جھوٹی تسلیاں ہی دے رہی تھی وہ بھلا کوئی آج تک خود سے بھی جھوٹ بول سکا ہے،، اسنے خود کو مطمئن کرنے کی کوشش تو کی تھی مگر دل میں ابھی بھی ڈر تھا کہیں وہ میسج اسے نے ناکئی مئے ہوں۔۔۔

"یا اللہ میرے دل کے سارے وہم غلط ہوں معاویہ کا موبائل سچ میں چوری ہو گیا ہو"

وہ دل ہی دل میں بول رہی تھی تبھی مسز جنید نے لا کے اسے چائے کا کپ پکڑایا جسے اسنے جبراً مسکراتے ہوئے تھام لیا۔۔

.....

معاویہ کا سردرد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا، پچھلے تین دنوں سے وہ مسلسل سفر میں ہی تھا، اس دوران کھانا پینا بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا۔ وہ بو جھل قدموں سے چلتا ہوا اپنے گھر کے دروازے پر پہنچا اور ساری ہمت یکجہ کر کے گھر کا گیٹ بجایا۔

"آ رہی ہوں"

اندر سے اسکی امی کی آواز سنائی دی اور اگلے دو لمحے بعد ہی اسکی امی نے گیٹ کھول دیا وہ معاویہ کو سامنے دیکھ کر پریشان سی ہو گئی۔

"بیٹا خیریت تو ہے ناسب"

انہوں نے معاویہ کے کندھے سے بیگ اتارا اور اسکی شکل کا بھرپور جائزہ لیا وہ چہرے سے کافی تھکا ہوا لگ رہا تھا، اسکی آنکھوں میں بھی غم کے تاثرات عیاں تھے

"ہمم!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز نے فقط اتنا کہا اور کمرے کی طرف چل دیا

"کیا ہوا بیٹا سب ٹھیک تو ہے نا؟"

معاوز کی امی اسکے پیچھے پیچھے کمرے تک پہنچی

"نچ۔۔۔ جی سب ٹھیک ہے!"

اسنے بیزاریت سے جواب دیا

"پھر واپس کیوں آگئے؟ اور اتنے پریشاں کیوں ہو یہ کیا حال بنا رکھا ہے اپنا"

معاوز کی امی کو واقعی پریشانی لاحق ہو رہی تھی، انہوں نے معاوز کا چہرہ پکڑ کر اپنی نظروں کے سامنے کیا وہ جو کب سے نظریں چرا کر آنسو دبانے کی کوشش کر رہا تھا ماں سے نظریں ملتے ہی آنسوؤں کا دریا اسکی آنکھوں سے اٹھ آیا، معاوز کی امی اسے ایسے دیکھ کر مزید پریشاں ہو گئی۔

"کیا ہوا ہے معاوز سچ سچ بتاؤ ورنہ میں بھی اب رونے لگ جاؤنگی!"

معاوز کی امی نے تقریباً رو دینے کے انداز میں کہا

"امی میں نے اسے چھوڑ دیا!"

معاوز ہچکیوں میں روتا ہوا بولا وہ معاوز جو آج تک بڑی سے بڑی تکلیف پر بھی نارویا تھا آج ہار گیا تھا۔

"کیا ہوا سہی سے بتاؤ نا، اور یہ کیا بچوں کی طرح رو رہے ہو گھر میں تمہاری نانی بھی ہیں ابو بھی ہیں انہوں نے تمہیں

ایسے دیکھ لیا تو مزید پریشاں ہو جائینگے"

معاوز کی امی نے آہستہ سے کہا

معاوز نے بھی ہچکیوں میں اپنی ماں کو ساری داستان مختصر کر کے بتادی جسے بڑے گھور سے سننے کے بعد معاوز کی امی

بولی:

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بیٹا مجھے لگ ہی رہا تھا ایسا کچھ ہو گا وہ بڑے گھر کی لڑکی ویسے بھی یہاں نہیں رہ پاتی، اور تم تو میرے بہادر بیٹے ہونا تم تو ہر مشکل کو مسکرا کر جھیل لیتے ہو، صبر رکھو بس سب ٹھیک ہو جائے گا اور رہی بات کام کی تو وہ یہاں بھی بہت ہیں"

معاوز کی امی اسے اطمینان سے سمجھا رہی تھی، کتنا آسان ہوتا ہے نالوگوں کو سمجھانا مگر کتنا مشکل ہوتا ہے خود اس فیر سے نکل پانا اس وقت جو معاوز پر گزر رہی تھی وہ وہی جانتا تھا کوئی بھی اسکے درد کو نہیں سمجھ سکتا تھا اسکی ماں بھی نہیں۔۔۔۔

"میں جانتا ہوں میں بہت مضبوط ہوں، میں سب برداشت کر لیتا ہوں مگر نجانے کیوں اسکا غم مجھے اندر ہی اندر کھا رہا ہے، نجانے کیوں اس پر صبر ہی نہیں آ رہا مجھے اتنا غم اسے کھونے کا نہیں ہے جتنا یہ سوچ کر ہو رہا ہے کہ وہ کس ہال میں ہوگی، وہ بار بار کہہ رہی تھی مجھے چھوڑ تو نہیں دو گے نا"

معاوز کے آنسو اب خشک ہو چکے تھے وہ خلاؤں میں گھورتا ہوا کہ رہا تھا
"آجائے گا میرے بیٹے صبر بھی آجائے گا، ابھی تھک گئے ہو گے نا بہت کھانا لگا دوں؟"

معاوز کی امی نے پوچھا
"نہیں بھوک نہیں ہے فحال"

معاوز نے فقط اتنا ہی کہا

"ٹھیک ہے پھر سو جاؤ رات کو آرام سے کھا لینا"

معاوز کی امی کہتی ہوئی کمرے کا گیٹ بند کر کے چلی گئی۔۔

معاوز بھی آنکھیں بند کیئے پڑا رہا، نیند کہاں آئی تھی اسے اس بیچینی میں، اسکا سر درد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا بیچینی واضطراب میں اٹھ بیٹھا۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"معاوز چھوڑو گے تو نہیں نا"

الفاظ تھے اسکے کانوں کے پردے پھاڑ رہے تھے وہ نورن اٹیچ واشروم گیا اپنا منہ دھویا اور دبے قدموں سے اپنی نانی کے کمرے کی طرف بڑھا، نانی دوسری طرف کروٹ لئے سو رہی تھی معاوز نے بیڈ کے ساتھ رکھی دوائیوں کی تھیلی اٹھائی اور ان میں کچھ تلاش کرنے لگا، تھوڑی سی سی مزاحمت کے بعد اسکے ہاتھ میں ایک ڈبیا لگی، معاوز وہ ڈبیا لے کر کمرے میں آ گیا، آنکھیں اب بھی لال سرخ ہو رہی تھیں، دل کو سکوں تھا نا سر درد میں کمی آرہی تھی اسنے دوائی کی شیشی کھول کر تین چار گولیاں نکالی اور ایک سی ساتھ منہ میں نگل لیں،، نگلتے ہی بیڈ کے سرہانے ٹیک لگا لیا گلے دولحے بعد ہی نیند نے اسے آن گھیرا، اور وہ نیند کی وادی میں جہ سویا۔

.....

انوشے بار بار موبائل اٹھا کر چیک کر رہی تھی پچھلی رات بھی وہ اسی بیچینی میں ٹھیک سے سو بھی ناسکی تھی۔۔ اسنے اب تک کسی کو کچھ بھی نا بتایا تھا وہ خود کو ہی جھوٹی تسلیاں دے دے کر مطمئن کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"اگر فون چوری ہو گیا ہے تو کسی اور کا موبائل لے کر بھی تو کر ہی سکتا ہے میسج"

انوشے بیٹھی ہوئی موبائل کو گھما رہی تھی

"مگر کوئی چوری کرنے والا مجھے کیوں میسج کرے گا آخر میری کیا دشمنی ہے"

وہ خود ہی سوال کرتی خود ہی جواب ڈھونڈ رہی تھی ابھی اسی اثنا میں بیٹھی تھی کے ڈور بیل بج اٹھی، گھر کا گیٹ اکثر مسز جنید ہی کھولتی تھی کیونکہ وہی ہال میں ہوتی تھی اکثر مگر نجانے کیوں وہ آواز سنتے ہی باہر کی طرف لپکی۔

مسز جنید گیٹ کھولنے ہی جہ رہی تھی انوشے وہیں اپنے کمرے کے گیٹ کے پاس کھڑی ہو کر دیکھنے لگی۔

مسز جنید نے گیٹ کھول کر عمیر کو اندر آنے کا کہا۔

"انوشے تم سے ضروری بات کرنی ہے کچھ، معاوز کے بارے میں"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے جو عمیر کو دیکھ کر مڑی ہی تھی معاذ کا نام سن کر واپس پلٹ گئی۔

"کیا بات کرنی ہے"

اسنے خفگی سے پوچھا

"بتاتا ہوں ایک منٹ! آنٹی جنید انکل کہاں ہے آفس میں تو نہیں تھے وہ"

عمیر نے انوشے کو جواب دیتے ہی مسز جنید کو مخاطب کیا

"بیٹا وہ کمرے میں ہیں۔۔ انکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا اس لیئے نہیں گئے آج"

مسز جنید نے بتایا

"اچھا انہیں دو منٹ کے لیئے بلوادیں"

عمیر نے کہنا مناسب سمجھا جبکہ مسز جنید گردن ہلاتی ہوئی جنید صاحب کو بلانے کے لیئے چلی گئی۔

"کچھ بات کرنی تھی تمہیں!"

انوشے صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولی

"صبر رکھو لڑکی۔۔ بتا رہا ہوں"

عمیر۔ طنزیہ مسکرایا جبکہ انوشے کی یچینی بڑھتی جا رہی تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں جنید صاحب اور مسز جنید بھی آگئے،

"کیسے ہو بیٹا؟"

جنید صاحب عمیر کے برابر میں ہی بیٹھ گئے جبکہ مسز جنید کچن کی طرف چلی گئی۔

"انکل میں بالکل ٹھیک ہوں یہ ریزائینگ لیٹر دیا تھا معاذ نے کل"

عمیر نے جیب میں سے ایک لفافہ نکال کر جنید صاحب کی طرف بڑھایا جبکہ انوشے اسے حیرت سے تک رہی تھی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ریز ایننگ لیٹر؟؟ مگر وہ تو مظفر گڑھ میں ہے نا؟ کراچی کب آیا وہ"

جنید صاحب بھی کافی حیران ہوتے بولے

"جی وہ کل آیا تھا کہ رہا تھا مجھے وہیں جاب مل گئی ہے اس لیئے اب وہیں سیٹلڈ ہو گیا ہے وہ اور آپ سب کو فیس کرنے کی ہمت نہیں تھی اس لیئے مجھے کہہ کر گیا"

عمیر نے کافی اطمینان سے جواب دیا۔

"کیا مطلب فیس نہیں کر سکتا، ایسی کوئی بات ہوگی بھی تو وہ تمہارے پاس کیوں آئے گا، آفس کے کسی اور دوست کے پاس کیوں نہیں گیا،"

انوشے کھڑی ہو کر تقریباً چلاتے ہوئے بولی

"وہ تو مجھے نہیں پتہ کہ وہ میرے پاس ہی کیوں آیا وہ یہ بھی بول رہا تھا کہ اگلے مہینے شادی ہے اسکی"

عمیر ٹانگ پر ٹانگ رکھے اب بھی اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ انوشے کی آواز پر مسز جنید بھی ٹرے میں جوس کے گلاس لے کر جلدی سے آئی۔

"کیا ہوا؟ کیوں چلا رہی ہو؟"

مسز جنید نے پوچھا

"مما یہ بکو اس کی لئے جارہا ہے اسے نکالو یہاں سے!"

انوشے نے عمیر کی طرف انگلی اٹھاتے ہوئے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"بکو اس نہیں کر رہا ہوں میں۔۔۔ سچ کہہ رہا ہوں! چاہو تو اسکو کال ملا کر دیکھ لو"

اب کی بار عمیر بھی غصے میں کھڑا ہو گیا

"بیٹا لیکن ایسے اچانک کیسے؟ سب کچھ ٹھیک تو چل رہا تھا،"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

جنید صاحب بھی کھڑے ہو کر تشویش بھرے لہجے میں بولے

"مما میں بتا رہی ہوں وہ بس مجھ سے ناراض ہے میں نے اسکا رپلائے نہیں کیا تھا اس لیئے"

انوشے اب بھی خود کو جھوٹی تسلی دے رہی تھی،، آنسو تھے کے رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے۔۔

"ٹھیک ہے مرضی ہے تمہاری میں کیا کہہ سکتا ہوں!"

عمیر کہتا ہوا باہر کی طرف جانے لگا جبکہ مسز جنید انوشے کو صوفے پر بٹھا کر چپ کرانے لگی

"عمیر بیٹا وہ کس وقت آیا تھا"

جنید صاحب نے اسے روک کر پوچھا

"انکل وہ کل دن میں آیا تھا مجھے کام تھا اس لیئے میں کل آنا سکا اور ابھی بھی ڈیڈی کے ساتھ جانا ہے بعد میں آتا ہوں"

عمیر نے فلوقت یہاں سے نکلنے میں ہی عافیت جانی۔

"انوشے بیٹا پریشاں نا ہو تم میں کرتا ہوں کچھ!"

جنید صاحب انوشے کے پاس آئے، وہ اسکی بکھری ہوئی حالت دیکھ کر سہم سے گئے تھے، جس باپ نے اپنی بیٹی کی آنکھ میں ایک آنسو تک نا آنے دیا تھا وہ آج اسے روتا بلکتا کیسے دیکھ سکتا تھا۔

"انوشے تم اندر چل کر آرام کر لو"

مسز جنید نے اسے بازوؤں سے کھڑا کرنے کی کوشش کی مگر اسنے ہاتھ جھٹک دیا

"میں کیسے کر لوں آرام ممما، میں نے کتنی بار منع کیا تھا اسے مت جاؤ، میں نے آپ کو بھی کہا تھا وہ نہیں آئے گا۔۔

اب۔۔ اب کیا ہو سکتا ہے، وہ سچ میں نہیں آئے گا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے کی آنکھیں لال انگارہ ہو رہی تھیں وہ اپنے اعصاب پر قابو نہیں رکھ پارہی تھی، حنین اور انابیہ بھی انوشے کی چیخیں سن کر باہر آگئے تھے انہوں نے بھی شاید پہلی بار انوشے کی اس طرح روتا بلکتا دیکھا تھا۔

"بیٹا میں کہہ رہا ہوں نا کہ کچھ کرونگا، ابھی تم اندر جاؤ بچے بھی پریشاں ہو رہے ہیں"

جنید صاحب نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔ انوشے نے نظر اٹھا کر حنین اور انابیہ کی طرف دیکھا جو ڈرے سمے سے کھڑے تھے، وہ انکو دیکھ کر ایک دم کھڑی ہوئی اور کمرے میں جا کر اندر سے گیٹ بند کر دیا۔

"انوشے گیٹ تو کھولو!"

مسز جنید باہر سے گیٹ بجا رہی تھی۔

"ابھی اسے اکیلاھی چھوڑ دو، تھوڑی دیر رو لگی تو سکوں مل جائے گا"

جنید صاحب جو خود سنبھلنے کی حالت میں نہیں تھے مسز جنید کو سمجھا رہے تھے، انہیں معاوضہ کا غم نہیں تھا بلکہ انوشے کی یہ حالت دیکھ کر ان پر بھی سکتہ ساطاری ہو چکا تھا۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ انوشے معاوضہ کے لیئے اس قدر جذبات رکھنے لگی ہے، اب بھی وہ کھڑے ہوئے اس دن کو کوس رہے تھے جب انہوں نے معاوضہ کو انوشے کی سیفٹی کے لیئے ہائر کیا تھا۔

"نا میں اسے ہائر کر تانا یہ دن دیکھنا پڑتا"

وہ بھی من من ہی من میں کہہ رہے تھے مگر کر بھی کیا سکتے تھے جو ہو چکا تھا اسے بدلہ تو نہیں جہ سکتا تھا نا ہاں مگر صبر ضرور کیا جہ سکتا تھا۔

*مگر۔۔ مگر انوشے نے کچھ کر لیا تو خود کے ساتھ

مسز جنید گھبرائی ہوئی آواز میں بولی

"بے فکر رہو اسکے کمرے میں ایسا کچھ نہیں ہے جس سے وہ خود کو چوٹ پہنچا سکے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

جنید صاحب ٹھنڈی آہ بھر کر بولے۔

مسز جنید انوشے کے کمرے کے گیٹ پر نگاہیں جماتی ہوئی وہیں ہال میں کچھ صوفے پر بیٹھ گئی جبکہ جنید صاحب باہر کی طرف نکل گئے۔

انوشے نے کمرے میں جاتے ہی معاوز کو کال ملائی، اس پر تو اب مانو غشتی کی کیفیت طاری ہو گئی تھی،
"اپکا ملایا ہوا نمبر فلوقت بند ہے برائے مہربانی تھوڑی دیر بعد کو شش کیجیے"

دوسری طرف سے سنتے ہی اسنے فون بند کرتے ہی بیڈ پر پھینکا اور برابر ڈر اور سے کچھ ڈھونڈنے لگی، آنسو بہنا اب بند ہو گئے تھے مگر آنکھیں اب بھی لال سرخ تھی۔ تھک ہار کر جب اسے کچھ ناملا تو بیڈ کے سرہانے سرٹکا کر لیٹ گئی، اور آنکھیں بند کر کے معاوز کے ساتھ گزارے لمحات یاد کرنے لگی۔۔

"کیوں کیا معاوز ایسا، کہا بھی تھا کہ مجھے اپنی عادت بنا کر مت چھوڑنا،"

وہ لمبی لمبی سانسیں بھرتی ہوئی ہمکلامی کر رہی تھی۔ معاوز کے ساتھ گزارے لمحات ایک ایک کر کے اسکی نظروں کے سامنے آرہے تھے جنہیں سوچ سوچ کر ہی وہ کبھی مسکرا دیتی اور کبھی اداس ہو جاتی۔۔

.....

"معاوز اگر آپ کے بال لمبے لمبے ہوتے، اور یہ داڑھی مونچھیں ناہوتی تو یقیناً ایک حسین لڑکی لگتے آپ، اور لڑکے تو آپ سے شادی کرنے کے لئے لائن بنا کر کھڑے ہو جاتے،"

انوشے نے معاوز کے گھنگریالے بالوں پر نگاہیں جمائیں،

"نہیں یار ایسے ہی ٹھیک ہوں"

معاوز جو انوشے کے سامنے کھانے کی ٹیبل پر بیٹھا فائل بنارہا تھا توجہ دے بغیر ہی بول اٹھا

"ارے میرے پاس ایک ویگ بھی پڑی ہے ایک بار ٹرای تو کرے نا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے کہتی ہوئی جھٹ سے کھڑی ہو گئی۔

"اچھا پہلے یہ بتاؤ تم لڑکا بن کر کیسی لگو گی"

معاوز نے فائل سائیڈ پر رکھ کر سارا دھیان انوشے کی طرف کیا،

"بلکل ایسی لگتی"

انوشے نے اپنے بال کی لٹھ سے مونچھیں بنا کر دکھائیں جس پر معاوز کھکھلا کر ہنس پڑا۔

انوشے بھی ساتھ ساتھ ہلکا سا ہنسی "مگر اب، اب یہ سب صرف یاد بن کر رہ گیا تھا"

یہ خیال آتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

نجانے کیا سوچ کر اس نے ایک دم سر اٹھایا اور اپنی الماری کھول کر نیچے بنا چھوٹا سا ڈرار کھولا جس میں انوشے کا ہینڈ

مرر، لپ سٹک، بال بنانے والی کنگھی اور سر پر لگانے والا کھوپرے کے تیل کے علاوہ ایک والٹ پڑا تھا۔ انوشے

نے کچھ سوچتے ہوئے کھوپرے کے تیل کی بوتل اٹھائی اور کسی کسی خیال کے تحت اسکا ڈھکن کھول کر حلق میں

انڈیلنے لگی اس سے زیادہ کچھ تو ناہوا بس اسکے منہ کا ذائقہ خراب ہو گیا۔

"یہ بھی کسی کام کی نہیں ہے"

اسنے غصے میں تیل کی بوتل سائیڈ پر پھینکی اور عجیب سی شکل بنا کر واشروم میں جا کر کلی کرنے لگی، تبھی اسے عجیب

عجیب سی ڈکاریں آنے لگی جن میں سے کھوپرے کے تیل کی بوتل آنے لگتی اسکو خود سے ہی گھن آرہی تھی، عجیب

سی وحشت طاری ہی چکی تھی اس پے، آخر کو تھک ہار کر بیڈ پر لمبی ہو کر لیٹ گئی۔

"یہ اللہ پلڑا ایک بار معاوز سے رابطہ کر وادینا بس اس سے گلے شکوے کرونگی پھر واپس الگ کر دینا ہمیشہ کے لیئے،

بس ایک آخری بار اس سے ملو ادے میرے مولا، پھر کبھی کوئی شکایت بھی نہیں کرونگی"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے دونوں ہاتھ گال کے نیچے رکھے مسلسل آنسو بہا رہی تھی شاید پہلی بار کسی کے بچھڑنے کا غم اسے پاگل کر رہا تھا وہ اسی طرح اللہ سے دعا کرتے کرتے، شکوہ شکایت کرتے کرتے کب سو گئی پتہ ہی ناچلا.....

رات تقریباً نو بجے کے قریب اسکی آنکھ کھلی، اسنے موبائل میں ٹائم دیکھا اور واٹر روم جا کر منہ دھونے کے بعد اپنے کمرے کا گیٹ کھول کر ہال کی طرف نظریں گھوماں۔ جنید صاحب صوفے پر پریشاں سے بیٹھے تھے اور مسز جنید ڈائننگ ٹیبل پر حنین اور انابیہ کو کھانا ڈال کر دے رہی تھی، اسنے گھر کا ایسا افسردہ ماحول پہلی بار دیکھا تھا ورنہ عموماً ان کے ہاں ساتھ ہی کھانا کھایا کرتے تھے، وہ آہستہ آہستہ چلتی ہوئی جنید صاحب کے پاس پہنچی۔

"بابا کچھ پتہ چلا معاوضہ کا"

اسنے خفگی سے پوچھا

جنید صاحب جو صوفے سے سرٹکائے آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے، انوشے کی آواز پر فوراً سدھے ہو گئے۔
انوشے کو دیکھ کر مسز جنید بھی گلاس میں پانی ڈال کر اسکے پاس پہنچی۔

"بیٹا بیٹھو یہاں!"

جنید صاحب نے آنکھوں سے اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ انیشے چپ چاپ انکے برابر میں بیٹھ گئی، مسز جنید نے بھی پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا جسے اسنے فوراً پکڑ لیا۔

"بیٹا کچھ لوگ ہماری زندگی میں جانے کے لیئے ہی آتے ہیں، ابھی تم اپنی پڑھائی پر توجہ دو، دھیرے دھیرے

سب ٹھیک ہو جائے گا"

جنید صاحب ٹھہر ٹھہر کے بولے

"ٹھیک ہو جائے گا، کیا ٹھیک ہو جائے گا اب، اب شاید کچھ ٹھیک نہیں ہو سکے گا"

انوشے اضطرابی کیفیت میں کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بیٹا آرام سے بیٹھ جاؤ تسلی سے سوچو ایسے تو طبیعت خراب ہو جائے گی تمہاری"
مسز جنید نے اسے بٹھانے کی کوشش کی۔

"آپ ہی لی کر اے تھے نا اسے میری زندگی میں! یہ دن دکھانے کے لیئے لائے تھے،"
انوشے مسز جنید کو انگور کرتی ہوئی جنید صاحب سے مخاطب تھی اسے کچھ سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کر رہی ہے
خود سے زیادہ اپنے چاہنے والو کو تکلیف دے رہی ہے۔۔۔

"انوشے بیٹا تم آرام سے بیٹھ کر پہلے پانی پیلو"
مسز جنید نے پانی کے گلاس کی طرف اشارہ کیا جو اسنے ابھی بھی ہاتھ میں پکڑا ہوا تھا
"نہیں پینا ہے مجھے پانی"

انوشے نے گلاس پھینک کر مارا طب ہی ماہین کی آمد ہوئی، گیٹ کھلا ہوا تھا اسی لیئے وہ ڈائریکٹ اندر آ گئی تھی شاید
مسز جنید اور جنید صاحب نے اسے بلوایا تھا اور اسی کے انتظار میں بیٹھے تھے۔

"انوشے یہ کیا بد تمیزی کر رہی ہو، اسے جانا تھا وہ چلا گیا اب کیوں سب کو پریشان کر رکھا ہے۔"
ماہین نے آتے ہی انوشے اور چلانا شروع کر دیا

"ماہین میں، میں پاگل ہو جاؤنگی اسکے بغیر، میں کمرے میں جاتی ہوں تو اسکی آہٹ محسوس ہوتی ہے، موبائل اٹھاتی
ہوں تو یوں لگتا ہے اسکا میسج آجائے گا، ڈائمنگ ٹیبل کو دیکھتی ہوں تو اسکی جگہ خالی دیکھ کر وحشت ہوتی ہے، مجھ سے
نہیں رہا جاتا بلکل بھی اب۔۔"

انوشے نے بات ختم کر کے ماہین کو دیکھا اور پھر ایک نظر ٹوٹے ہوئے گلاس کے شیشو پر دوڑائی اور ٹھیک دو منٹ کی
خاموشی کے بعد دوبارہ بول پڑی:

"ہاں میں زندہ ہی کیوں ہوں اب مر ہی جانا چاہیے مجھے تو"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے ٹوٹے ہوئے گلاس کا شیشہ اٹھا ہی رہی تھی تبھی مسز جنید اسکی طرف چلاتی ہوئی بڑھی، جنید صاحب پر تو جیسے سکتہ ساطاری ہو گیا تھا وہ خاموشی سے اسے دیکھ رہے تھے، ماہین نے بنا کوئی ایک بھی لمحہ ضائع کیے اسکی طرف بڑھی اور اسکے ہاتھ سے کانچ کے ٹکڑے چھڑوا کر منہ پر دو تھپڑ رسید کئے۔۔

"کیا پاگل و حشیوں والی حرکتیں کر رہی ہو، ایسے کیا واپس آ جائے گا وہ،، دیکھو اپنے بابا کی طرف کس طرح پریشاں کر رکھا ہے سب کو تم نے، کم از کم اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کا ہی خیال کر لو،، بھول جاؤ کے کوئی معاذ بھی تھا تمہاری زندگی میں"

ماہین اب بھی چلاتے ہوئے بول رہی تھی
"میں کیسے بھلا دوں ماہین اسے، آسان نہیں ہے میرے لیئے یہ"

انوشے زمین پر بیٹھتے ہوئے بولی

"انوشے ادھر دیکھو میری طرف،"

ماہین بھی اسکے ساتھ وہیں پر بیٹھ گئی اور اسکا چہرہ تھوڑی سے اٹھا کر اپنی نظروں کے سامنے کیا، اسکی آنکھوں سے بہ رہے تھے، مسز جنید ٹوٹے ہوئے گلاس کے ٹکڑوں کو اٹھانے میں لگ گئی جبکہ ماہین اسے سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔۔

"انوشے زندگی میں ایک چیز ہوتی ہے 'کمپر و مائز'، پر سکون زندگی گزارنے کے لیئے اسکی بہت ضرورت ہوتی ہے، جس چیز کو ہم بدل نہیں سکتے ہمیں چاہیے کمپر و مائز کر لیں، اپنی کسی بھی خواہش کو جنوں مت بناؤ، کیونکہ زندگی میں کچھ چیزیں ہوتی ہیں ایسی جو ہمارے لیئے بنی ہی نہیں ہوتی، چاہے ہم۔ روئے، چلائے، گڑ گڑائے یہ مر بھی جائیں جو نہیں ہے ہمارا وہ بس نہیں ہے اس بات کو قبول کر لو"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

لمحے بھر کو اسنے انوشے کے چہرے کی طرف دیکھا وہ چپ چاپ اسکی باتیں سن رہی تھی آنسو تھم چکے تھے، ماہین ہلکا سا مسکرائی پھر دوبارہ بول اٹھی

"سب کچھ تو دیا ہے اس خدا نے تمہیں، اتنا پیار کرنے والے ماں باپ بہن بھائی مجھ جیسی اتنی پیاری دوست اور کیا چاہیے تمہیں!!"

"تو ان سب کے بدلے میں مجھ سے میرا معاوضہ چھین لینگے وہ"

انوشے نے نظریں نیچی رکھ کے ہمی پوچھا

"انوشے یار چھینا نہیں ہے وہ خود گیا ہے!! اپنی مرضی سے۔۔ اچھا چلو چھوڑو یہ سب آجاؤ کھانا کھاتے ہیں! تم نے کچھ نہیں کھایا نا صبح سے"

ماہین کہتے ہوئے فورن کھڑی ہو گئی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے"

انوشے بھی اب کھڑی ہو کر آنسو صاف کرنے لگی۔

"میرے لیئے کھالو تھوڑا سا، دیکھو اتنا دور سے اتنی رات کوائی ہوں تمہارے لیئے"

ماہین نے بہت اپنائیت سے کہا جس پر انوشے اثبات میں گردن ہلاتی ہوئی ٹیبل پر پہنچ گئی۔۔

"آپ بھی آجائیں"

مسز جنید نے جنید صاحب کو مخاطب کیا۔ جنید صاحب نے بس گردن ہلائی اور واش بیسن کی طرف چلے گئے۔۔

انوشے نے مشکل سے کھانے کا ایک لقمہ ڈالا، وہ ایک ہی لقمہ پانچ منٹ تک چباتی رہی وہ لقمہ اسکے حلق سے اترنے

کا نام ہی نہیں لے رہا تھا، ماہین نے اسکی کیفیت کو بھانپتے ہوئے پانی کا گلاس اسکی طرف بڑھایا، اسنے پانی کے ذریع

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

ذریعہ وہ نوالہ نگلا، اسی طرح باقی کا کھانا بھی وہ پانی کی مٹی سے نگلتی رہی، انوشے کو کھانا کھاتا دیکھ کر جنید صاحب اور مسز جنید کچھ پرسکون ہو گئے، وہ کھانا کھاتے ہی اٹھ کر کمرے میں چلی گئی اور گیٹ بند کر لیا۔

"آئی آپ لوگ اسے کسی چیز کے لئے فورس مت کرے گا، اسے تھوڑا ٹائم دیں، سپیس دیں، انشا اللہ سب نارمل ہو جائے گا"

ماہین نے انوشے کے کمرے میں جانے کے بعد جنید صاحب اور مسز جنید کو مخاطب کیا۔

"ہاں بیٹا ہم احتیاط کریں گے ویسے تمہارا بھی بہت شکریہ۔ بہت مدد کی تم نے"

مسز جنید آنکھوں میں نمی بھرتے ہوئے بولی

"شکریہ کی کوئی بات نہیں آئی میرا فرض تھا، ویسے اب چلتی ہوں رات کافی مٹی ہے"

ماہین کہتے ہوئے اپنی گھر کی طرف روانہ ہوئی۔

.....

رات کا نجانے کون سا پھر تھا، ہر طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا، سب لوگ خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے،

الو کی گٹر گوصاف سنائی دے رہی تھی، چاند کی مدھم سی روشنی کھڑکی سے داخل ہوتے ہوئے کسی پر روشنی ڈال رہی تھی جو سجدے میں گرا ہوا اپنے رب کے سامنے آنسو بہا

رہا تھا ساتھ ساتھ کچھ کہ بھی رہا تھا یہ شاید کچھ مانگ رہا تھا۔

اسکی دھیمی سی آواز بھی کمرے میں گونج رہی تھی،

"یا اللہ میری محبت بے حد پاکیزہ ہے اور تو تو پاکیزہ محبتوں کو ملواتا ہے نا، ہاں مانا میں نے خود چھوڑا ہے اسے میرے

اللہ مگر میں خود اس کے بغیر نہیں رہ سکتا، میں دنیا کی تمام چیزوں سے بیزار و عاجز آچکا ہوں اس ایک شخص کے بغیر، یہ

اللہ تجھے تو پتہ ہے نامیری چاہت کا، یارب تجھے تو حیا آتی ہے نا اپنے بندوں کو خالی ہاتھ لوٹاتے ہوئے، یا اللہ بس مجھے

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اس قابل بنادے کہ میں فخر سے اس کے ساتھ شادی کر سکوں، یا اللہ تیرے لیئے تو کچھ بھی مشکل نہیں ہے نا، تو میرے لیئے بھی کن کہ دے مولا، ناممکن سی بات لگتی ہے مگر تیرے لیئے تو کچھ ناممکن ہے ہی نہیں یا خدا میرے دل کو سکون دیدے اس نامحرم کو میرا محرم بنادے "

وہ مسلسل گڑ گڑا رہا تھا، اپنے رب سے مانگ رہا تھا۔ کبھی کبھی رب کو بندوں کا مانگنا اتنا اچھا لگتا ہے کہ وہ فوراً کن فرمادیتے ہیں۔ شاید خدا کو بھی معاذ کی عاجزی بے حد پسند آگئی تھی، انکے لیئے بھی خدا نے کن فرمادیا تھا، معاذ نے جائے نماز سمیٹ کر اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھے، وہ اب کچھ پر عزم نظر آ رہا تھا۔ آخر خدا سے بات کر کے ہی انسان کے دل کا غبار ہلکا ہو جاتا ہے، ایک وہی ہے جو ہماری ساری باتوں کو دھیان سے سنتا ہے اسے سے بات کر کے دل کو سکون ملتا ہے، تکلیف میں بہت رو دینے کے بعد جب درد اس مقام پر آجائے کہ آنسو تھم جائیں وہاں سے مضبوطی کا سفر شروع ہو جاتا ہے جو انسان کو اسکے رب سے باندھ دیتا ہے۔۔

"ہاں میں اپنے آپ کو اس کے قابل بناؤں گا، باقی راستہ وہ خدا خود بنائے گا میرے لیئے۔"

معاذ کھڑا ہو کر کھڑکی پر بیٹھی ننھی سی چڑیا کو دیکھنے لگا جو اپنی ننھی ننھی آنکھوں سے اسے ہی گھور رہی تھی۔ معاذ جیسے ہی کھڑکی کے پاس پہنچا وہ پھر کر کے اڑ گئی۔ وہ کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر باہر چھائی ہوئی گہری ویرانی کو دیکھنے لگا، ہر چیز پر سناٹا طاری تھا، مگر جب خود کے اندر ہی دنیا ویران ہو جائے تو باہر جی ہنگامے و سناٹوں سے فرق نہیں پڑتا۔ اسنے ایک لمبی آہ بھر کر کھڑکی بند کی اور بیڈ پر لیٹ گیا

.....

"انوشے تم اندر ہو؟"

ماہین نے انوشے کے کمرے کا گیٹ کھولتے ہوئے دھیمی سی آواز میں پوچھا، کمرے میں نائٹ لیمپ کی مدھم سی روشنی جل رہی تھی، انوشے کی طرف سے کوئی جواب ناملنے پر بھی ماہین اندر آگئی۔ اسے معلوم تھا اسنے اندر ہی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

ہونا ہے آخر جا بھی کہاں سکتی ہے! اسنے اندر آتے ہی کمرے کی لائٹ آن کی، تبھی اسکی نظر انوشے پر پڑی جو زمیں پر جائے نماز بچھائے، سر پر نماز کی طرح دوپٹہ باندھے وہیں مصلحے پر لیتی یہ یوں کہ لو کے سو رہی تھی۔ اب تو اسکا یہی روز کا معمول تھا، کھانا بھی وہ وہیں کمرے میں کھاتی تھی، یہ کھ لیجیے نگلتی تھی، کسی سے بات چیت بھی نہیں کرتی تھی بس اسی کمرے تک اسکی دنیا محدود ہو کر رہ گئی تھی، وہ اٹھتی، نماز پڑھتی، کھاتی اور سو جاتی اسی طرح اسکی زندگی کی ڈگر چل رہی تھی۔

"انوشے اٹھ بھی جاؤ۔ دو بج رہے ہیں"

ماہین نے اسے بازوؤں سے پکڑ کر جھنجھوڑا، انوشے فورن ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی۔

ماہین کی طرف ایک نظر دیکھا اور پھر جائے نماز کی طے بنا کر سائیڈ پہ رکھ کہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"ہاں تو کیا سوچا اب تم نے؟"

ماہین بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی

"کس بارے میں؟"

انوشے نے سپاٹ لہجے میں پوچھا

"یونیورسٹی چلنا ہے یا نہیں؟ پڑھنا ہے یا نہیں؟"

ماہین کا لہجہ اب سخت تھا

"مجھے باہر کی دنیا اچھی نہیں لگتی اب"

انوشے آہستہ آہستہ سر پہ بندھا دوپٹہ کھولنے لگی۔

"یہ اسی کمرے میں پڑے پڑے کیا ملتا ہے تمہیں"

ماہین نے کمرے کے چاروں طرف نگاہ دوڑائی

"سکون"

انوشے اطمینان سے بولی

"ٹھیک ہے کرو اپنی مرضی"

ماہین اب کھڑی ہو گئی، وہ اسکی کیفیت کو سمجھ سکتی تھی اسلیئے اسکے تلخ لہجے کے باوجود آتی جاتی رہتی تھی بس ایک وہی تو تھی جس سے انوشے تھوڑی بہت بات کر لیا کرتی تھی ورنہ وہ تو اب کسی کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتی تھی۔

"یار کیا ہو گیا! چھ مہینے ہو گئے اب تو نارمل ہو جاؤ۔ مجھے میری پرانی انوشے لوٹاؤ"

ماہین بھی ایک نمبر کی ڈھیٹ تھی۔ دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئی

"سات مہینے اور دس دن"

انوشے نے سختی سے جواب دیا

"ہاں نا وہی تم آٹھ لگاؤ"

ماہین بے دھیانی میں بولی

"سات مہینے اور دس دن!! نا ایک کم نا ایک زیادہ"

انوشے نے اب کی بار انگلی اٹھا کر کہا

"اچھا اچھا لڑکیوں رہی ہو! لگاؤ تم یہاں بیڈ کے حساب، چلتی ہوں میں"

ماہین کھڑی ہو کر فورن مڑ گئی۔

"ماہین لائٹ اف کر کے جانا"

انوشے نے پیچھے سے اسے آواز دی۔ ماہین نے گردن ہلاتے ہوئے لائٹ بند کی اور کمرے سے نکل گئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے سائیڈ سے موبائل اٹھایا اور معاویہ کی تصویر کو غور سے دیکھنے لگی۔ آنسو اسکی آنکھ سے نکل کر موبائل کی سکرین پر گرنے لگے اور پھر اسی تصویر سے باتیں کرنے لگی۔

پتہ ہے معاویہ میں جب بہت تھک جاتی ہوں تو زندگی کے صفحات واپس پلٹ کر دیکھنا شروع کر دیتی ہوں، اور اس صفحے پر آکر رک جاتی ہوں جہاں زندگی تمہیں مجھ سے ملواتی ہو مگر۔۔ مگر میری زندگی اس صفحے پر ہی اٹک گئی ہے وہاں سے آگے بڑھتی ہی نہیں،"

وہ لمحے بھر کور کی اور آنسو صاف کرنے لگی

"اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم نے مجھے چھوڑ ہی جانا ہے وہ بھی اس حالت میں، تو میں کبھی تم سے اظہار ہی نہ کرتی اپنی محبت کا، اور اگر مجھے معلوم ہوتا کسی کے چھوڑ جانے سے انسان اتنا تبدیل ہو جاتا ہے تو میں محبت کے سائے سے بھی دور رہتی"

اسنے کہتے ہی موبائل بند کیا اور واپس سائیڈ پر رکھ دیا، آنکھیں بند کرتے ہی اسے معاویہ کے ساتھ گزارے ہوئے دن یاد آنے لگتے۔ آنسو اسکی پلکوں کو تر کر رہے تھے اور باہر آنے کے لیے پیچین سے تھے اسنے فورن سے اپنی آنکھیں مسلی اور دوبارہ آنکھیں بند کر کے خود سے ہی ہمکلامی کرنے لگی

"سب کہتے ہیں صبر کرو۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا، کیا ٹھیک ہوا؟ کچھ بھی تو نہیں، سب کچھ ویسا ہی ہے، بس اب تنہا رہنے کی عادی ہو گئی ہوں، صبر ہی کر رہی ہوں جب سے پھر بھی اب کیا چاہتے ہیں یہ لوگ مجھ سے، مجھے عادت ہو گئی صبر کی اب اسی صبر سے زندگی گزارنی ہے مجھے ہمیشہ تنہا رہ کر"

انوشے ہمکلامی کرتے کرتے آنسو بھی بہا رہی تھی اور ایسا ہی تو تھا اسے سچ میں صبر اگیا تھا اب کیونکہ اپنے آنسو کو جب خود صاف کرنا پڑے تو صبر ہی جاتا ہے۔

بے آواز رونا پڑے تو صبر آھی جاتا ہے۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اپنی چیخوں کو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ کر شیشے کے سامنے روک کر کھڑے ہونے سے صبر آہی جاتا ہے۔

اپنے آنسوؤں کو تکیہ کے اندر جذب کرنے سے صبر آہی جاتا ہے۔

اپنی حالت بگاڑ لینے سے صبر آہی جاتا ہے۔

اپنی ہنسی کو دفنا کر صبر آہی جاتا ہے۔

اپنے ہوش کھو دینے سے صبر آہی جاتا ہے۔

دل ٹوٹنے کے بعد موت تک صبر ہی تو باقی رہتا ہے جو سانسوں کو دھکا دے رکھتا ہے۔۔

ماہین ابھی انوشے کے کمرے سے نکلی ہی تھی کہ مسز جنید جو پہلے سے ہی ہال میں بچے صوفے پر پریشاں بیٹھی تھی فوراً کھڑی ہو کر ماہین کو مخاطب کرنے لگی۔

"کیا ہوا بیٹا"

"آنٹی اس نے یونیورسٹی جانے سے منع کر دیا ہے"

ماہین نے جواب دیا

"پتہ نہیں بیٹا کیا ہو گا اسکا، عمیر نے اتنی بار کہا ہے کہ مجھ سے شادی کروادو میں سنبھال لوں گا سب، مگر ایسی حالت

میں کیسے کر دیں شادی اسکی یہ تو کمرے سے بھی نہیں نکلتی"

مسز جنید انتہائی افسردہ لہجے میں بول رہی تھی۔

"آنٹی آپ بیٹھیں"

ماہین نے انہیں صوفے پر بٹھایا

"آنٹی آپ فکر مت کرو سب ٹھیک ہو جائے گا میں اسے سمجھانے کی کوشش کروں گی"

ماہین مسز جنید کے گھٹنوں کے پاس بیٹھ کر انہیں تسلی دینے لگی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بیٹا اب انوشے کے بابا بھی بہت پریشاں رہتے ہیں، وہ کہہ رہے تھے میں کسی سائیکسٹریسٹ سے بات کر لیتا ہوں" مسز جنید کی آنکھوں سے اب آنسو جاری ہو گئے۔

"آنٹی آپ پریشاں نا ہو بس ایک دن اور رک جائیں مجھے کسی سے ملوانا ہے انوشے کو، اگر اسکے بعد بھی کچھ نہیں ہوا پھر آپ دیکھ لیجیے گا جو کرنا ہے"

ماہین بھی اب سنجیدہ ہو گئی،

"ٹھیک ہے بیٹا تم کر کے دیکھ لو، ہم تو اب نا امید ہو چکے ہیں"

مسز جنید مایوسی سے بولی

"آنٹی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوا کرتے، اس پہ بھروسہ رکھیں سب بالکل ٹھیک ہو جائے گا"

ماہین کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی

"امید ہی تو ہے جس کی وجہ سے اتنا ٹھہرے ہوئے ہیں، خیر تم بیٹھو میں چائے لاتی ہوں تمہارے لیئے"

مسز جنید بھی کھڑی ہو گئی

"نہیں آنٹی مجھے لیٹ ہو رہا ہے یونی کے لیئے، وہ تو بس جاتے جاتے سوچا انوشے کی خیریت پوچھوں"

ماہین نے مسکراتے ہوئے انہیں روکا

"اچھا ٹھیک ہے خیال رکھنا اپنا"

مسز جنید نے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کے رخصت کیا، ماہین بھی مانو گھر کے ایک فرد کی طرح ہو گئی تھی اس میں کوئی

شک نہیں تھا کہ وہ ایک بہترین دوست تھی، وہی انوشے کو بھی سنبھال رہی تھی اور جنید صاحب، مسز جنید کی

ڈھارس بندھانے والی بھی وہی تھی۔ وہ انوشے کو اسکی نارمل لائف پر لانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی اور ایک

مخلص دوست ہونے کا ثبوت بھی دے رہی تھی۔۔

"آئی انوشے اندر ہے؟"

ماہین شام کے وقت کسی لڑکی کو ساتھ لے کر ہال میں داخل ہوئی۔

"ہاں بیٹا اندر ہی ہے اسے کہاں جانا ہے، ویسے یہ کون ہے؟"

مسز جنید نے ماہین کے ساتھ کھڑی لڑکی کو گھورا جو اوپر سے نیچے تک عبائے میں تھی

"آئی دوست ہے یہ!"

ماہین نے مسکرا کے کہا

"السلام علیکم"

اس لڑکی نے اپنا نقاب ہٹا کر سلام کیا

"وعلیکم السلام"

مسز جنید بھی مسکرا دی۔

"بیٹھو تم لوگ میں کھانے کے لیئے لاتی ہوں کچھ"

"آئی رہنے دیں بس پانی پلا دیجیے گا ہم جب تک انوشے کے پاس ہیں"

ماہین نے کہتے ہی اس لڑکی کا ہاتھ پکڑا اور انوشے کے کمرے کی طرف چل دی۔

ماہین نے کمرے میں جاتے ہی لائٹ آن کی، انوشہ جو آنکھوں پر بازو رکھے بیڈ کے سرہانے سے سرٹکائے بیٹھی تھی

فوراً چونک گئی، اور دھیمی سی آنکھ کھول کر ایک نظر ماہین کی طرف دیکھا اور پھر اس لڑکی کو۔

"آؤ بیٹھو ماہین!"

انوشہ ٹھیک سے ہو کر بیٹھ گئی اور ماہین کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ند اتم بھی بیٹھو"

ماہین نے پہلے ندا کو بٹھایا اور پھر خود بھی کمر ٹیبل ہو کر بیٹھ گئی۔

"ماہین کون ہے یہ"

انوشے نے اس لڑکی کی طرف اشارہ کر کے پوچھا

"پہچانو اسے"

ماہین استہزایا لہجے میں بولی

"میں نے نہیں پہچانا اسے"

انوشے پریشاں کن لہجے میں بولی

"یار میں ندا!"

اس لڑکی نے اپنا خود تعارف کرنا مناسب سمجھا

"ندا؟؟؟"

انوشے نے اب بھی نا سمجھی کا اظہار کیا

"یار اسنے ہمارے ساتھ میٹرک کی تھی نا، بھول گئی"

ماہین نے اسے یاد دلانے کی کوشش کی

"اوہ ہاں ہاں یاد آیا! یہ تو پوری بدل گئی"

انوشے دماغ پر زور ڈالتے ہوئے بولی

"ہاں مجھے تو حالات نے بدل دیا تم بتاؤ کیسی ہو"

ندانے اسے بغور دیکھتے ہوئے پوچھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"تمہیں کیسی لگ رہی ہوں؟"

انوشے جبراً مسکرائی

"پہلے تو بہت ہنسا کرتی تھی بہت بولا کرتی تھی اب اتنی خاموش خاموش۔۔۔"

ندا اسکی کیفیت کو بھانپتے ہوئے بولی

"ہاں بس جب بولا کرتی تھی، ہنسا کرتی تھی سب تنگ تھے اور اب خاموش ہو گئی ہوں کسی کو تنگ کرتی نہیں۔"

انوشے افسردہ سے لہجے میں بولی

"اچھا سہی!!"

ندا نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ مسز جنید ٹرے میں کولڈ ڈرنک کے گلاس اور چپس رکھے کمرے میں داخل ہوئی اور بیڈ پر بھی رکھ کے واپس پلٹ گئی۔

"تم سناؤ کیا چل رہا ہے زندگی میں!"

انوشے نے اب خاموشی کو توڑا

"زندگی میں،،، میں تفسیر القرآن کر رہی ہوں آج کل"

ندا کچھ سوچتے ہوئے بولی

"اور انوشے تمہیں پتہ ہے اسکی شادی بھی ہو گئی تھی"

اب کی بار ماہین کولڈ ڈرنک کا گلاس اٹھاتے ہوئے بولی

"واہ مبارک ہو!!"

انوشے ندا کی طرف دیکھ کر مسکرائی

"بیوہ ہوں اب" ندا نے طنزیہ مسکرا کر انوشے کی مسکراہٹ کو بکھیرا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اوہ سوری"

انوشے شرمندہ سے لہجے میں بولی

"نہیں کوئی بات نہیں تمہیں کونسا پتہ تھا"

نداب بھی مسکرا رہی تھی مگر انوشے شاید اسکی مسکراہٹ کے پیچھے چپے درد کو محسوس کر پار ہی تھی۔

"شادی کب ہوئی تھی؟"

انوشے نے پوچھنا مناسب سمجھا سو پوچھ لیا

"دو مہینے پہلے"

دوسری طرف سے جواب فوراً تیار تھا

"اچھا پھر کیا ہوا تھا"

انوشے نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہماری رخصتی کے ٹھیک ایک دن بعد اور ولیمے سے ٹھیک اک دن پہلے وہ کہیں جا رہے تھے، ایکسیڈینٹ ہو گیا تھا

انکا، اور وہ چلے گئے مجھے اکیلا چھوڑ کر۔"

ندخلاؤں میں گھورتی ہوئی بولی جبکہ انوشے کو اسے اتنا سکوں میں دیکھ کے حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے۔

"پھر تم تو ابھی عدت میں ہو گی نا"

انوشے نے پوچھا

"ہاں میں ہی ہوں"

مسکراہٹ ابھی بھی قائم تھی

"یاد آتی ہے؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے اسے مزید کریدا

اب کی بار وہ جواب دینے کی کوشش کر رہی تھی کہ اسکی ایک آنکھ سے آنسو نکل کر اسکے گال پر پھسلا۔

"پسند کی شادی تھی ہماری"

اسنے ہاتھ سے آنسو صاف کیا

"تم بہت مضبوط ہوندا"

انوشے اسکو گھورتے ہوئے بولی شاید اسے اسکی مسکراہٹ ہضم نہیں ہو رہی تھی۔

"مضبوط بننا پڑتا ہے انوشے، جب سے تنہا سفر شروع کیا تو شدت سے احساس ہونے لگا ہے کہ لوگوں کا ہجوم کبھی

بھی روح کا ساتھ نہیں ہوتا، ہمیں خود کو خود مضبوط کرنا پڑتا ہے انوشے۔"

ندا اسکو سمجھانے کے سے انداز میں بول رہی تھی

"کر ہی تو لیا ہے مضبوط، اب کسی سے کوئی شکوہ نہیں کرتی میں۔"

انوشے بھی اب طنزیہ مسکراتے ہوئے بولی جبکہ ماہین تو بس چپس کھاتے کھاتے انکی باتوں کو سن رہی تھی، اسنے بیچ

میں بولنا مناسب نہیں سمجھا اسلیئے بس دونوں کی شکلیں ہی دیکھ رہی تھی۔

"انوشے تنہا رہنا مضبوطی نہیں ہوتی، بلکہ مضبوطی تو وہ ہوتی ہے جب ہمارا دل کر رہا ہو کہ ہم چیخ چیخ کر لوگوں کو اپنے

دل کا ہال سنایں مگر اپنے برابر بیٹھے شخص کو بھی اپنی دل کی ازیت پتہ نا لگنے دیں۔ مضبوطی کا سفر وہاں سے شروع

ہوتا ہے جہاں سے ہم اپنے آپ کو اپنے رب کے قریب کر لیتے ہیں"

ندا بڑی اپنائیت سے انوشے کو سمجھا رہی تھی

"مگر اس غم محبت سے نکلنا آسان نہیں ہوتا، میں نہیں بن سکتی تمہاری طرح مضبوط، مجھے آج بھی اسکے ساتھ

گزارے ہوئے ایک ایک لمحے یاد ہیں! آسان نہیں ہے میرے لیئے مضبوط بننا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے آنکھوں میں نمی بھرتے ہوئے بولی

"انوشے تمہیں کیا لگتا ہے میرے لیئے آسان ہے، اسی کمرے میں اپنا دن رات تنہا گزارنا جہاں اسکے ساتھ اپنی زندگی کی سب سے حسین رات گزاری۔ جہاں میں نے اپنی زندگی گزارنے کے حسین خواب دیکھے تھے جواب کبھی پورے نہیں ہو سکتے، ازیت ہوتی ہے بہت ازیت مگر جب اپنے آپ کو اللہ کے قریب کر لو، اپنے دل کا حال اپنے خدا کے سامنے بیان کرنے لگو تو وہ غم، غم نہیں رہتا بلکہ اس غم میں تو اور لطف آنے لگتا، اللہ سے محبت کا اللہ کی قربت کا،

انوشے کسی معصوم سے بچے کی طرح ندا کی ایک بات کو بڑے دھیان سے سن رہی تھی۔ ندا ہلکا سا مسکرائی وڑ دوبارہ گویا ہوئی۔

انوشے یہ جو غم ہوتے ہیں نا، بہت معتبر ہوتے ہیں انکی قدر کیا کرو، یہ زخم ہی وہ جگہ ہے جہاں سے نور داخل ہوتا ہے"

"نور؟؟؟"

انوشے نے تجسس بھرے لہجے میں اسکی بات کاٹی

"ہاں نور! اللہ کا نور، تم درد میں اللہ سے رجوع کیا کرو، یہ جو درد ہوتا ہے ناجو پیچیدہ کر دیتا ہے یہی تو اللہ کے قریب کرتا ہے، یہ زخم جتنا گہرا ہو گا درد کی جتنی ٹیسیں اٹھیں گی اس زخم سے، اتنا ہی تم اللہ کو پکارو گے، دعائیں کرو گے، گڑ گڑاؤ گے اور اللہ تو ہے ہی رحمان وہ تمہیں محبت سے اپنی آغوش میں لے لے گا، تمہارے دل کو سکون سے بھر دے گا، تو ان زخم کی قدر کیا کرو یہ تو رب کی آغوش میں جانے کا ذریعہ ہے، یہ اللہ کے قرب کا وسیلہ ہے"

ندا نے بات ختم کر کے سانس لی اور ماہیں نے فوراً کولڈ ڈرنک کا گلاس اٹھا کر اسکی طرف کیا جسے اسنے فوراً پکڑ لیا، اور حلق میں اس طرح انڈیلنے لگی جیسے پانی پی رہی ہو۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"تو جب آپ کو اسکی بہت زیادہ یاد آتی ہے اتنی کہ آپ کی آنکھ سے آنسو چھلک پڑے تو آپ کیا کرتی ہو"

انوشے کچھ سوچتے ہوئے بولی

"میں دور کعت نفل پڑھ کر اسکے لیئے خوب دعا کرتی ہوں"

ندابہت اطمینان سے بولی

"آہ!! میں کوشش کرونگی پوری مضبوط بننے کی مگر میرے لیئے یہ بالکل آسان نہیں ہوگا"

وہ مایوسی سے بولی

انوشے بہت آسان ہے یہ، بس اپنے دل میں اسکی محبت کو خدا کی محبت سے بدل کر تو دیکھو، پتہ ہے یہ غم جو محبت کے غم ہوتے ہیں نا، انہی کے ملنے پر جب دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے تو ہم اسے اٹھا کر اسکے بنانے والے کے پاس لے جاتے ہیں ورنہ کتنا پیارا ہے ناصر ف اسے جوڑتا ہی نہیں بلکہ مفت میں ساتھ اپنی محبت بھی ڈال دیتا ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ اپنے آپ کو، اپنی عبادت کو اس خدا کے لیئے خالص کر دو۔

"ندامیں نے تو اپنے دل میں معاوضے کو کسی کو آن ہی نہیں دیا بس اسی کی خواہش اور اسی کے چھن جانے کے غم نے مجھے سب سے دور کر دیا، میں خدا سے قریب ہو کر بھی بہت دور ہوں شاید خدا بھی اب میرے دل میں اپنے لیئے محبت نہیں ڈالے گا میں بہت خود گرز ہوں بس اپنا ہی سوچا میں نے"

انوشے اپنی آنکھ سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی

"انوشے میری جان اللہ تو محبت ہے، اور محبت تو آزماتی ہے، تم نے کہا کہ ایمان لے آئی تو کیا تم آزمائی نہیں جاو گی، سو خواہش کی گرہ بندھی جاتی ہے، خواہش کی بھی آزمائش ہوتی ہے، آزمائش تو گویا انفارہ بجانے آتی ہے، آزمائش ہی حقیقت کو کھول دیتی ہے، آزمائش ہی اللہ سے رجوع کا بہانہ دیتی ہے۔ یہ محبت ہی رب کی عطا ہے اور ہر عطا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

آزمائش ہے۔۔ تمہاری بھی شاید آزمائش ہی ہو تم اب بھی سنبھل جاؤ دیکھنا کیسے تھا متا ہے وہ تمہیں تم خود حیران رہ جاؤ گی اسکی مصلحتیں دیکھ کر۔۔

"اگر۔۔ اگر میں خدا سے محبت کروں تو کیا وہ مجھے معاف واپسی کر دیں گے"

انوشے نے بالکل احمقانہ سوال کیا جس پر ماہین نے اسے عجیب سی شکل بنا کر گھورا (یہ لڑکی بھی ناکھسک گئی ہے بالکل اسے تو پاگل خانہ چھوڑنا پڑے گا) ماہین نے دل ہی دل میں سوچا مگر خدا اب بھی مسکرا رہی تھی شاید اسے کسی ایسے ہی سوال کی امید تھی۔

انوشے ایک بہت بڑے بزرگ تھے ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ انہوں نے فرمایا تھا "اگر اللہ پر دے ہٹا کر بندوں کو دکھا دے کہ وہ اپنے بندے کے معاملات سدھارنے کے لئے کیسی کیسی تدبیریں کرتا ہے اور وہ اپنے بندے کی مصلحتوں کی کیسے حفاظت کرتا ہے اور کس طرح اپنے بندے کی حفاظت کے لئے اسکی ماں سے بھی زیادہ شفیق ہے تب کہیں جا کر بندے کا دل اللہ کی محبت سے سرشار ہو گا اور تب کہیں جا کر بندہ اپنا دل اللہ کے لئے قربان کرنے پر کمر بستہ ہو گا۔

اسی طرح اللہ خود بھی قرآن میں ارشاد میں فرماتا ہے "تو پھر اگر دنیا کے غموں نے تمہیں تھکا دیا ہے تو غم نہ کرو ہو سکتا ہے اللہ تمہاری دعاؤں کی آواز سننے کا خواہا ہو، تو پھر کہہ دیجیے جو کچھ دل میں ہے، اور بھول جائے سب غموں اور مصیبتوں کو کہ وہ اللہ تمہیں کبھی بھی نہیں بھلاتا۔" ندانے انوشے کے ہاتھ کو اپنے لمس سے سیخا، انوشے تو گویا سرد مہری کا عالم بنے سب سن رہی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے خاص اسی کالی نے یہ بات کہی جا رہی ہو، نہ اہلکاسا مسکرائی اور پھر دوبارہ بول اٹھی۔

"انوشے کبھی ایسا ہوا تم نے اپنی ماما سے چائے مانگی اور انہوں نے تمہیں پانی کا گلاس پکڑا دیا ہو؟"

انوشے نے بس نفی میں گردن ہلا دی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

تو ایسا کیسا ہو سکتا ہے کہ ہم خدا سے جنت مانگے اور وہ جہنم دیدیں، ہم خدا سے خشیت مانگیں اور وہ قساوت دیدے، ہم خدا کی یاد مانگیں اور وہ ہمیں غفلت میں مبتلا کر دے، ہم حق پرستی مانگیں اور وہ ہمیں شخصیت پرستی کی کوٹھری میں بند کر دے، ہاں البتہ ایسا ہو کہ تم اپنی ممانہ سے پیٹھ رول مانگو خود کو آگ لگانے لے کے لیئے تو کیا وہ دیدینگے؟
نہیں دینگے نا؟"

اسنے گھور سے انوشہ کو دیکھا اور بات کو کنفرم کرنے کی کوشش کی انوشہ نے اس بار بھی بس نفی میں گردن ہلائی۔
ٹھیک اسی طرح وہ رب ہمیں سب دیتا ہے جو ہم اسے مانگتے ہیں علاوہ اسکے جس میں ہمارے نقصان کا اندیشہ ہو۔
"وہ جب کسی بھی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اتنا فرما دینا (کافی ہے) کہ ہو جاوہ اسی وقت ہو جاتی ہے"
اگر ہماری زندگی میں مطلوب چیز نہیں ہے تو اسکا مطلب ہے ہم نے مانگا ہی نا تھا اور مانگا بھی تو شاید اس طرح نہیں جس طرح مانگنا چاہیے۔ اللہ نے مانگنے کا حق دیا ہے، یہ نہیں کہا کہ حیثیت کے مطابق مانگو، یہ بھی نہیں کہا کہ ممکن ہو تو مانگو، اللہ نے بس کہا ہے کہ مانگو، مگر ہاں مانگنے کے ساتھ ساتھ یقین بھی رکھو، تو جب یقین ہو گا تو کیوں اللہ انسان کے یقین کو توڑے گا وہ تو یقین اور صبر دیکھ کر غیب سے وسیلے بنا کر بندے کو کمرادیں پوری کر دیتا ہے کیوں کہ وہ جلیل القدر ہے، یہ اس مالک کائنات کی غیرت کے خلاف ہے کہ وہ کسی بندے کو اس حال میں رہنے دے کہ قیامت میں جب خدا سے اسکا سامنا ہو تو وہ اپنے رب کو حسرت سے دیکھے، وہ کہے میرے خدا میں نے تجھ سے فلاں چیز مانگی تھی مگر تو نے نادہ بخدا یہ ناممکن ہے، ناممکن ہے، ناممکن ہے، کائنات کا مالک تو ہر صبح و شام اپنے سارے خزانوں کے ساتھ آپ کے قریب آکر آواز دیتا ہے کہ کون حہ جو مجھ سے مانگے تاکہ میں اسے دوں، مگر وہ جو خود منہ پھیرے ہوئے ہیں اس میں دینے والے کا کیا قصور۔"

تم مانگو مجھ سے،

تمہارا مانگنا اچھا لگتا ہے،

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

تم کیوں پریشاں ہوتے ہو،
کیا میری قدرت پر یقین نہیں تم کو،

میں تو تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں،

جب تم اپنی ماں کی نیت پر شک نہیں کر سکتے تو اس پر کیسی بے یقینی جو تم سے ستر ماؤں سے زیادہ محبت کرتا ہے،
مجھ سے مکمل یقین کے ساتھ مانگ کر تو دیکھو،

عرش پہ اکن کہ کر پوری دنیا کو تمہارا وسیلہ بنا کر تمہیں نانوازدوں تو کہنا۔۔۔

"مگر آپ، آپ تو اسے واپس بھی نہیں مانگ سکتی، میرے لیئے تو پھر بھی موقع ہے کے شاید وہ واپس آجائے مگر
آپ۔۔۔"

انوشے نے بے یقینی سے اسکی مسکراہٹ کی طرف دیکھا اور اپنی بات ادھوری چھوڑ دی
انوشے ہم سے آگے ضرور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کے ہمیں شکر کی لاٹھی تھام لینا چاہیے تاکہ زندگی
سہولت سے کٹ سکے، اور سکون بھری زندگی گزارنے کے لیئے میں ہمیشہ اپنے سے نعمتوں کے معاملے میں اپنے
سے کم لوگوں پر نظر رکھتی ہوں اور دین کے معاملے میں اپنے سے زیادہ والوں کو دیکھتی ہوں اور انتہائی پر سکون
زندگی گزار رہی ہوں اس رب عظیم کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔

ندا اطمینان سے بولی

"کیا مجھے بھی مل جائے گا یہ سکون؟"

انوشے نے حیرانی سے پوچھا

"انوشے ہم نا بہت ناشکرے ہوتے ہیں، اللہ کی ہر نعمت کی ناقدری کرتے ہیں، ہر انسان سکون جیسی نعمت سے مالا
مال ہوتا ہے اگر غور کیا جائے تو جب انسان چھوٹا ہوتا ہے تو اسکے ماں باپ اور اسکے محرم رشتے اسکے لیئے سکون

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

قلب کا باعث ہوتے ہیں، جیسے جیسے وہ بڑا بڑا ہوتا ہے اس پر اللہ نماز واجب کر دیتا ہے یہ بے ک لطیف اشارہ حہ کے سکوں قلب کی بنیادی وجہ اللہ کی عبادت ہے، ہم سکون کے متلاشی ہیں مگر سکون تو ہمارے آس پاس ہی ہے، تمہارے والدین اسی گھر میں ہیں ناجو تمہیں جان سے بھی زیادہ پیار کرتے ہیں مگر تم ان سے دور رہو گی تو کیسے سکوں میسر ہو گا، اس کمرے سے نکلو باہر کا ماحول دیکھو، اللہ کی قدرت دیکھو ہر بات پر اس کا شکر ادا کرتی رہو سکوں ہی سکوں ہو گا زندگی میں۔۔۔"

"سب ہونگے آس پاس مگر معاوز نہیں۔۔۔۔۔ خیر میں اب پوری کوشش کرونگی کہ سب کے ساتھ ہنسی خوشی رہوں، اور، اور معاوز کو بھول جاؤں"

انوشے آخری لایں بولتے ہوئے ذرا سا افسردہ ہو گئی۔

"انوشے میں نے یہ نہیں کہا کہ تم اسے بھول جاؤ، کیونکہ جانتی ہوں نہیں بھلایا جاتا اور اگر بھلا دیں تو وہ ماضی بن کر ہمیں کریدنا شروع کر دیتا ہے"

"پھر کیا کروں؟"

انوشے نے آہستہ سے کہا

اسکے وجود کو ہر لمحہ اپنے پاس محسوس کر کے دیکھو، اسکو اپنے سے قریب تر محسوس کرنے کی کوشش کرو، جب تمہیں ایسا لگنے لگے گا کہ وہ تمہارے ساتھ ہی ہے تو تم ہنسو گی مسکراؤ گی اور اگر خدا کے سامنے اسکے لیئے روتی ہی رہو گی تو کوئی فائدہ نہیں ہو گا تمہاری عبادت کا، کیونکہ وہ عبادت تم اسکی وجہ سے کرو گی خدا کی محبت کی وجہ سے نہیں، جب بھی کبھی تمہیں اسکی کمی محسوس ہو تو یہ سوچنا کہ خدا نے ضرور تمہارے لیئے کچھ اچھا سوچا ہو گا اور اسکے علاوہ بھی خدا نے اتنے سارے پیار کرنے والے دے دیے ہیں تمہارے ماں باپ بہن بھائی دوست عزیز واقارب

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

تو اس ایک کے جانے سے کچھ نہیں ہوتا، آس پاس کی نعمتوں کو دیکھنا پھر خود ہی اس رب کے حضور سجدہ کرنے کو
دل کرے گا اور نماز میں بھی بہت لطف آنے لگے گا اور ہاں ایک بات اور:

اگر تم یہ سمجھتی ہو،

اسے دیکھے بنا،

چھوے بنا،

درشن نہیں درشن،

کوئی سنگم بھی سنگم،

اگر تم یہ سمجھتی ہو،

محبت میں وجود یار کا ہونا لازمی ہے،

وگرنہ یہ ادھوری ہے،

تو پھر تم خاک سمجھتی ہو،

ہو شرطوں پر تو پھر یہ تشنہ ایجاد رہتی ہے،

محبت جب تک اجسام سے آزاد رہتی ہے،

بہت آباد رہتا ہے۔۔

انوشے اسکا یہ شعر سن کر مسکرا دی واقعی اب اسکے اندر ایک نیا جذبہ پیدا ہو چکا تھا جو اسے ہمت دے رہا تھا کچھ نیا
کرنے کی۔۔

"چلو ماہین چلنا بھی ہے!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

ندا نے پیچھے مڑ کر ماہین کی طرف دیکھا جو انکی باتوں سے شاید بور ہو چکی تھی اور بیڈ پر لیٹ کر موبائل چلا رہی تھی۔۔

ماہین اور ندا کے جاتے ہی انوشے کچھ دیر اسی طرح بیٹھی رہی اور ندا کی ایک ایک بات پر غور کر رہی تھی، "سہی تو کہہ رہی ہے وہ سب کو تکلیف دے رہی ہوں میں، اپنے چاہنے والوں سے ہی منہ موڑ بیٹھی ہوں، ہاں اب غم نہیں مناؤں گی معاذ کے جانے کا۔ اسکو جانا تھا وہ چلا گیا میں بھی اب خوش رہوں گی۔"

انوشے ہمت کر کے بیڈ سے اٹھی اور آئینے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئی۔ کتنے ٹائم بعد وہ خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی، اس لیئے کچھ دیر اسی طرح ٹکٹکی باندھے دیکھتی رہی اور پھر بالوں سے کبچر نکال کر بال بنانے لگی۔ اسنے بالوں پر ہلکے ہلکے کنگھی پھیری اور انہیں ایسے ہی کھلا چھوڑ کے الماری سے کپڑوں کا جوڑا نکالا اور واشروم میں نہانے کے لیئے چلی گئی۔

وہ نہا کر باہر نکلی، اسکے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک کر پورا فرش گیلا کر رہے تھے، وہ دوبارہ آئینے کے سامنے کھڑی ہو گئی اور خود کو دیکھنے لگی۔ بمشکل اسنے اپنے ہونٹوں کو شپ دے کر ہنسنے کی کوشش کی، تبھی اسکی نظریں شیشے میں اپنی ہی آنکھوں پر پڑی،

"انوشے تمہاری آنکھیں بہت پیاری ہیں"

اسکے کانوں میں معاذ کی آواز گونجی اس نے فوراً سے پیشتر آنکھیں بند کر لیں اور کان پر ہاتھ رکھ کر کہہ بیٹھ گئی۔۔

مسز جنید کچن سے کھانے کا سامان لا کر ڈائننگ ٹیبل پر رکھ رہی تھی، حنین اور انا بیہ پہلے سے ہی چیئر پر بیٹھے کھانے کا انتظار کر رہے تھے جبکہ جنید صاحب ابھی کمرے میں ہی تھے وہ عین کھانے کے ہی وقت آیا کرتے تھے۔

"مما کھانے میں کیا بنا ہے؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نے ڈاننگ کے ساتھ لگی چیئر پر ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا، حنین اور انابیہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر انوشے کو دیکھ رہے تھے، مسز جنید بھی جیسے اسے دیکھ کر چونک سی گئی تھی۔ انوشے تو اب کمرے میں ہی کھانا کھایا کرتی تھی تو آج کیسے آگئی تھی باہر۔۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے!"

انوشہ نے انہیں خیالوں کی دنیا سے باہر نکالا

"وہ۔۔ وہ۔۔ پلاؤ اور کباب۔۔"

مسز جنید نے جواب دیا

"اچھا پھر تو آج میں پیٹ بھر کر کھانا کھاؤں گی"

انوشے مسکراتے ہوئے چیئر پر بیٹھ گئی مگر اس کا دل ہی جانتا تھا کہ وہ مسکرا نے کی کوشش ہی کر رہی ہے مسکرا نہیں پار ہی۔۔

"ہاں بیٹا بس لگا ہی رہی ہوں کھانا"

مسز جنید نے دل ہی دل میں خدا کا شکر ادا کیا اور کھانا رکھ کر جنید صاحب کو بلانے کے لئے چلی گئی۔

"بیہ مجھے چٹکی کاٹ! میں کہیں خواب تو نہیں دیکھ رہا"

حنین انابیہ سے سرگوشی کرنے لگا۔ انابیہ نے بھی اتنی زور سے چٹکی کاٹی کہ وہ چلا اٹھا۔

"کیا ہو گیا کیوں چلا رہے ہو؟"

انوشے نے اسے گھورا

"وہ۔۔ وہ۔۔ کچھ نہیں"

حنین نے نفی میں گردن ہلا دی۔ اتنی ہی دیر میں جنید صاحب بھی آگئے، انوشے نے انہیں دیکھتے ہی سلام کیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"السلام علیکم بابا"

"وعلیکم السلام بیٹا! جیتی رہو"

جنید صاحب تو گویا جی ہی اٹھے تھے، انوشے بنا تقلف کے آرام سے کھا رہی تھی جبکہ مسز جنید اور جنید صاحب اسے دیکھ دیکھ کر خدا کا شکر ادا کر رہے تھے۔

انوشے اب اپنی نارمل لائف پر آچکی تھی، سب کے ساتھ ٹائم سپینڈ کرنا، ہنس کربات کرنا، ماہین کے ساتھ گھنٹوں کمرے میں بند رہ کر مذاق مستی کرنا سب کچھ نارمل ہو گیا تھا مگر وہ اب بھی باہر نہیں جایا کرتی تھی، ماہین بہت فورس کرتی کہ میرے گھر آؤ باہر چلو پارک میں چلو مگر وہ ہر بار ٹال دیتی۔ جنید صاحب بھی اکثر کہتے کہ اسکول واپس جوائن کر لو یہ یونی میں داخلہ لیلو مگر اسکا ہمیشہ ے ک ہی جواب ہوتا

"میں باہر کی دنیا سے باز رہنا چاہتی ہوں"

پھر اسکے آگے سب خاموش ہو جاتے۔ اور کر بھی کیا سکتے تھے وہ نارمل ہو گئی تھی اتنا ہی کافی تھا۔

اتوار کا دن تھا، ہال میں تقریباً گھر کے سبھی افراد جمع تھے، ماہین بھی انکے ساتھ بیٹھی خوش گپوں میں مصروف تھی تبھی مسز جنید نے عمیر اور انوشے کے رشتے کی بات چھیڑ دی۔

"ہاں عرفان بھی آیا تھا کل آفس میں تو یہی کہہ رہا تھا کہ بچے بڑے ہو گئے ہیں جتنی جلدی کر دی جائے اتنا ہی بہتر ہے"

جنید صاحب نے بھی انکی تائید کی

"مما بابا پلز، مجھے نہیں کرنی ہے شادی وادی"

انوشے کا ایک دم موڈ بگڑ گیا

"وادی کرنے کا تو کہ بھی نہیں رہے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

ماہین آہستہ سے بولی جس پر انوشے نے اسے گھورا

"ایسا تھوڑی ہوتا ہے شادی تو سب نے کرنی ہوتی ہے، اور عمیر بھی اچھا لڑکا ہے برائی کیا ہے اس میں۔"

مسز جنید نے اسے سمجھنے کی کوشش کی۔

"یار ایک تو آپ لوگ بھی نابس۔۔۔"

انوشے کھڑی ہو کر واپس کمرے میں چلی گئی

"آپ لوگ فکر مت کریں میں سمجھاتی ہوں اسے"

ماہین بھی اٹھ کر اسکے پیچھے پیچھے چل دی

"انوشے کیوں ہرٹ کرتی ہو یار انکل آنٹی کو"

ماہین نے آتے ہی اسے سمجھایا

"یار میں اب سہی تو رہتی ہوں سب کے ساتھ۔۔۔ بس میں شادی نہیں کر سکتی۔"

انوشے نے صاف بات کی

"لیکن کیوں؟؟؟"

ماہین نے پوچھا

"کیونکہ میں معاویہ کی جگہ کسی کو نہیں سکتی"

انوشے نے اسے گھور کر کہا

"پھر معاویہ۔۔۔ یار اتنا ٹائم ہو گیا ہے بھول جاؤ اسے اب"

ماہین نے تنگ آتے ہوئے کہا

"بہت آسان ہے کہنا کہ بھول جاؤ"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"جہاں دل پہ پتھر رکھ کے یہ ہنسنے کا مسکرا نے کانٹک کرتی ہو وہیں دل بڑا کر کے عمیر کو اس میں جگہ بھی دیدو"
"اور تمہارے دل میں جو عمیر کی محبت ہے وہ؟؟؟"

انوشے نے اس سے نظریں ملنے کی کوشش کی مگر ماہین نے فوراً نگاہیں پھیر لیں۔

"کیا ہوا اب نظریں کیوں چرا رہی ہو؟ کیا میں نہیں جانتی تم کیا فیل کرتی ہو عمیر کے لیئے!"

انوشے نے اسکا چہرہ اپنی طرف کیا

"انوشے ضروری نہیں جن سے محبت کی جائے انہیں حاصل کر لیا جائے اور ویسے بھی شادی کے بعد تو ہو ہی جاتی ہے نا محبت"

اسنے آخری لفظ پر زور دیتے ہوئے کہا

"ہاں ہو جاتی ہے کپڑے مائز کرتے کرتے۔۔۔ مجھ سے نہیں ہوتا یہ کپڑے مائز"

انوشے اب خلاؤں میں گھورنے لگی۔

"ہو جائے گا وہ بھی ایک بار بس میرے لیئے اس سے محبت کرنے کی کوشش کرنا"

"ماہین سب کچھ تو تمہارے لیئے کیا ہے میں نے 'سب کچھ'۔ اب ہے نہیں ہوگا"

انوشے سر د آہ بھرتے ہوئے بولی

"تو بس یہ ایک آخری خواہش پوری کر دو، کر لو عمیر سے شادی پھر کبھی نہیں کہوں گی کچھ کرنے کا"

"ماہین پلزز۔۔۔ یہ نہیں ہو گا مجھ سے"

انوشے نے ماہین کے آگے اپنے ہاتھ جوڑے۔

"اور اگر معاوضہ بھی کر لی ہو گی تو؟"

ماہین استہزایہ لہجے میں بولی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"نہیں۔۔ کبھی نہیں کرے گا وہ۔۔"

انوشے پختہ یقین سے بولی

"لیکن اسنے تو میسج میں یہی کہا تھانے"

"ماہین وہ میسج اسنے نہیں کی مئے تھے، یہ بات میں یقین کے ساتھ کہہ سکتی ہوں"

"یار کب تک خود کو تسلیاں دیتی رہو گی آخر کب تک؟"

ماہین نے اسکو کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑا

"ماہین ضرور اسکی کوئی مجبوری رہی ہو گی وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتا۔"

انوشے کی آنکھ سے آنسو بھنے لگے۔

"انوشے پھر سے۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔ ایسی بھی کیا مجبوری کہ پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا۔ بعد میں کسی بھی

طرح کنٹیکٹ کر سکتا تھا وہ، کب تک اسکے آسرے پر بیٹھی رہو گی"

"ماہین یہ امید ہی بچی ہے بس میرے پاس اسی کے سہارے جی رہی ہوں، خدا کا واسطہ ہے تمہیں اسی کے سہارے

پے بیٹھا رہنے دو مجھے۔۔ مگر یہ آخری امید مت چھینو"

انوشے اب اپنے ہاتھ جوڑ کر گڑ گڑا رہی تھی۔ آنسو تھے کے تھم ہی نہیں رہے تھے۔

"انوشے یہ امید نہیں ہے غلط فہمی ہے کہ وہ آجائے گا"

ماہین نے اسکے ہاتھ پکڑ کر نیچے کیئے۔

"ماہین وہ آجائے گا میں نے یہ معاملہ اس خدا کے سپرد کیا ہے وہ مجھے مایوس نہیں کرے گا۔"

"اس کی جگہ ایک بار کسی اور کو دے کر تو دیکھو کب تک اسی طرح جھوٹی مسکراہٹ کے ساتھ زندگی گزارو گی"

ماہین اسے سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر وہ تو مانو ضد پکڑ کے بیٹھی تھی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ماہین پتہ ہے مجھے اسے کتنی محبت ہے؟ اتنی محبت کہ مجھے اسکے بعد کچھ بھی نہیں چاہیے وہ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش اور حسرت ہے اور مجھے اس سے اتنی محبت ہے نا کہ اسکے اس دل دکھا دینے والے رویے کے بعد بھی میں نہیں بھول سکتی اسے، کبھی بھی نہیں بھول سکتی"

انوشے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولی

"مجھے بھی شاید اتنی ہی محبت ہے عمیر سے مگر۔۔ مگر میں بھی تو کر رہی ہوں نا قربان اپنی محبت کو!"

ماہین بھی اب افسردہ سے لہجے میں بولی۔

"اچھا ٹھیک ہے مطلب تم نے ماننا ہی نہیں ہے"

انوشے نے سنجیدگی سے کہا اور ماہین نے نفی میں گردن ہلادی

"ٹھیک ہے پھر میں کل عمیر سے ملنا چاہوں گی"

"لیکن لیکن اسے میرا مت بتانا۔۔"

ماہین یک دم پریشاں سی ہو گئی

"بے فکر رہو۔ نہیں بتاؤں گی، یہ وعدہ ہے"

انوشے نے اپنا ہاتھ آگے کیا جسے ماہین نے مسکرا کر تھام لیا۔ اور کھڑی ہو کر کمرے سے نکل گئی۔

"آنٹی انکل وہ عمیر سے ملنا چاہتی ہے اور کل ہی ملنا ہے اسے"

ماہین نے ہال میں اتے ہی مسز جنید اور جنید صاحب کو آگاہ کیا۔

"اچھا سہی ہے بیٹا شکریہ بہت بہت۔۔ تم ہی سمجھا سکتی ہو اسے تو ورنہ ہمارے بس کی بات کہاں"

مسز جنید مسکرا کر بولی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا میں چلتی ہوں ابھی شام بھی ہو گئی ہے کافی۔"

ماہین کہتے ہی باہر کی طرف چل دی۔

"ارے واہ مجھے ملنے کے لیئے بلارہی ہے ضرور کچھ خاص بات ہی ہوگی۔ اب تو معاوز بھی راستے سے نکل گیا"

عمیر اپنے بیڈ پر تنہا بیٹھا ہوا سگریٹ کے کش لگاتا تنزیہ مسکرا رہا تھا۔ تبھی عرفان صاحب اسکے کمرے میں آ گئے۔

"کیا ہوا اتنی مسکراہٹ ہمارے شہزادے کے چہرے پر۔"

عرفان صاحب نے اسکے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی کل ملنے جانا ہے نا آپ کی ہونے والی بہو سے بس اسی کا سوچ رہا ہوں"

عمیر نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

"اوہ ہوا اچھا، ویسے بیٹا یہ انوشے بہت تیز لڑکی ہے ذرا ہوشیار رہنا"

عرفان صاحب نے تنبیہ کی۔

"ارے کیا ڈیڈی میں اس سے ہوشیار رہوں، عورت کبھی مرد سے زیادہ مضبوط نہیں ہو سکتی"

عمیر نے تمسخر اڑایا۔

"پھر بھی بیٹا جب ایک عورت سے کچھ چھن جاتا ہے نا تو وہ بھوکی شیرنی بن جاتی ہے۔"

عرفان صاحب کچھ سوچتے ہوئے بولے۔

"ٹھیک ہے ڈیڈی آپ بالکل بے فکر رہیں۔"

عمیر مسکرایا جبکہ عرفان صاحب نے اثبات میں گردن ہلا دی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"سلام آنٹی! انوشے کہاں ہے؟"

عمیرہال میں کچھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"بیٹا اندر ڈرائنگ روم میں ہے جنید بھی اور انوشے بھی!"

مسز جنید اسکے پاس آکر بولی

"اچھا ٹھیک ہے میں پھر وہیں جا رہی ہوں"

عمیرہ بھی اٹھ کر ڈرائنگ روم کی طرف چل دیا۔ جہاں جنید صاحب لیپ ٹاپ میں مگن تھے اور انوشے کسی گہری سوچ میں بیٹھی موبائل کو صوفے پر گھوم رہی تھی۔

"ارے بس اتنا مت سوچا کریں ہمارے بارے میں، چھوٹا سا تو دماغ ہے آپ کا!"

عمیرہ نے توجہ طلب کرنے کی کوشش کی اور کافی حد تک وہ کامیاب بھی رہا، جنید صاحب اور انوشے دونوں نے ایک ساتھ انوشے کو دیکھا۔

"آؤ بیٹا بیٹھو۔"

جنید صاحب نے اسے بیٹھنے کو کہا۔

"بابا مجھے اس سے اکیلے میں بات کرنی ہے"

انوشے جنید صاحب سے مخاطب ہوئی۔

"لیکن بیٹا!!"

جنید صاحب کچھ کہتے کہتے رک گئے

"بابا پلز"

انوشے نے التجا کی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"اچھا ٹھیک ہے تم لوگ باتیں کرو"

جنید صاحب لیپ ٹاپ اٹھا کر روم سے باہر نکل آئے۔

"ارے واہ ایسی کیا بات ہے جو کسی کے سامنے نہیں کر سکتی؟"

عمیر شوخیانہ لہجے میں بولا

"معاوز آخری بار تم سے ملنے آیا تھا نا؟"

انوشے گویا ہوئی۔ انوشے کی بات سن کر عمیر کے چہرے کا رنگ بالکل ہی بدل گیا۔
"مممم!"

عمیر نے بمشکل بس اتنا ہی کہا۔

"کیا بات ہوئی تھی اس دن"

انوشے بالکل سنجیدگی سے بول رہی تھی

"کیا معاوز معاوز بھول جاؤ بس اب اسے۔۔ مجھے لگا تم تو نام بھی بھول گئی ہو ہی اسکا مگر نہیں تم کیوں بھولو گی"

عمیر کو ایک دم تپ چڑھی

"میں نے پوچھا کیا ہوا تھا اس دن"

انوشے نے اپنا سوال برقرار رکھا۔

"کچھ نہیں ہوا تھا بس وہ آیا، بہت خوش لگ رہا تھا اس دن وہ۔۔ اسنے کہا کہ میری کزن سے بات پکی ہو گئی ہے

مٹھائی بھی لایا تھا اور کہا تھا انوشے کو بھی دے دینا مگر اس وقت تم سن ہی نہیں رہی تھی کسی کی اس لیئے میں نے

ہی خالی وہ مٹھائی بھی"

عمیر ایک ہی سانس میں ساری بات کہ گیا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"پھر؟؟ پھر کیا ہوا"

انوشے کی آنکھیں میں اب مایوسی چھا چکی تھی۔

"پھر بس وہ ریز ایننگ لیٹر دے کر چلا گیا"

عمیر جمائی لیتے ہوئے بولا

"شادی میں کیوں نہیں بلایا اس نے؟"

انوشے اب خلاؤں میں گھورنے لگی

"یار یہ باتیں کرنے کے لیئے بلایا تھا مجھے"

عمیر اب غصے میں کھڑا ہو گیا۔ جبکہ انوشے کی آنکھیں سے آنسو بہنے لگے۔ انوشے جلدی جلدی آنسو پونچھنے لگی مگر آنسو تھے کہ تھم ہی نہیں رہے تھے۔

"اچھا اچھا رو کیوں رہی ہی، بس نہیں بلایا اس نے اسکی مرضی"

عمیر نے اب اپنا لہجہ نرم کیا اور دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا

"عمیر میں تم سے شادی کر بھی لوں تب بھی معاوضہ کی جگہ نہیں دے سکتی تمہیں، وہ۔۔۔ وہ میری روح میں بنستا ہے، پتہ نہیں کیوں کیا اسنے ایسا"

انوشے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کے رونے لگی اور عمیر، وہ تو بس ٹکٹکی باندھے اسے گھور رہا تھا، اسے شاید انوشے کی محبت کی شدت کا اندازہ نہیں تھا یہ شاید کبھی اسنے کسی کو ایسے روتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔

"شاید غلطی کر دی میں نے، یہ تو میرے ساتھ کبھی رہے گی ہی نہیں"

عمیر دل ہی دل میں سوچنے لگا

"انوشے سب ٹھیک ہو جائے گا، سب سہی ہو جائے گا میں تمہیں معاوضہ سے بھی زیادہ خوش رکھوں گا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

عمیر اسے چپ کرانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"نہیں عمیر تم نہیں سمجھ سکتے اب کچھ ٹھیک نہیں ہو سکتا، تم کیا سمجھی گے اس ازیت کو کہ جسے تہجد میں اٹھ اٹھ کر مانگا تھا اب اسے اللہ کے سامنے رو رو کر بھولنے کی دعائیں کرنا کتنی ازیت دیتا ہے۔ کیسا لگتا ہے جب دل رو رہا ہو چیخ چیخ کر کہ رہا ہو کہ مجھے اسکی تمام تر بے وفائی کے باوجود وہی چاہیے۔ لیکن ہمیں پتہ چل چکا ہو کہ وہ ہمارا نہیں ہو سکتا اب،، ہم اللہ کے سامنے گڑ گڑا کے، اسے بھولنے کی دعائیں کرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ کیا تم سمجھ سکتے ہو یہ ازیت؟ نہیں سمجھ سکتے کبھی نہیں سمجھ سکتے نا کبھی سمجھو گے"

انوشے مسلسل اپنے آنسو صاف کر رہی تھی۔

"میں یہ تو بالکل نہیں چاہتا تھا کہ یہ روئے تڑپے، میں تو بس اسے ہی چاہتا تھا۔ لیکن یہ۔۔۔ یہ تو کبھی میری تھی ہی نہیں نا کبھی ہوگی"

عمیر سکتے کے عالم میں بیٹھا اسکے بارے میں سوچ رہا تھا۔ انوشے نے اسے اس طرح خیالوں میں گم دیکھ کر آنسو پونچھے اور دوبارہ گویا ہوئی۔

"ٹھیک ہے مرضی ہے تمہاری شادی کرنی ہے تو کر لو میری طرف سے ہاں ہے۔۔۔ مگر یاد رکھنا میں تمہاری بن کر بھی کبھی تمہاری نہیں بنوں گی"

انوشے اسے انگلی دکھا کر فوراً باہر چلی گئی

جبکہ عمیر کتنی ہی دیر ٹک بیٹھا اسکے آنسوؤں پر گھور کر تارہا، آخر کو وہ بھی انسان ہی تھا اسے بس ضد کرنے کی عادت تھی مگر کسی کو ازیت دینے کی نہیں، نجانے کیسے کیسے خیال اسکے دل میں گھیرا کرنے لگے کہ اچانک جنید صاحب کی آواز نے اسے خیالوں کی دنیا نکالا۔

"کیا ہوا بیٹا؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

وہ کب اندر آگئے تھے عمیر کو پتہ ہی ناچلا تھا۔

"اگک۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔"

عمیر کہتا ہوا فوراً اٹھ کھڑا ہوا باہر کی طرف چل دیا۔

"میں کب تک اسی گھر میں رہو گی، اکیلی تنہا، مجھے بھی آگے بڑھنا ہو گا اب، کب تک اسی کا غم لیئے بیٹھی رہو گی

-- اب نہیں یاد کرو گی اسے بلکل نہیں کرو گی"

انوشے بیڈ پر لیٹی ہوئی خود سے ہمکلامی کر رہی تھی تبھی اسنے حتمی فیصلہ کر کے موبائل اٹھایا اور معاوز کی تصویر ڈیلیٹ کر کے اپنے گال پر بہتے آنسو پونچھے کے تب ہی اسکے کانوں میں آذان کی آواز گونجی۔ اسنے دوپٹہ ٹھیک کر کے واپس بیڈ سے ٹیک لگا لیا اور آنکھیں بند کر لیں۔۔۔

عمیر گاڑی پارک کرتے ہی اپنی شرٹ کے اوپر والے بٹن کھولتے ہوئے ہوئے گھبراہٹ کے عالم میں جلدی جلدی اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ عرفان صاحب اسے اس طرح سے دیکھ کر پریشاں سے ہو گئے۔ وہ اسے پیچھے سے آواز پے آواز دے جا رہے تھے مگر مجال ہو جو عمیر نے انکو ایک بار بھی پلٹ کر دیکھا ہو۔ عرفان اس کے پیچھے پیچھے کمرے کی طرف بھاگے، جہاں عمیر بیگ کھول کر الماری سے کپڑے نکال نکال کر ڈال رہا تھا۔

"کیا ہوا عمیر؟ اتنا پریشاں کیوں ہو؟ اور تم تو انوشے سے ملنے گئے تھے نا؟"

عرفان صاحب نے اسے کندھے سے پکڑ کر موڑا اور ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے۔

"ڈیڈی مجھے کینیڈا جانا ہے۔۔۔ آپ جلدی سے فلائٹ بک کروا دیجیے"

عمیر انکی باتوں کا جواب دے بغیر اپنی ہی نئی بات کہنے لگا۔

"کیا ہو ایٹا کیوں جانا ہے کینیڈا؟ وہ بھی اتنی جلدی؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

عرفان صاحب مزید پریشاں ہو گئے

"ڈیڈی بس مجھے نہیں رہنا یہاں جتنی جلدی ہو سکے میری بنگ کروادیں"

عمیر غشی کے عالم میں بول رہا تھا۔

"انوشے سے کیا بات ہوئی تھی؟"

عرفان صاحب نے اسکا چہرہ پکڑ کر اپنی طرف کیا

"ڈیڈی وہ۔۔ وہ مجھے نہیں کرنی اس سے شادی"

عمیر نے عرفان صاحب سے اپنے آپ کو چھڑوا کر بیگ کی زپ بند کی اور اسے سائیڈ پر رکھ کر خود بھی بیڈ پر بیٹھ گیا

"کیا ہو گیا ہے عمیر کچھ بتاؤ تو؟؟"

عرفان صاحب نیچے گٹھنوں کے بل بیٹھتے ہوئے بولے

"ڈیڈی وہ رو رہی تھی۔۔ تڑپ رہی تھی بالکل اسی طرح جیسے آپ روئے تھے ماما کے مرنے پر"

عمیر آنکھوں میں وحشت بھرتے ہوئے بولا۔ عرفان صاحب اسکی بات سن کر بالکل ہی خاموش ہو گئے تھے واقعی

انہوں نے عمیر کو تمام غم دینے والی چیزوں سے دور رکھا تھا۔

"اچھا سہی ہے۔ تم ابھی سو جاؤ میں کرواتا ہوں بنگ۔۔"

عرفان صاحب ساری صورت حال سمجھ گئے تھے انہوں نے عمیر کو دلا سہ دیا اور خود کھڑے ہو گئے۔۔

"ڈیڈی وہ۔۔ وہ۔۔ انوشے"

عمیر کچھ کہتے کہتے یک دم رک گیا۔

"بے فکر رہو تمہارا کبھی سامنا نہیں ہو گا اس سے اب۔۔ اور بھول جاؤ کہ تم نے کچھ کیا تھا یہ معاوز کو اکسایا تھا۔۔"

عرفان صاحب اسے جواب دے کر کمرے سے نکل گئے۔۔

"انوشے بیٹا کل عمیر سے کیا بات ہوئی تھی تمہاری؟"

جنید صاحب نے ناشتے کی میز پر انوشے کو مخاطب کیا جو بالکل خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی۔

"کچھ خاص نہیں بابا بس میں نے کہا تھا کہ میں معاوز کو نہیں بھول سکتی ہاں البتہ میں شادی کے لیئے تیار ہوں!"

انوشے نے جنید صاحب کی بات سن کر پہلے تو انہیں گھورا اور پھر بہت اطمینان سے جواب دیا۔

"کچھ ہوا ہے کیا؟"

مسز جنید نے جنید صاحب کی طرف دیکھا۔

"ہاں وہ عمیر نے منع کر دیا کہ شادی سے! اور وہ کینیڈا بھی چلا گیا ہے۔"

جنید صاحب کھانا نگلتے ہوئے بولے۔

انوشے جنید صاحب کی بات سن کر پہلے تو چونکی اور پھر طنزیہ مسکراتے ہوئے خود سے ہمکلامی کرنے لگی

"ہن بھگ گیا"

"ایسے اچانک سے کینیڈا چلا گیا اور شادی سے بھی منع کر دیا پہلے وہی ضد کر رہا تھا نا کہ شادی کرنی ہے پھر ایسا کیا ہوا

"؟"

مسز جنید مشکوک لہجے میں بولی

"پتہ نہیں کیا ہوا اچانک"

جنید صاحب انوشے کی طرف سے ترچھی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

"بابا مجھے آگے پڑھنا ہے"

انوشے بالکل سپاٹ لہجے میں بولی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہاں بیٹا ہم تو کب سے کھ رہے ہیں پر ہلو آگے بہت اچھی بات ہے!"

جنید صاحب مسکرائے

"کراچی میں نہیں! میں سوچ رہی ہوں لاہور جا کر کنٹنیو کرونگی۔"

سنجیدگی ہنوز برقرار تھی

"لاہور؟؟ مگر وہاں تو کوئی بھی نہیں ہے جان نے والا رہو گی کس کے پاس؟"

اب کی بار مسز جنید بولی

"کسی بھی ہو سٹل وغیرہ میں رہ لونگی۔ مجھے M.A کرنا ہے اسلامیات میں وہ میں وہی پر کرنے کا سوچ رہی ہوں۔"

انوشے نے اپنی کھانے کی پلیٹ آگے کو سرکائی۔

"لیکن کراچی میں کیا مسئلہ ہے؟"

جنید صاحب نے بھی اب کھانا چھوڑ دیا اور دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے جما کر بیٹھ گئے۔

"بابا۔۔۔ وہ مجھے۔۔۔"

انوشے کہتے کہتے خیالوں میں کھو گئی۔

"ہاں بولو وہ کیا؟؟؟"

مسز جنید نے اسے مخاطب کیا۔

"بابا یہاں مجھے معاوز کی یاد ستاتی ہے، یہاں کی ہر چیز میں معاوز کا عکس دکھائی دیتا ہے، مجھے لگتا ہے جیسے میں پاگل ہو

جاؤنگی"

انوشے دونوں ہاتھ سر پر جمائے انتہائی پیچیدگی سے بول رہی تھی۔ حنین اور انا بیہ بھی پریشاں سے ہو کر اسے ہی گھور

رہے تھے۔ سکول کی چھٹی تھی اسی لیئے وہ ابھی تک ناشتے کی میز سے اٹھے ہی نہیں تھے۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"چلو بیٹا آپ دونوں نے ناشتا کر لیا ناکمرے میں جا کر کھیلو"

جنید صاحب نے ان دونوں کو کمرے میں بھیجا اور انوشے سے گویا ہوئے:

"ٹھیک ہے میں ایک کام کرتا ہوں، یہ گھر بیچ دیتا ہوں اور آفس وغیرہ کا چند ضروری کام سمیٹ لیتا ہوں پھر ہم سب وہیں شفٹ ہو جاتے ہیں۔"

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟ اتنا آسان تھوڑی ہے شفٹ ہو جانا، نئی دنیا بسانی پڑتی ہے اور یہاں سب کچھ سیٹ ہے تو فضول میں کسی مصیبت کو مول لینے کی ضرورت نہیں ہے۔"

مسز جنید سختی سے جنید سے گویا ہوئی۔

"پھر ایسے کیسے اکیلے جانے دیں اسے؟ وہاں نیا ماحول ہو گا اور کوئی جاننے والا بھی نہیں ہے وہاں۔"

جنید صاحب مسز جنید سے ہی مخاطب تھے

"بیٹا لاہور ہی کیوں جانا ہے؟ ایسا کرو سر گودھا میں اپنے ماموں کے پاس چلی جاؤ، وہیں رہ لینا"

مسز جنید، جنید صاحب کو جواب دینے کی بجائے انوشے کی طرف متوجہ ہوئی۔

"بس مجھے کراچی سے نکلنا ہے، کہیں بھی رہوں اس سے فرق نہیں پڑتا"

انوشے نے نظریں پھیر لیں۔

"پھر ایک کام کرو نادہی چلی جاؤ اپنے چاچو چچی کے پاس! ویسے بھی ان سے تو بہت کلوں ہونا تم تو کوئی مشکل بھی نہیں ہو گی تمہیں"

جنید صاحب بھی اپنا مشورہ دینے لگے۔

"نہیں بالکل نہیں وہاں تو بالکل نہیں"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے کو دبئی میں معاویہ کے ساتھ گزرے ہوئے لمحات یاد آنے لگے وہ دوبارہ سے سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ مسز جنید اسکی کیفیت کو سمجھ گئی تھی اس لیئے انہوں نے آنکھوں سے جنید صاحب کو اشارہ کیا۔

"اچھا ٹھیک ہے سرگودھا ہی چلی جاؤ۔۔ میں تمہارے ماموں سے بات کر لوں گا"

جنید صاحب انکا اشارہ سمجھ گئے اور اطمینان سے بول کڑھڑے ہو گئے۔۔ انوشے بھی اثبات میں گردن ہلاتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف چلی گئی۔۔

"انوشے یار کیوں جا رہی ہو؟ یہاں سب ہیں وہاں اکیلے دل کیسے لگے گا تمہارا؟"

ماہین بیڈ پر بیٹھتی ہوئی انوشے کو گھور رہی تھی جو اپنے کپڑے پیک کرنے میں لگی تھی۔۔

"یار ماہین سمجھنے کی کوشش تو کرو اب تم ایسی باتیں کرو گی تو مجھے کہاں سے ہمت اے گی؟"

انوشے بھی اب اسکے ساتھ ہی بیٹھ گئی

"وہاں جا کر نئی دوست بنا لو گی نا؟"

ماہین افسردگی سے بولی

"نہیں بالکل نہیں! تم میری بیسٹ فرینڈ تھی اور مرتے دم تک تم ہی رہو گی! تم نے اس وقت میرا ساتھ دیا جب میرے ماں باپ بھی مجھ سے امیدیں ہار بیٹھے تھے۔۔ خیر ہم روز ویڈیو کال کیا کریں گے"

انوشے اسکے کندھے پر سر رکھے بول رہی تھی

"اچھا سہی ہے ملنے نہیں آیا کرو گی؟"

"آؤنگی کبھی تو۔۔"

انوشے سیدھی ہو کر خلاؤں میں گھورنے لگی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ٹھیک ہے تم خیر سے جاؤ مگر مجھے بھولی ناتودیکھنا پھر تم۔۔"

ماہین آنکھیں چھوٹی کر کے اسکی طرف دیکھنے لگی جبکہ انوشے مسکرا دی اور کھڑی ہو کر واپس پیننگ میں لگ گئی۔۔

"ممانی ماموں آگئے کیا؟"

وہ بلیک عبائے میں ملبوس اور بلیک اسکارف کا نفاست سے نقاب کی مئے، کندھے پر بیگ ٹانگے اور ہاتھ میں فائل پکڑے دور سے ہی پوچھ رہی تھی۔

"نہیں بیٹا ابھی ان سے ہی بات کر رہی تھی وہ کہہ رہے تھے کہ ٹرافیک زیادہ ہے اس لی مئے نکل ہی نہیں سکے"

سامنے نفیسہ بیگم جو کے انوشے کی ممانی بھی تھی ہاتھ میں موبائل لی مئے پریشاں سی کھڑی تھی۔

"چلیں میں چلی جاتی ہوں خود۔۔۔"

نقاب میں سے اسکی بڑی بڑی آنکھیں صاف بتا رہی تھی کہ وہ مسکرا رہی ہے۔

"لیکن بیٹا اکیلے چلی جاو گی تم؟"

ممانی پریشاں کن لہجے میں پوچھا۔

"ارے ممانی فکر مت کریں تین سال ہو گئے ہیں مجھے یہاں، اب تو راستوں سے اچھے سے وقف ہوں"

انوشے انکے قریب آ کر گلے ملتی ہوئی بولی اور دعائیں لیتی ہوئی رخصت ہو گئی۔۔

جون کے مہینے کا سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگا رہا تھا، صبح کے نو بجے بھی دن کہ بارہ بجے کا گمان ہو رہا تھا، وہ ریشمی سے بلیک اسکارف کا نقاب کی مئے ہوئے، نظریں جھکائیں، لمبے لمبے قدم بڑھاتے ہوئے چل رہی تھی۔ جب سے اسنے نقاب شروع کیا تھا اسے اس بات کا گمان ہونے لگا تھا کہ عورت ہی اپنی عزت کی خود محافظ

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

ہوتی ہے، اسے اپنی عزت اپنے مقام کا اندازہ تب ہو جب وہ پہلی بار نقاب میں باہر نکلی اور جو لوگ اسے نظروں سے دور تک گھورا کرتے تھے آج دیکھتے ہی نظریں جھکالیں تھیں۔ اسے

جب پہلی بار محسوس ہوا تھا کہ واقعی یہ پردہ عورت کا محافظ بن جاتا ہے، وہ اب بھی یہی سوچتے سوچتے قدم بڑھا رہی تھی۔۔۔ سورج کی تیز کرنیں اسکے اسکارف سے داخل ہوتے ہوئے چہرے کو پسینے سے شرابور کر رہی تھی، پیاس کی شدت سے اسکا برا حال تھا پھر بھی وہ مسلسل نظریں جھکائیں لمبے لمبے قدم بڑھا رہی تھی۔۔۔

آخر کر کافی دیر چلنے کے بعد وہ انسٹیٹیوٹ کے گیٹ پر پہنچی، وہاں گیٹ پر موجود گارڈ کو سلام کرتے ہوئے اندر داخل ہوئی جہاں بہت خوبصورت سا گارڈن بنا ہوا تھا، کچھ لڑکیاں گلے میں دوپٹہ ڈالے اور بیگ ٹانگے کچھ حجاب میں اور کچھ نقاب میں ادھر ادھر ٹھہل رہی تھیں۔ انوشے گارڈن سے ہوتی ہوئی کاریڈور میں پہنچی، جہاں اپنا بیگ سائیڈ پر رکھ کر نقاب ہٹا کر آرام سے چیئر پر باتھ گئی اور اسی سے ٹیک لگا کر لمبی لمبی سانسیں لینے لگی۔۔۔

"پانی؟؟؟"

تبھی کسی لڑکی کی میٹھی سی آواز نے اسے چونکایا، انوشے نے نظریں اٹھا کر برابر میں رکھی چیئر پر بیٹھی خوبصورت سی لڑکی کو دیکھا جو مسکراتی ہوئی اسکی طرف پانی کی بوتل بڑھا رہی تھی۔۔۔

"روزہ ہے!"

انوشے اسکا اچھے سے معائنہ کیا، اسکی بڑی بڑی پلکوں سے ڈھکی ہوئی لائٹ براؤن آنکھیں، لمبی اور کھڑی ناک، سرخ گلابی ہونٹ اور تھوڑی پردہ میل اسکی خوبصورتی میں اضافہ کر رہا تھا اور۔۔۔ اور اسکے چہرے کا شپ۔۔۔ "یہ تو بالکل معاوز کی طرح ہے۔۔۔ ہاں بالکل اسی طرح دل شپ میں اٹھی ہوئی تھوڑی۔۔۔ جو کہ انوشے کو معاوز کے چہرے پر سب سے حسین لگتی تھی۔۔۔

انوشے نے معاوز کا خیال آتے ہی اپنے سر کو جھٹک دیا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"پاگل ہو گئی ہوں میں بھی کیا فضول سوچ رہی ہوں"

"روزہ کیوں؟؟ رمضان تو نہیں ہیں!"

اس لڑکی نے سر کھجاتے ہوئے بوتل پیچھے کر لی

"نہیں وہ میں اکثر جمعرات اور جمعہ کار کھتی ہوں!"

انوشے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ جس پر اس نے گردن ہلا دی۔۔

"تم کیا نئی ائی ہو یہاں؟ آج سے پہلے تو نہیں دیکھا تھا تمہیں"

نجانے کیوں انوشے کا دل کیا کہ اسے بات کرے ورنہ وہ اکثر کم ہی بات کیا کرتی تھی۔

"جی میں نے اسی سال ایڈ مشن لیا ہے۔۔ آپ کون سے ایئر کی سٹوڈنٹ ہو؟"

اس لڑکی نے پوچھا

"میرا تھرڈ ایئر چل رہا ہے۔ بس ایک سال اور پھر ختم"

انوشے اطمینان سے بولی۔ اتنی ہی دیر میں بیل بج اٹھی۔

"اچھا سہی ہے بیل لگ گئی بعد میں ملتے ہیں"

وہ لڑکی بیل کی آواز پر فوراً کھڑی ہو گئی جبکہ انوشے اسے نظروں سے اوجھل ہوتا ہوا دیکھتی رہی۔۔

"آپ کسی کا انتظار کر رہی ہیں کیا؟"

انوشے جو کاریڈور میں بیٹھی ہوئی دنیا جہاں سے بیگانہ ہو کر بک پڑھنے میں مشغول تھی، اس لڑکی کی آواز پر فوراً چونک گئی۔ اسکو تین سال ہو گئے تھے یہاں پڑھتے پڑھتے ہوئے مگر پھر بھی اس نے کبھی کسی سے کوئی غیر ضروری

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

بات نہیں کی تھی اور یہ لڑکی جو انوشے سے کافی چھوٹی بھی تھی پھر بھی بڑی اپنائیت کے ساتھ انوشے سے بات کرنے لگی تھی۔۔

"جج۔۔ جی میرے ماموں آتے ہیں لینے"

انوشے نے بک بند کر دی

"اوہ اچھا! نام کیا ہے آپ کا؟"

اسنے دوبارہ سوال کیا

"انوشے!"

انوشے نے بالکل مختصر سا جواب دیا

"انوشے؟ بہت پیرا نام ہے آپ کا"

وہ پہلے تو ہلکا سا چونکی اور پھر اطمینان سے بولی

اور آپ کا؟

انوشے نے پوچھنا مناسب سمجھا

"فاطمہ!!"

اسنے مسکراتے ہوئے جواب دیا

"کس کے ساتھ جاتی ہو؟"

انوشے نے دوبارہ پوچھا

"بھائی آتے ہیں میرے"

مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آپ کی دوست نہیں ہے کوئی؟ آپ اکثر اکیلی ہی ہوتی ہو!"

فاطمہ نے پوچھا

"نہیں میں نہیں بناتی"

اس نے نظریں سامنے کی ہوئی تھی

"اچھا سہی!! ہر کسی کا اپنا اپنا نیچر ہوتا ہے"

"ویسے تمہاری اتج کیا ہے؟ مجھے تو کافی چھوٹی لگتی ہو!"

انوشے نے بمشکل سوال پوچھ ہی لیا جو اسکے دل میں نجانے کب سے کھٹک رہا تھا۔

"اٹھارہ سال ہے!"

فاطمہ نے جواب دیا۔ انوشے کو اسی جواب کی امید تھی اس لیئے بس اس نے مسکرائے پر اکتفا کیا۔

"ویسے آپ ماشاء اللہ بہت پیاری ہیں۔ اللہ آپ کے نصیب بھی اچھے کرے"

فاطمہ قدرے آہستگی سے بولی وہ ڈر رہی تھی کہ کہیں انوشے برا نامان جائے۔

"تم سے کم ہوں!!"

انوشے نے مسکراہٹ دبائی

ابھی فاطمہ نے کہنے کے لیئے منہ کھولا ہی تھا کہ اسکول کی ماسی آکر انوشے سے مخاطب ہوئی، "انوشے بیٹا آپ

کو لینے آئے ہیں"

"اچھا میں چلتی ہوں پھر ملاقات ہوگی"

انیشے نقاب لگا کر کھڑی ہو گئی اور فاطمہ سے ہاتھ ملا کر باہر کی طرف چل پڑی..

.....

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"السلام علیکم ماموں"

انوشے نے ڈرائیونگ سیٹ کے برابر والی سیٹ کا گیٹ کھلتے ہی سلام کیا اور بیٹھ گئی۔

"وعلیکم السلام بیٹا!! وہ ٹرافیک بہت ہے آج کل اس لی مے لیٹ ہو گیا تھا"

رفاقت صاحب (انوشے کے ماموں) نے معذرت خواہ لہجے میں کہا

"ارے ماموں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ ویسے بھی راستے پتہ ہیں مجھے میں پہنچ جاتی خود بھی!"

رفاقت صاحب نے اثبات میں گردن ہلاتے ہوئے اسٹیرنگ گھما دیا۔ انوشے نے بھی آنکھیں بند کر کے سیٹ سے

ٹیک لگا لیا۔ رفاقت صاحب کی گاڑی انسٹیٹیوٹ کے گیٹ سے نکلتے ہی ایک بڑی سی وائٹ کار داخل ہوئی جس میں

فرنٹ سیٹ پر وائٹ شلوار قمیض میں ملبوس ایک نہایت خوب و جوان براجمان تھا جس نے ہاتھ میں دو سے تین

کالے دھاگے باندھے جو کہ کسی مزار کے لگ رہے تھے، آنکھوں پر ٹرانسپیرنٹ گلاس لگائے ہوئے تھے، جو کہ

نظر کے معلوم ہوتے تھے۔ شیو قدرے بڑھی ہوئی تھی جو کہ اس پر کافی بچ بھی رہی تھی بال براؤن مگر گھونگریلے

تھے۔ اسنے آنکھوں سے گاڑی کی طرف اشارہ کیا تو وہ فوری طور پر اس کی طرف بڑھا۔

"فاطمہ کو بلوادیں اندر سے!"

اس نے نظریں سامنے کی ہوئی تھی اور لہجے سے بے پناہ سنجیدگی کا عنصر نمایاں تھا۔

گاڑی گردن ہلاتا ہوا اندر چلا گیا۔ وہ اسٹیرنگ پر ہاتھ جمائے ہوئے فاطمہ کا انتظار کرنے لگا

"بھیا"

فاطمہ نے آتے ہی اسکا بازو پکڑ کر زور سے ہلایا

"کیسا ر ہادن میری چٹکی کا"

معاوضے کے ہاتھ سے بیگ لے کر پیچھے ڈرائیونگ سیٹ پر رکھا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"بہت بہت بہت بہت اچھا"

فاطمہ انگڑائیاں لیتے ہوئے بولی

"پتہ ہے بھیا آج ایک لڑکی دوست بنی تھی میری۔ وہ میری کلاس فیلو بھی نہیں ہے اور مجھ سے بڑی بھی ہیں پھر بھی بہت اچھی ہیں وہ"

فاطمہ نجانے کیا کیا بولے جارہی تھی اور معاویہ گاڑی کا سٹیرنگ گھماتے گھماتے بس گردن ہی ہلاتا تھا۔
"پتا ہے کیا نام تھا اسکا"

فاطمہ نے اسے متوجہ کرنے کی کوشش کی مگر وہ سن ہی کب رہا تھا اس نے بھی معاویہ کا بازو پکڑ کر جھنجھوڑ ڈالا
"ہاں بولو سن رہا ہوں"

معاویہ خیالوں کی دنیا سے باہر نکلا۔
"اسکا نام انوشے تھا"

فاطمہ نے لفظ انوشے پر زور دیا
"انوشے!"

معاویہ نے اچانک سے گاڑی میں بریک لگائے۔
"جی"

فاطمہ کو اسی رویے کی امید تھی اس لیے وہ اب بھی مسکرا رہی تھی
(نجانے کتنی انوشے ہو گئی دنیا میں) اسنے دل ہی دل میں سوچا اور گردن ہلاتے ہوئے دوبارہ سٹیرنگ گھمادی۔۔۔
وہ سجدے میں پڑا ہوا گڑ گڑا رہا تھا، رو رہا تھا، اسکے آنسو تھے کے تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

وہ نورانی چہرے والے بزرگ نجانے کتنی دیر سے دور بیٹھے ہوئے اسے گھور رہے تھے مگر وہ تو مسلسل سجدے میں روئے جا رہا تھا۔

مسجد میں اس وقت ان دونوں کے علاوہ کوئی بھی نہیں تھا۔ بزرگ اسکی حالت دیکھ کر اسکے قریب گئے اور اسے بازوؤں سے پکڑ کر اٹھانے کی کوشش کی۔۔

"کیا بات ہے بیٹا روز آتے ہو بس روتے ہی رہتے ہو کوئی پریشانی ہے کیا"

معاویہ نے سجدے سے سر اٹھا کر اپنے آنسو پونچھے، اور برابر میں رکھے اپنے گلاس اٹھا کر آنکھوں پر لگائے۔
"کچھ نہیں بابا"

وہ کہتے ہوئے فوراً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو بیٹا مسئلہ کیا ہے؟ بتاؤ تو!"

انہوں نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بٹھایا۔

"روزانہ تہجد کے وقت آتے ہو اور روتے رہتے ہو، ایسی ہی تو کوئی نہیں روتا جب دل پر کوئی بوجھ ہوتا ہے تب ہی آنسو نکلتے ہیں"

معاویہ بس سر جھکائے انکی بات سن رہا تھا، اسکو اس طرح خاموش دیکھ کر وہ دوبارہ بول اٹھے:

"کوئی گناہ سرزد ہوا ہے کیا؟"

معاویہ نے اب کی بار اثبات میں گردن ہلا دی، نظریں بدستور نیچی رکھی ہوئی تھی۔۔

"کیا"

انہوں نے دوبارہ پوچھا

"دل توڑا تھا کسی کا! اور دل توڑنے کا تو کفارہ بھی نہیں ہے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اسنے نظریں ابھی بھی جھکائی ہوئی تھی

"کس نے کہا کے نہیں ہے"

بزرگ نے معاوز کی آنکھوں میں جھانکا۔ جواب اسی طرف دیکھ رہا تھا گویا پوچھنا چاہ رہا ہو کچھ۔۔

"جا کر دوبارہ جوڑ دو دل اسکا"

انہو نے معاوز کے سوال کرنے سے پہلے ہی جواب دے دیا۔

"آسان نہیں ہے اتنا"

معاوز کے چہرے پر دوبارہ مایوسی چھا گئی۔

"کیوں آسان نہیں، معافی مانگو، خدا بھی معاف کر دیتا ہے تو خدا کے بندے بھی ضرور کریں گے"

"مجھ میں ہمت نہیں ہے اسکا سامنا کرنے کی، جانے کہاں ہوگ؟ کس حال میں ہوگی۔ اب تک تو شاید شادی بھی کر لی ہوگی"

معاوز سرد آہ بھرتے ہوئے بولا۔

"اوہ تو معمہ عشق معشوقی کا ہے!"

اب کی بار شوخیانہ لہجے میں بولے

"ہن شاید نامحرم سے محبت کا یہی نتیجہ ہوتا ہے"

"بیٹا یہ محبت محرم نامحرم نہیں ہوتی، اگر ایسا ہوتا تو کبھی خدا قرآن میں یہ ناکہتا کہ تمہیں جو پسند آجائیں ان سے

نکاح کرلو۔ محبت تو بس ہو جاتی ہے کسی سے بھی کہیں بھی کبھی بھی۔۔ اگر ہمیں لگتا ہے کہ ہم اپنی محبت حاصل

کر لیں گے تب ہی ہمیں سامنے والے کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہیے۔۔ جب محبت کو محرم بنانے کی سکت ہی نا ہو تو اسکی

طرف بڑھنا ہی نہیں چاہیے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

وومعاوز کو سمجھانے کے سے انداز میں بول رہے تھے۔

"بس یہی غلطی ہوگئی نکاح نہیں کر سکتا تھا اس سے اس وقت"

معاوز خلاؤں میں گھورنے لگا۔

"اللہ تمہیں صبر دے"

انہوں نے معاوز کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"خوشی ہوئی آپ سے بات کر کے"

معاوز بو جھل قدموں سے کھڑا ہو گیا اور مسجد کے گیٹ کی طرف بڑھنے لگا جبکہ بزرگ اسے نظروں سے دور ہوتا ہوا دیکھتے رہے۔

"فاطمہ کے چہرے کا شیپ معاوز سے کتنا ملتا جلتا ہے۔"

انوشے کشن سینے سے لگائی ہوئی پنکھے کو گھور رہی تھی پھر خود ہی اپنے دماغ سے اسکا خیال جھٹک دیا۔

"کیا فضول سوچتی رہتی ہوں میں بھی۔۔ بس جلدی سے ڈگری مل جائے پھر واپس کر اچی جا کر کوئی مدرسہ کھول لوں گی اور بچوں کو پڑھایا کروں گی"

انوشے اپنے مستقبل کے خواب دیکھنے لگی۔ مگر اب اسکے خوابوں میں وہ تنہا ہوتی تھی، نا کوئی معاوز نا کوئی عمیر۔۔

لیکن شاید قسمت نے اسکے لیئے کچھ اور ہی سوچ رکھا تھا، ہمیشہ جو سوچتے ہیں وہی نہیں ہوتا مگر جو ہوتا ہے وہی

بہترین ہوتا ہے اور اب انوشے کے حق میں بھی بہتر ہونے جارہا تھا کچھ بہت بہتر۔۔۔

"بیٹا ہو سکتا ہے آج بھی لیٹ ہو جاؤں آتے ہوئے۔۔ اگر زیادہ دیر ہو جائے تو تم خود چلی جانا گھر"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے کے ماموں نے انسٹیٹیوٹ کے سامنے گاڑی روکتے ہوئے چند ہدایت دی۔ انوشے بھی اللہ حافظ کہتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔

کارڈور میں اسکی نظریں کسی کی متلاشی تھی وہ بار بار ادھر ادھر دیکھ کسی کو ڈھونڈ رہی تھی۔ تبھی پیچھے سے کسی کی آواز نے اسے چونکایا۔

"کسے ڈھونڈ رہی ہیں پیاری بہنا"

انوشے فوراً سے پیشتر پیچھے مڑی اور فاطمہ کو دیکھ کر مسکرا دی۔

"کچھ نہیں تمہیں ہی ڈھونڈ رہی تھی"

انوشے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ فاطمہ بھی اسکے برابر میں ہی بیٹھ گئی۔ اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ ایک باتونی لڑکی تھی۔ انوشے کو بھی اسکے ساتھ باتیں کرتے ہوئے اچھا لگتا تھا۔۔ بیل لگتے ہی وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی، انوشے بھی اسکے ساتھ ہی کھڑی ہو کر اپنی کلاس کی طرف چل دی۔۔۔

کلاس ختم ہونے کے بعد فاطمہ سیڑھیوں سے اترتی ہوئی نیچے کارڈور میں پہنچی جہاں انوشے پہلے سے بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔ فاطمہ مسکراتی ہوئی اسکے برابر میں آکر بیٹھ گئی۔ انوشے نے اسکو دیکھتے ہی فوراً بک بند کر دی اور اس کے ساتھ باتوں میں مشغول ہو گئی۔۔ تھوڑی ہی دیر میں فاطمہ کو لینے کے لیئے آگئی وہ کھڑی ہو کر نقاب پہننے لگی۔۔

"آپ کس کے ساتھ جاؤ گی؟"

فاطمہ نے انوشے کی طرف دیکھا۔

"وہ ماموں آتے ہیں مگر آج نہیں اینگے شاید۔ اس لیئے اکیلے جاؤ گی۔۔"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے ہاتھ میں پکڑی کتاب بیگ میں ڈالنے لگی۔۔

"پھر آپ ایک کام کرو میرے ساتھ چل لو میرے گھر ماما وغیرہ سے بھی ملو ادونگی"

فاطمہ کی آنکھوں میں چمک ابھری۔۔

"نہیں پھر کبھی چلوں گی۔ ابھی گھر میں بتایا بھی نہیں ہے تو سب پریشاں ہو جائیگے"

"اچھا اکیلے جاؤ گے آپ!! ایک کام کرو میرے ساتھ چلو میں گھر ڈراپ کڑ دیتی ہوں۔۔"

فاطمہ کہ ذہن میں ایک نئی تجویز سو جھی۔۔

"نہیں نہیں میں چلی جاؤنگی تم پریشاں مت ہو"

انوشے نے اسے سمجھانے کی کوشش کی۔۔

"نہیں آپ میرے ساتھ چلیں ورنہ میں ناراض ہو جاؤنگی"

فاطمہ مصنوعی سنجیدگی سے بولی

"ارے اچھا اچھا چل رہی ہوں! منہ مت بناؤ"

انوشے نے بلاخر ہار مان لی اور کھڑے ہو کر نقاب لگانے لگی۔ فاطمہ نے بھی اپنے چہرے پر گہری مسکراہٹ سمیٹی

اور اسکو ساتھ لیتی ہوئی چل پڑی۔۔

معاوض گاڑی سے ٹیک لگائے باہر کھڑا موبائل چلا رہا تھا، انوشے نظریں جھکائے چل رہی تھی، جبکہ فاطمہ مسکراتے

ہوئے انوشے کے ساتھ سامنے دیکھتے ہوئے چل رہی تھی۔

"بھیا یہ میری فرینڈ ہے اسے بھی گھر ڈراپ کرنا ہے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

فاطمہ نے معاوز کو متوجہ کیا۔ معاوز نے نظریں اٹھا کے لمحے بھر کو انوشے کی طرف دیکھا اور پھر فاطمہ کو کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ کسی خیال کے تحت دوبارہ انوشے کو گھورنے لگا، انوشے کی طرف دیکھ کر تو مانوا سکی نظریں پلٹنا ہی بھول گئی تھی، جبکہ انوشے اپنے بیگ میں ہاتھ مار کر کچھ ڈھونڈ رہی تھی۔۔ انوشے نے نقاب کیا ہوا تھا جس میں سے صرف اسکی آنکھیں ہی دیکھ رہی تھی مگر معاوز ان آنکھوں کو کیسے بھول سکتا تھا وہ تو لاکھوں میں بھی ان آنکھوں کو با آسانی پہچان سکتا تھا۔ آخر اسی نے تو پہلی بار انوشے کو نقاب میں دیکھا تھا، فاطمہ نے کچھ محسوس کرتے ہی پیچ میں بول پڑی۔۔

"بھیا یہ انوشے ہیں"

اسنے لفظ انوشے پر زور دیا

"اور انوشے یہ میرے بھیا"

اس نے انوشے کو بھی معاوز کا تعارف کرانے کی کوشش کی مگر انوشے تو نجانے اپنے بیگ میں کیا ڈھونڈنے میں مشغول تھی۔۔

"انوشے تمہاری آنکھیں۔۔۔"

معاوز نے بہت آہستہ سے اپنے حلق سے یہ الفاظ نکالے۔

معاوز کی آواز سنتے ہی انوشے نے حیرانی سے پلکیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا، اسکی آنکھوں کی پنڈلیاں گھور گھور کر معاوز کا معائنہ کر رہی تھی۔

"انوشے میرے بھائی ہیں معاوز"

فاطمہ نے انوشے کو مخاطب کیا۔ انوشے نے لمحے بھر کے لیئے فاطمہ کو گھورا اور پھر دوبارہ معاوز کو دیکھنے لگی۔

"یہ معاوز ہے؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اسنے دل ہی دل میں سوچا۔

'میرا معاوز۔۔۔۔'

مگر معاوز تو ایسا نہیں تھا، یہ آنکھوں پر گلاس، ہاتھوں میں دھاگے، انگلی میں چاندی کی انگوٹھی، گلے میں وائٹ کلر کی چین، ہاں بال ویسے کے ویسے تھے۔ معاوز کا دل اتنا زوروں سے دھڑک رہا تھا کہ مانوں پھٹ کر باہر نکل آئے گا، "یار یہ کیا ہو رہا ہے، آنکھوں ہی آنکھوں میں بات کر رہے ہیں یہ لوگ جبھی مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا" فاطمہ ہاتھ باندھے کھڑی ہو کر سوچنے لگی۔

انوشے کچھ دیر اسی طرح خاموش رہ کر فاطمہ کی طرف دیکھنے لگی، اور فوراً پلٹ گئی، "فاطمہ میں چلی جاؤنگی خود"

اس نے دوسری طرف منہ کیئے دبی دبی آواز میں کہا۔

فاطمہ کچھ کہنے کے لیئے آگے بڑھی ہی تھی کہ معاوز نے اسکا ہاتھ تھام لیا، فاطمہ نے معاوز کی طرف دیکھا، معاوز نے اسے آنکھوں سے تسلی دی اور خود انوشے کے پیچھے چل پڑا۔ "انوشے ایک منٹ!"

معاوز اسکے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، اسنے معاوز کی آواز سنتے ہی اپنی رفتار بڑھادی، کہاں اسکا دل معاوز سے بات کرنے کو ترستار ہا تھا اور اب اسے سامنے دیکھ کر بات کرنے کی ہمت بھی نہیں جٹا پار ہا تھا۔ معاوز نے بھی رفتار بڑھاتے ہوئے اسکے قریب پہنچ کر اسکا ہاتھ تھاما۔

انوشے نے آنکھوٹھے سے آنسو صاف کئے، اور فوراً پیچھے مڑ کر اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑایا۔ "ڈونٹ ٹچ می!"

اسنے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا، آواز میں کرب نمایاں تھا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"انوشے مجھے معاف کر دو پلرز"

وہ وہیں سڑک پر گٹھنوں کے بل بیٹھ گیا اور اسکے آگے ہاتھ جوڑنے لگا۔ معاوز کی بھی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ہاتھ تھے جو بری طرح کپکپا رہے تھے، انوشے کا دل کیا فوراً ان ہاتھوں کو تھام لے مگر نہیں اسے بھی شکوہ تھا معاوز سے، کیوں کیا تھا معاوز نے اسے تنہا، کیوں چھوڑا اسنے، ڈھیروں سوال تھے جو اسکے ذہن میں گردش کر رہے تھے۔ وہ پتھر کا مجسمہ بنی پہلے تو گھورتی رہی پھر اس سے گویا ہوئی۔

"اب آپ کو یہ نائک کرنے کی ضرورت نہیں ہے، مہربانی کڑ کے خوش رہیں اور رہنے دیں"

انوشے منہ پھیر کے بالکل سپاٹ لہجے میں بولی، اور واپس پلٹ گئی۔

"انوشے ایک منٹ رکھو تو!!"

اب کی بار فاطمہ کی آواز نے اسے روکا

"فاطمہ مجھے نہیں پتہ تھا یہ تمہارا بھائی ہے! اگر پتہ ہوتا تو تم سے بھی دور ہی رہتی۔۔ تم نہیں جانتی کیا کیا ہے اسنے میرے ساتھ۔۔ مجھے زندگی کے حسین خواب دکھا کر ڈرپوکوں کی طرح فرار ہو گیا"

انوشے نے پلٹ کر فاطمہ کو گھورا اور پھر معاوز کی طرف نفرت کی نگاہ ڈالتے ہوئے بولی۔

"جانتی ہوں میں سب!! میں گئی تھی کراچی آپ کے گھر، آپ کے بابا سے ہی آپ کی یونی کا ایڈریس لیا اور خوشی تو تب ہوئی جب معلوم ہوا کہ آپ بھی اب سرگودھا میں ہو،، اسے خدا کی طرف سے اتفاق ہی سمجھ لیں کے آپ اور بھائی پچھلے کئی سالوں سے ایک ہی شہر میں رہ رہے ہو،، میں نے روزانہ بھیا کو اذیت سے گزرتے دیکھا ہے۔۔"

"فاطمہ تم جاؤ پلرز۔۔"

معاوز نے اسے بھیجنے کی کوشش کی۔

"بھیا ایک سیکنڈ!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

فاطمہ نے اسے ہاتھ سے رکنے کا اشارہ کیا اور دوبارہ انوشے سے مخاطب ہوئی۔

"آپ کو پتہ ہے بھیا صرف ایک گھنٹہ سوتے ہیں رات میں کیوں کے تہجد کے لیئے یہ ضروری ہوتا ہے، بھیا سارا دن کام کرتے ہیں اور ساری رات رو کر گزارتے ہیں، اتنا روتے ہیں بھیا کہ انکی آنکھیں تک سوج جاتی ہیں، آنکھوں میں جلن ہونے لگتی ہے، نظریں بھی اسی وجہ سے کمزور ہو گئی ہیں، میں نے پل پل بھیا کو تڑپتے دیکھا ہے، میں آپ لوگ کے الگ ہونے کی سہی وجہ نہیں جانتی مگر اتنا ضرور جانتی ہوں آپ دونوں ہی ایک دوسرے کو بچد چاہتے ہو"

فاطمہ مصنوعی سنجیدگی سے بول رہی تھی جبکہ معاویہ سر جھکائے کھڑا تھا۔
فاطمہ کی بات سن کر انوشے دھیرے دھیرے معاویہ کی طرف بڑھنے لگی۔
"کیوں کیا تھا میرے ساتھ ایسا جب خود ہی نہیں رہ سکتے تھے"
وہ سسکتی ہوئی آواز میں بول رہی تھی۔

"مجبور تھا انوشے"
معاویہ نے شرمندگی سے نظریں جھکائی ہوئی تھی۔
"ایسی بھی کیا مجبوری تھی جو مجھے یوں تنہا چھوڑنا پڑا، جب نہیں تھی ہمت تو پہلے ہی منع کر دیتے۔"
"ارے یار ایسے بچہ راستے میں گلے شکوے نہیں مٹاتے، گاڑی میں بیٹھ کر آرام سے بات کر لو"
فاطمہ ان دونوں کے درمیاں حائل ہو گئی۔

"نہیں بس میں خود چلی جاؤنگی، گھر پر ممانی پریشاں ہو رہی ہونگی"
انوشے نے سنجیدگی سے فاطمہ کی طرف دیکھا۔

"انوشے میں چھوڑ دیتا ہوں نا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز بڑی اپنائیت سے بولا جس کو انوشے منع ہی نہ کر سکی اور اثبات میں گردن ہلاتی ہوئی انکے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

"ہاں اب کر لو آپ لوگ گلے شکوے، میں کان بند کڑ لیتی ہوں!"

فاطمہ بھی انوشے کے ساتھ ہی پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے گاڑی میں چھائے ہوئے مکمل سکوت کو توڑنے کی کوشش کی۔

"نہیں مجھے کوئی گلا نہیں ہے"

انوشے منہ پھیر کر بولی

"انوشے میں اس وقت خود کو تمہارے قابل نہیں سمجھتا تھا۔"

معاوز نے آگے والا شیشہ انوشے کی طرف کیا۔

"آپ میرے قابل تو پہلے تھے، مگر اب اس طرح لفنگے بن کر تو کبھی میرے قابل نہیں بن سکتے۔"

انوشے یک دم تپ کڑ بولی جبکہ فاطمہ انوشے کی بات پر ہلکا سا مسکرائی۔

"لفنگا"

معاوز عجیب سی شکل بناتے ہوئے شیشے میں اپنے آپ کو دیکھنے لگا۔

"انوشے یہ جو بھیا نے ہاتھ میں دھاگے باندھے ہوئے ہیں یہ سب منت کے ہیں۔ آپ کی منت مانگی ہوئی تھی

انہوں نے، اور یہ انگوٹھی مزار کی ہے، اور گلے میں ڈالی ہوئی چین یہ بھی دم کروائی ہوئی ہے۔۔"

فاطمہ انوشے کی بات سمجھ گئی تھی اس لیئے تفصیل دینے لگی۔۔

"اچھا"

انوشے نے بس اتنا ہی کہا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ہاں تو کرو گی میرے بھائی سے شادی؟"

فاطمہ شوخیانہ لہجے میں بولی

"میں نے اب یہ فیصلہ اپنے گھر والوں پر چھوڑا ہے"

انوشے نے شیشے میں معاویہ کی آنکھیں دیکھ کر نگاہیں پھیر لیں۔

"کراچی یہ یہاں؟"

اس بار معاویہ نے پوچھا

"فاطمہ میں واپس چلی جاؤنگی اسی ہفتے کراچی۔"

انوشے نے معاویہ کو نظر انداز کرنے کی کوشش کی۔

"ٹھیک ہے پھر ہم بارات لے کر کراچی آجائے گے"

فاطمہ مسکراہٹ دبانے کی کوشش کرنے لگی۔

"اچھا سنو بس سائیڈ پر رکو اداویہیں اتر جاؤنگی، آگے کسی نے دیکھ لیا تو مسئلہ بن جائے گا"

انوشے نے اپنا ہاتھ فاطمہ کے ہاتھ پر رکھا۔ معاویہ نے انوشے کی بات سن لی تھی اس لیے سائیڈ پر ہی گاڑی روک

دی۔ انوشے نے ایک نظر معاویہ کو دیکھا اور پھر فاطمہ کو اللہ حافظ کہتے ہوئے آگے مڑ گئی۔

انوشے بیچینی سے بیڈ پر کبھی بیٹھ جاتی تو کبھی کھڑی ہو کر ادھر ادھر ٹھہرنے لگتی۔ اسے تو اب تک یقین ہی نہیں ہو رہا تھا کہ معاویہ سے اسکی ملاقات ہوئی ہے، کتنے سارے شکوے تھے، کتنی باتیں تھیں جو اسے پوچھنی تھیں مگر اسے سامنے دیکھ کر تو انوشے جیسے سب بھول گئی تھی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"میں کراچی چلی جاتی ہوں واپس۔۔ ماموں سے کھ کڑ اپنا ٹرانسفر وہیں کروالونگی اور وہیں کنٹینو کرونگی پڑھائی بھی

وح خود سے ہمکلامی کرنے لگی

"اور اگر معاوز نہیں آیا وہاں تو؟"

پھر خود ہی پریشاں ہو کر بیڈ پر بیٹھ گئی، تبھی اسکو معاوز کے جڑے ہوئے ہاتھ نظر آئے،

"آجائے گا وہ اسکے تو اچھے بھی اینگے۔۔ اور اگر نہیں آیا تو مجھے کیا خود ہی تڑپے گا"

وہ ہلکا سا مسکرائی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

انوشے دھیمے دھیمے چلتی ہوئی ہال سے کاریڈور پہنچی جہاں فاطمہ پہلے سے ہی اسکا انتظار کر رہی تھی۔

"آج تم جلدی آگئی؟"

انوشے اسکے پاس بیٹھتی ہوئی بولی

"نہیں شاید آج آپ لیٹ ہو گئی۔"

فاطمہ مطمئن انداز میں بولی۔

"اوہ اچھا ہاں یہ ہو سکتا ہے!"

انوشے اسے دیکھ کر مسکرائی

"اور کیا سوچا پھر۔۔"

فاطمہ اس بار سنجیدگی سے بولی

"کس بارے میں؟"

انوشے نے نظریں پھیریں

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"آپ کو اچھے سے پتہ ہے کس بارے میں بات کر رہی ہوں میں"

"وہ۔۔ فاطمہ میں نے ماموں ممانی سے بات کر لی ہے آج یہاں میڈم سے بھی بات کر لوں گی۔ اور اسی ہفتے کراچی چلی جاؤں گی۔"

انوشے سامنے کی طرف دیکھنے لگی

"اچھا ٹھیک ہے!"

فاطمہ اثبات میں گردن ہلانے لگی کہ تبھی بیل بج اٹھی۔

"لگتا ہے سچ میں، میں ہی لیٹ ہو گئی تھی"

انوشے مسکراتے ہوئے کھڑی ہو گئی، فاطمہ بھی اسکے ساتھ باتیں کرتے کرتے چلنے لگی۔۔

"ارے واہ لگتا ہے آج تو میں نیچے آنے میں بھی کافی لیٹ ہو گئی۔"

انوشے کلاس کے بعد کاریڈور میں آئی جہاں توقع کے برعکس فاطمہ پہلے سے ہی موجود تھی

"ہاں لگتا ہے آج کل آپ سوچ رہی ہیں کچھ زیادہ اس لیئے ہر کام میں لیٹ کر رہی ہیں۔"

فاطمہ نے چیئر آگے کڑ کے اسے بیٹھنے کی جگہ دی۔

"انوشے بیٹا آپ کو لینے آگئے"

بوانے آکر خبر دی۔

"ارے یار یہ آج اتنی جلدی کیوں آگئے۔"

انوشے منہ بسورتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

"لگتا ہے آپ کا دل نہیں ہے بھائی سے ملے بغیر جانے کا"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

فاطمہ اسکے چہرے کو پڑھتے ہوئے بولی

"او۔۔۔ن۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔"

انوشے نظریں چرانے لگی۔

"ہاں ہاں سب سمجھ رہی ہوں کیسی بات ہے، دل میں امنگیں جاگ رہی ہیں بھائی کو دیکھنے کی"

فاطمہ نے انوشے کو چھیڑنے کے سے انداز میں کہا۔

"نہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا اب!"

انوشے نقاب لگا کر فاطمہ سے گلے ملی، فاطمہ بھی ہلکا سا مسکرا دی اور اسے جاتا ہوا دیکھنے لگی۔

معاوز گاڑی کے باہر کھڑا پیچینی سے گیٹ کو طرف دیکھ رہا تھا تبھی اسے فاطمہ اکیلی اسی طرف آتی دکھائی دینے لگی

، وہ نظریں گھما گھما کڑا دھر دھر دیکھنے لگا۔

"بھیا وہ چلی گئی ہے گھر"

فاطمہ اسکی پیچینی کو بھانپتے ہوئے بولی

"اچھا چلو آؤ تم"

معاوز نے گاڑی کا گیٹ کھولا

"کراچی جانا پڑے گا ہمیں"

فاطمہ اسکے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی۔

"کراچی چلی گئی وہ؟"

معاوز حیرانی سے اسکی طرف دیکھنے لگا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"نہیں چلی جائے گی تھوڑے دن میں بس آپ امی کو راضی کر لینا۔"

فاطمہ بلکل سنجیدگی سے بول رہی تھی۔

انکی ٹینشن تم مت لو میں منالونگا انہیں۔۔ بس ایک بار ملاقات ہو جاتی نا انوشے سے "

معاوز افسردگی سے بولا

"ارے بھیا جہاں اتنا انتظار کیا وہاں تھوڑا اور کر لو۔۔ بے فکر رہو میں نے اسکی آنکھوں میں بھی آپ کے لئے بے

انتہا مچینی دیکھی ہے "

فاطمہ معاوز کو مطمئن کرنے لگی۔ معاوز نے بھی اثبات میں گردن ہلا دی۔۔

"انوشے بیٹا سب سامان دیکھ لیا نہ،، سب رکھ لیا ہے؟"

انوشے کے ماموں باہر گاڑی کے پاس کھڑے ہو کر پوچھ رہے تھے۔

"جی ماموں سب رکھ لیا ہے،"

انوشے ہاتھ میں موبائل لیئے اسی طرف بڑھ رہی تھی

"بیٹا کراچی جا کر بھول مت جانا، آتی رہنا!"

انوشے کی ممانی نے سر پر ہاتھ پھیر کے اسے دعا دی۔ انوشے بھی ان سے مل کر گاڑی میں بیٹھ گئی۔ گاڑی ایئر پورٹ

کی طرف رواں دواں تھی، انوشے ونڈوسیٹ سے سرٹکائے خیالوں میں گم تھی۔

"بس معاوز آجائے ایک بار،، اگر اس بار بھی پلٹ کر نہیں پوچھا اس نے تو؟؟"

اسکے ذہن میں عجیب عجیب سے خدشات آرہے تھے۔

"نہیں آجائے گا وہ"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

اس نے خود کو تسلی دی اور سیٹ سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند لیں۔۔

"انوشے تمہیں پکا یقین بھی ہے کہ وہ آجائے گا؟ اسکی وجہ سے تم وہاں پڑھائی ادھوری چھوڑ کے آگئی ہو" ماہین اسکے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ انوشے موبائل میں لگی پڑی تھی۔۔

"ہاں ماہین وہ رو رہا تھا، اسکو بھی شاید اتنی ہی تکلیف ہوئی تھی مجھے چھوڑ کر جتنی مجھے ہوئی تھی،"

انوشے نے ماہین کی بات سن کر موبائل سائیڈ پر رکھا اور سنجیدی سے بولی۔

"مگر ایک ہفتہ ہو گیا ہے تمہیں اے ہوئے۔ اب تک کوئی رابطہ نہیں کیا اسنے" ماہین مشکوک لہجے میں بولی۔

"ماہین آجائیں گے یار، تم ٹینشن مت لو"

انوشے بیزاریت کے ساتھ بولی

"اچھا چلو یار ندا کی طرف چلتے ہیں، ہم گئے ہی نہیں ہیں!"

ماہین نے ٹوپک چینج کیا

"ٹھیک ہے میں عبایا پہنتی ہوں جب تک تم ماما کو بتا کر آ جاؤ"

انوشے کہتی ہوئی بیڈ سے کھڑی ہو گئی، ماہین بھی کھڑی ہو کر کمرے سے باہر نکل گئی۔۔

"بیٹا تمہیں راستہ تو پتہ ہے نہ؟"

معاویہ کی امی ونڈو سے باہر دیکھتے ہوئے بولی۔

"جی امی پتہ ہے مجھے، بس کافی سال ہو گئے نہ، اس لیئے تھوڑا سا چینج لگ رہا ہے"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز گاڑی کا سٹیرنگ گھماتے ہوئے بولا

"ہاں بھائی کو تو ایک ایک چیز یاد ہے انوشے سے جڑی"

فاطمہ معاوز کے ساتھ والی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی معاوز کو چھیڑنے لگی جس پر معاوز نے اسے گھور کر دیکھا۔

انوشے اور ماہین ندا کے ساتھ بیٹھی ہوئی خوش گپوں میں مصروف تھی تبھی انوشے کا فون بج اٹھا
"کس کی کال ہے؟"

ماہین نے ائیر واپس کر پوچھا

"یار بابا کی کال ہے۔ ایک منٹ!"

انوشے کھڑی ہوئی اور سائیڈ میں جا کر کال رسیو کی

"بیٹا جلدی سے جلدی گھر پہنچ جاؤ"

کال رسیو کرتے ہی جنید صاحب کی آواز سنائی دی شاید وہ انوشے کے کال اٹھانے کا ہی انتظار کر رہے تھے۔

"کیا ہوا ہے بابا؟"

انوشے نے پریشان کن لہجے میں دریافت کیا

"کچھ نہیں بیٹا بس جلد سے جلد گھر آ جاؤ"

جنید صاحب نے گویا حکم دیا

"اچھا آتی ہوں"

انوشے نے کہتے ہی فون کاٹ دیا۔

"ماہین یار گھر میں شاید کچھ مسئلہ ہو گیا ہے بابا بلارہے ہیں!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے اس کے سر کے پاس کھڑے ہو کر بولی

"اللہ خیر کرے یا سب تھک تو ہے نہ؟"

ندا کہتی ہوئی فوراً کھڑی ہو گئی

"ہاں ہاں سب ٹھیک ہو گا تم پریشاں مت ہو، ماہین چلو جلدی کھڑی ہو جاؤ"

انوشے ندا کو تسلی دیتے ہوئے ماہین سے مخاطب ہوئی۔ ماہین گردن ہلاتی ہوئی کھڑی ہو گئی جبکہ انوشے نقاب کرنے لگی۔۔

"پتہ نہیں یا کیا ہوا ہو گا! ایک تو کچھ بتایا بھی نہیں بابا نے"

انوشے تیز تیز قدم بڑھاتے ہوئے ماہین کا ہاتھ پکڑے چل رہی تھی

"کچھ نہیں ہوا ہو گا یا ر۔ ٹینشن نہ لے"

ماہین نے ہاتھ میں پہنی گھڑی کی میں ٹائم دیکھا

"خدا کرے ایسا ہی ہو!"

انوشے پریشاں کن لہجے میں بولی

گھر کے گیٹ کے پاس پہنچ کر انوشے نے تین سے چار بار بیل بجائی، دو منٹ تک کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے زور

سے بیل پر انگلی رکھ دی اور جب تک نہیں چھوڑی تب تک مسز جنید نے آکر گیٹ نہیں کھولا۔

"کیا ہو گیا بیٹا میں آہی رہی تھی۔۔ تھوڑا صبر کر لیا کرو"

مسز جنید ڈانٹنے کے سے انداز میں بولی

"ہاں آنٹی پتہ نہیں کیوں پریشاں ہو رہی ہے یہ!"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

ماہین کہتے ہوئے فوراً اندر گھس گئی۔

"جی ماما کیا ہوا بابا نے مجھے ارجنٹ کال کر کے گھر آنے کا کہا۔۔۔ اور یہ۔۔۔ یہ کیا کوئی آیا ہوا ہے؟"

انوشے اندر چلتی ہوئی گیٹ کے پاس پڑی چپلوں پر نگاہیں دوڑانے لگی۔

"ہاں کچھ خاص لوگ اے ہیں اندر ڈرائنگ روم میں ہیں!"

مسز جنید کہتی ہوئی کچن کی طرف چلی گئی

"واہ!! بلا تو مجھے ایسے رہے تھے جیسے کہیں بم پھٹ گیا ہو"

انوشے اپنا اسکارف اور عبایا اتار کر دوپٹہ پہننے لگی۔

"بیٹا ذرا آرام سے بولو! تمہارے رشتے والے اے ہیں اب جاؤ اور اندر انکو یہ کولڈ ڈرنک پیش کر دو۔۔"

مسز جنید کچن سے ٹرے لے کر آئی اور اسکے سامنے کر دی۔

"کیا؟"

انوشے آنکھیں پھاڑ کر انہیں دیکھنے لگی جبکہ ماہین منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگی

"تم چپ کرو"

انوشے نے ماہین کو گھورا۔

"مما مجھے نہیں کرنی شادی وادی۔۔ اور انکی ہمت کیسے ہوئی میرا رشتہ لانے کی، ابھی بتاتی ہوں انہیں۔"

انوشے غصے میں ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ مسز جنید نے اسکا ہاتھ پکڑا۔

"دیکھو کوئی فضول حرکت کرنے کی ضرورت نہیں ہے، شادی نہیں کرنی تو مت کرنا ابھی بس یہ ٹرے ٹیبل پر رکھ

آؤ چپ چاپ۔۔"

مسز جنید غصیلے لہجے میں بولی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ارے میں بھی دیکھ کے آؤں آخر کس میں اتنی ہمت آگئی کہ وہ انوشے کو جھیلنے کے لیئے تیار ہو گیا" ماہین بھی کھڑی ہو کر ڈرائنگ روم کی طرف بڑھنے لگی۔

"ارے ماما اسکا کروادو رشتہ، اسکے گھر والوں کو کال ملا کر بتا دیتی ہوں کہ اسکا رشتہ آیا ہے آکر دیکھ لیں" انوشے موبائل میں نمبر ملانے ہی لگی تھی کہ ماہین نے اسکے ہاتھ سے فون چھین لیا۔

"نہیں مجھے نہیں کرنی شادی ابھی، تمہارے لیئے آیا ہے رشتہ تم ملو جا کر"

ماہین استہزایا لہجے میں بولی

"انوشے تم جاؤ اور یہ ٹرے رکھ کے آ جاؤ۔ ایک بار لڑکے کو دیکھ لو ہم بھی تمہارے ساتھ زبردستی نہیں کریں گے" مسز جنید سنجیدگی سے بولی

"اچھا دیجیے۔"

انوشے نے مسز جنید کے ہاتھ سے ٹرے تھامی

"ارے ارے دلہن صاحب، دوپٹہ تو پہن لیجیے ٹھیک سے۔"

ماہین انوشے کا دوپٹہ ٹھیک کرنے لگی جبکہ انوشے اسے غصے سے گھور رہی تھی

"بیٹا تم تو بچ جانا مجھ سے"

انوشے نے آہستہ سے کہا اور جلدی جلدی ڈرائنگ روم کی طرف بڑھنے لگی۔

"ارے آہستہ چلو۔ ذرا نزاکت تو لاؤ اپنے اندر۔"

ماہین اسے چھیڑ رہی تھی جبکہ انوشے اسکی باتوں سے اور بھی آگ بگولہ ہو رہی تھی۔۔۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

انوشے نظریں ٹرے پر کی مئے ہوئے ڈرائنگ روم میں داخل ہوئی، ماہین بھی اسکے ساتھ ساتھ ہی چل رہی تھی، انوشے نے کسی کو بھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا بس خاموشی سے ٹیبل پر ٹرے رکھ کے واپس پلٹی ہی تھی کہ کسی کی آواز پر ایک دم رک گئی۔

"لو انوشے تم تو مجھے ایک ہفتے میں ہی بھول گئی"

آواز جانی پہچانی سی لگی تھی اس لی مئے اسنے فوراً پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں فاطمہ اور اسکے ساتھ ایک 35 سے 40 سالہ خاتون بیٹھی تھی۔ انکی شکل فاطمہ سے خاصی مل رہی تھی اس لی مئے انوشے کو پہچاننے میں بالکل دیر نہ لگی کہ یہی فاطمہ کی امی ہیں۔

"فاطمہ تم!!"

انوشے وہیں کھڑے ہو کر پریشاں کن لہجے میں آہستہ سے بولی
"ہاں بیٹا اور یہ معاوز! اسے بھی بھول گئی"

تبھی اسے دوسری طرف سے جنید صاحب کی آواز سنائی دی۔

انوشے نے نظریں فاطمہ سے ہٹا کر جنید صاحب کی طرف کیں اسکی تو خوشی سے باچھیں ہی خل گئی۔ جنید صاحب کے ساتھ ہی معاوز بیٹھا ہوا تھا، وہ اسے ٹکٹکی باندھے گھورنے لگی، آج وہ بلیک شرٹ کے ساتھ خاکی رنگ کی پینٹ پہنا ہوا تھا، گلے میں کوئی چین تھی نہ ہاتھوں میں کوئی انگوٹھی، البتہ بس سیدھے ہاتھ میں ایک موٹا سا کلا دھاگہ بندھا ہوا تھا۔

"انوشے یہ میری امی ہیں"

فاطمہ نے اسکی توجہ اپنی طرف کی۔

انوشے انہیں سلام کرتے ہوئے معاوز کے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی جہاں ماہین پہلے سے ہی بیٹھی ہوئی تھی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ماشاء اللہ آپ کی بیٹی بہت پیاری ہے"

معاوز کی امی جنید صاحب سے مخاطب تھی۔ جنید صاحب بھی مسکراتے ہوئے گردن ہلانے لگے۔۔

"ہاں تو انوشے، بھابھی بننا پسند کرینگے میری"

فاطمہ نے انوشے کی طرف شوخیانہ انداز میں دیکھا۔

انوشے بس نیچے دیکھ کر مسکرا دی۔ اتنی ہی دیر میں مسز جنید کھانے کے لیئے چپس، سمو سے وغیرہ بھی لے آئی۔

"ہائے کیا شرم مار ہی ہے"

معاوز انوشے کو دیکھ کر دل ہی دل میں سوچنے لگا۔

"ہاں انوشے بیٹا کیا سوچا پھر، ابھی جواب دیدو کیونکہ پرسوں ہی ان لوگوں نے سرگودھا واپس جانا ہے"

اس بار مسز جنید نے انوشے سے اسکی رائے مانگی

"انوشے کی تو ناں ہے ابھی اسنے باہر ہی منع کیا تھا"

ماہین ٹانگ پر ٹانگ رکھتے ہوئے بولی۔

"نہیں نہیں وہ تو مجھے پتہ نہیں تھا کہ یہ ہیں"

انوشے ماہین کی بات سن کر جھٹ سے بولی جس پر فاطمہ اور ماہین قہقہہ لگا کر ہنس پڑے۔

"ٹھیک ہے پھر کل ہی نکاح کر لیتے ہیں رخصتی بعد میں ہو جائے گی"

معاوز کی امی مدعے پر آئی

"لیکن کل تو بہت زیادہ جلدی ہو جائے گا، آپ منگنی کر لیں نکاح رخصتی بعد میں ہو جائے گی"

جنید صاحب نے انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"دیکھیں بھائی صاحب منگنی کسی بھی طرح سے ہمارے اسلام میں جائز نہیں ہے ہم فلحال بچوں کو حلال رشتے میں باندھ دیتے ہیں رخصتی بھی بہت جلد لینے آجائیں گے"

معاوز کی امی نے سمجھانے کے سے انداز میں کہا۔ جنید صاحب پریشاں ہو کر مسز جنید کو دیکھنے لگے۔
ٹھیک ہے منگنی کرنا تو ہندو روایت میں شمار ہوتا ہے ہم نکاح کر دیتے ہیں کل سادگی سے، رخصتی انوشے کو ڈگری ملنے کے بعد کر دیں گے۔"

مسز جنید مطمئن انداز میں بولی۔

"لیکن اس میں تو ایک سے زیادہ سال لگ جائے گا اتنا عرصہ کیسے جھیلیں گے ہم اسے اپنے پاس ماہین بلکل سنجیدگی سے بول رہی تھی جبکہ انوشے کا تو بس نہیں چل رہا تھا اسے کچھ اٹھا کر مار دیتی۔
ٹھیک ہے جیسا آپ لوگوں کو سہی لگے"

معاوز کی امی مسز جنید کی طرف دیکھنے لگی

"ٹھیک ہے پھر کل رات 8 بجے رکھ لیتے ہیں نکاح بلکل سادگی سے گھر پر ہی۔"

جنید صاحب نے حتمی فیصلہ دیا۔

"سہی ہے پھر ہم کل آئیں گے"

معاوز کی امی کہتی ہوئی کھڑی ہو گئی۔

"کچھ کہا تو لیں!!"

مسز جنید نے انہیں روکنے کی کوشش کی

"نہیں بس اب چلنا ہے ٹائم کافی ہو گیا ہے،"

خوشخبری

اگر آپ لکھ سکتے ہیں اور اپنے اندر کے لکھاری کو باہر لانا چاہتے ہیں تو لکھاری آن لائن میگزین آپ کو اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے لئے بہت اچھا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ لکھاری آن لائن میگزین کا حصہ بنئے اور آج ہی اپنی تحریر (افسانہ، ناول، ناولٹ، کالم، مضامین، شاعری) اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی کوئی بھی تحریر ضائع نہیں کی جائے گی اور ایک ہفتے کے اندر ہمارے سب ویب بلاگز (ویب سائٹس) اور سوشل میڈیا گروپس اور پیجز پر پبلش کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے ابھی رابطہ کریں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاویہ کی امی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور انوشے کے قریب آکر اسکے ہاتھوں پر چند پیسے رکھ کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"اب بہت جلد میری بھابھی بن جاو گی بہت خوشی ہو رہی ہے!"

فاطمہ اسکے پاس آکر اسے گلے ملی، معاویہ بھی انوشے کی طرف نظریں چراچرا کر دیکھ رہا تھا اسکا تودل ہی نہیں کر رہا تھا اٹھنے کا وہ تو فاطمہ کے آواز دینے پر کھڑا ہو گیا اور دل ہی دل میں انوشے کو ہمیشہ کے لیئے اپنا بنانے کا وعدہ کر کے رخصت ہوا۔۔۔

نکاح کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ نکاح سادگی سے ہونا تھا مگر جنید صاحب کے ہاں تو شاید سادگی بھی امیروں والی تھی۔ مسز جنید صبح سے شاپنگ کرنے میں مگن تھی جبکہ جنید صاحب، مولوی اور کھانے کا انتظام کرنے میں مصروف تھے۔ انوشے جس کا نکاح تھا، ہاتھ میں چپس کا پیکٹ پکڑے صوفے پر بیٹھی ہوئی ٹی وی دیکھنے میں مگن تھی تبھی ماہین نجانے کہاں سے اسکے آرام میں خلل ڈالنے تو ٹپک پڑی۔

"یار تیرا نکاح ہے اور بیٹھی ہوئی چپس کھا رہی ہے، کچھ شرم کر"

ماہین نے اسکے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ چھینا اور خود نکال کے کھانے لگی۔

"تو کیا کروں، مولوی کو بلا کر لاؤں؟"

انوشے نے واپس اسکے ہاتھ سے چپس کا پیکٹ چھینا چاہا جسے ماہین نے ہاتھ گھما کر پیچھے چھپا دیا۔

"نہیں تیاری کر، پارلر جا، تیرا نکاح ہے نکاح"

ماہین اسکو چھیڑنے کے سے انداز میں بول رہی تھی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"یار ماما ڈریس لینے گئی ہیں شام کے لیئے اور میک اپ میں کرتی نہیں پتہ بھی ہے تمہیں بس تم تیار کر دینا مجھے ہلکا پھلکا۔"

انوشے انگڑائیاں لینے لگی

"یار ویسے کیا قسمت پائی ہے، آخر کو تمہیں تمہارا معاوضہ مل ہی گیا"

ماہین رشتہ کرنے لگی

"ماشاء اللہ بولدے"

انوشے اسے گھورنے لگی۔

"ماشاء اللہ ماشاء اللہ، اللہ تم لوگ کی جوڑی ہمیشہ سلامت رکھے۔"

ابھی ماہین کھ رہی تھی کہ مسز جنید بھی آگئی۔

"انوشے بیٹا جلدی تیار ہو جاؤ ایسے آرام سے بیٹھی ہو"

مسز جنید شاپنگ بیگ صوفے پر رکھنے لگی۔

"ارے ممانکا 8 بجے ہو گا ابھی 3 بج رہے ہیں"

انوشے نے گھڑی کی طرف اشارہ کیا

"اچھا جا کر مہندی تو لگواؤ ایسے آرام سے بیٹھی ہو"

مسز جنید اسے غصے سے گھورنے لگی

"ارے ہاں مہندی تو میں بھول ہی گئی تھی چلو ماہین کسی اچھے سے پارلر میں چلتے ہیں مہندی لگوانے کے لیئے"

انوشے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے فوراً کھڑی ہو گئی۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

نکاح کی تیاریاں مکمل ہو چکی تھی، معاوز کی فیملی بھی آچکی تھی، انوشے گولڈن کلر کی فراق جس پر لائٹ پنک نگوں کا کام ہوا تھا، زیب تن کی ہوئی تھی، دوپٹہ بڑی نفاست سے آدھے سر پر ڈالا ہوا تھا جس کا ایک سر آگے کو تھا جبکہ دوسرا سر اگندھے پر سے پن اپ کر کے پیچھے کو لٹکایا ہوا تھا۔۔۔ چہرے پر ہلکا پھلکا میک اپ کیا ہوا تھا، وہ اس سادگی میں بھی بڑی حسین لگ رہی تھی، عموماً وہ کم ہی تیار ہوا کرتی تھی کسی نے بھی اسے آج تک میک اپ کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا شاید یہی وجہ طبی کے آج ہلکے پھلکے میک اپ میں بھی وہ اتنی حسین لگ رہی تھی۔۔۔

بھر حال نکاح شروع ہوا، قبول ہو بولتے ہی مبارک ہو مبارک ہو کی صدائیں آنے لگی، انوشے کی بھی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا آج وہ انوشے جنید شاہ سے انوشے معاوز بن چکی تھی، اسنے ایک نظر اٹھا کر نیٹ کے پردے سے معاوز کو دیکھا، معاوز نے سلوٹی کلر کا کرتا اور اسی رنگ کا واس کوٹ پہنا ہوا تھا، چشمہ اب بھی آنکھوں پر لگا ہوا تھا، وہ فاطمہ سے باتوں میں لگن تھا۔ انوشے کو اس وقت وہ اتنا حسین لگ رہا تھا کہ اسکا بس نہیں چل رہا تھا معاوز کے پاس ہی جا کر بیٹھ جائے۔

"اب معاوز میرا ہو گیا ہے ہمیشہ کے لیئے"

یہ خیال آتے ہی اسکو اتنے شور میں عجیب سا سکون محسوس ہوا، بہت ہی گہرا سکون۔۔۔۔۔

"مسز معاوز! کیسی ہیں آپ؟"

وہ نکاح سے فارغ ہو کر تھکی ہوئی بیڈ پر لیٹی ہی تھی کہ کسی انجان نمبر سے میسج موصول ہوئے۔ مگر وہ سمجھ چکی تھی کہ یہ نمبر کس کا ہو گا۔۔۔

"نمبر کہاں سے آیا آپ کے پاس میرا؟"

انوشے نے کچھ سوچتے ہی میسج لکھ کر بھیجا

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"ابھی تک ناراض ہیں آپ؟ اب تو نکاح ہو گیا ہے ہمارا!"

دوسری طرف سے معاوز نے میسج بھیجا

"نہیں ناراض نہیں ہوں صرف پوچھ رہی ہوں"

انوشے نے سنجیدہ لہجہ برقرار رکھا۔

"اچھا کل جا رہے ہیں ہم سرگودھا"

"سہی"

انوشے نے مختصر جواب دیا

"بات کرتی رہنا اب!"

معاوز نے ہنسنے والی ایموجیز کے ساتھ میسج بھیجا

"کیا پتہ دوبارہ چھوڑ دو۔ جب تک رخصتی نہیں ہو جاتی کم ہی بات کریں گے"

"انوشے سوری نا۔ میری غلطی تھی مانتا ہوں"

اب معاوز بھی سنجیدہ ہو گیا

"اچھا سہی میں سوری ہوں پھر بات ہوگی"

"چلو سو جاؤ"

معاوز نے میسج لکھ کر موبائل سائیڈ پر رکھ دیا اور افسردہ سا ہو کر کچھ سوچنے لگا۔

"ناراض ہے شاید ابھی تک، خیر کوئی نہیں منالونگا اسے"

معاوز سوچتے ہوئے اب سونے کی کوشش کرنے لگا۔

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

دن کیسے گزرے پتہ ہی نہ چلا، انوشے اکثر معاوضے بات کرتی تھی مگر اسکا لہجہ تلخ ہی ہوتا تھا، ایسا نہیں تھا کہ اسے معاوضے پہلے جیسی محبت نہیں تھی مگر وہ اب ڈرتی تھی کہ کہیں محبت میں زیادتی کی وجہ سے معاوضے دوبارہ چھوڑ کے نہ چلا جائے۔۔ خیر انوشے کو ڈگری بھی مل گئی، اور معاوضے کی امی بیچ میں آکر تاریخ پکی بھی کر چکی تھی۔ انوشے کی رخصتی میں تقریباً ایک ہفتہ رہ چکا تھا، وہ بیڈ پر ماہین کے ساتھ گپ شپ لگا رہی تھی۔۔۔

"یار انوشے جیجو سے ملنے جا رہی ہو یہ نہیں؟"

ماہین انوشے کے موبائل میں میسج پڑھ رہی تھی
"یار ایک ہفتہ تو رہ گیا ہے شادی کے بعد روز ہی ملا کرو گی"

انوشے بیڈ کے سرہانے ٹیک لگاتے ہوئے بولی

"بیچارہ روز منتیں کر رہا ہے ایک بار تمہارے دیدار کا شرف چاہتا ہے"

ماہین نے ہنستے ہوئے اسی کے میسج اسکے سامنے کیا

"بری بات کسی کے پر سنل میسجز نہیں پڑھتے"

انوشے اسی طرح بیٹھی ہوئی اطمینان سے بولی

"یار میرے دماغ میں ایک آئیڈیا ہے، ایک بار مل لو بڑا مزہ آئے گا"

ماہین یک دم چہرے پر تنزیہ مسکراہٹ سجاتے ہوئے سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔۔

"کیا؟؟؟"

انوشے اسے تشویش بھرے لہجے میں گھورنے لگی

"انوشے مجھے تو یقین ہی نہیں آ رہا کہ بس چار دن بعد ہماری شادی ہو جائے گی۔۔"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز گرے کلر کی ٹی شرٹ اور بلیک ٹاوزر میں انوشے کے بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ انوشے اپنے اسٹڈی ٹیبل کے ساتھ والی چیئر کا رخ اڑھا کر کے بیٹھی تھی۔

"یقین تو مجھے بھی نہیں ہو رہا خیر۔۔۔"

انوشے انتہائی مایوسی سے بول رہی تھی۔۔

"یار اتنی افسردہ مت ہوا کرو"

معاوز اسی کی طرف دیکھ رہا تھا

"معاوز آپ کو مجھے یوں اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیے تھا، سارا بھروسہ ٹوٹ گیا میرا"

انوشے نے نظریں نیچے کر کے کہا

"انوشے میں بہت مجبور تھا، بہت زیادہ۔۔"

معاوز اب انوشے سے نظریں نہیں ملا پارہا تھا اس لیئے اس نے منہ دوسری طرف کر لیا۔

"پتہ ہے معاوز کتنی تکلیف ہوتی ہے جب کوئی چھوڑ کر جاتا ہے، میں نے اتنا درد سہا ہے کہ میں بالکل بے حس بن

چکی ہوں، اگر میرے ٹکڑے ٹکڑے بھی کر دے جائے ناتب بھی مجھے درد کی شدت محسوس نہیں ہوگی"

"انوشے میرا مقصد تمہیں تکلیف دینا نہیں تھا، پلڑا ایسی باتیں مت کیا کرو، میری جان جاتی ہے"

معاوز نے نگاہیں بدستور نیچی کی ہوئی تھیں، مگر انوشے کی طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر اس نے گردن سیدھی کر

کے انوشے کی طرف دیکھا۔ اسکی تو مانو چیخیں نکلتی نکلتی رہ گئی تھی۔

"انوشے یہ کیا کر لیا تم نے؟"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

وہ انوشے کے ہاتھ کی طرف دیکھتا ہوا فوراً کھڑا ہو گیا۔ انوشے کے انگوٹھے کا آدھا ناخن اکھڑ چکا تھا جہاں سے اندر کا گوشت تک صاف دکھائی دے رہا تھا، اور خون تو مانو اس میں سے پانی کی طرح بہ رہا تھا، انوشے کی آنکھیں بھی لال سرخ ہو رہی تھیں۔ مگر وہ مطمئن سی بیٹھی ایک ہاتھ میں چھری پکڑی آنسو بہا رہی تھی۔

"اتنی تکلیف ہوئی تھی مجھے، شاید آپ محسوس بھی نہ کر سکو"

وہ آڑھی ہو کر بیٹھی سامنے کی طرف دیکھ رہی تھی،

"انوشے کھڑی ہو اور ہو سپیٹل چلو"

معاوز حواس باختہ سا ہو کر اسے اٹھانے کی کوشش کرنے لگا

"نہیں جانا مجھے!"

وہ پرسکون لہجے میں بولی

"پاگل ہو گئی ہو کیا؟ دماغ خراب ہے تمہارا؟"

معاوز یک دم غصے میں دھاڑا مگر انوشے کے تو سر پر جوں تک نارینگی۔ وہ ٹس سے مس نہ ہوئی تھی۔

"نہیں جارہی نہ تم! ٹھیک ہے میں بھی خود کو ختم کر لیتا ہوں، قصہ ہی ختم ہو جائے گا"

معاوز غصے میں کہتا ہوا کمرے سے نکل کر ہال کی طرف گیا، گھروالے سب باہر لنچ کے لیئے گئے تھے، شاید جان

بوجھ کر ہی گئے تھے کہ معاوز اور انوشے کچھ ٹائم ساتھ گزار سکیں۔

"یہ کچھ کرنے لے خود کو"

انوشے پریشاں سی ہو کر سوچنے لگی۔ تبھی معاوز واپس کمرے میں آیا، اب کی بار اسکے ہاتھ میں ریوالتور تھا جو اسنے

اپنی کنپٹی پر رکھ لیا۔

"سہی ہے میں مڑ جاتا ہوں، تمہاری تکلیف ختم ہو جائے گی"

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

معاوز لمبی لمبی سانسیں بھرتا ہوا آنکھیں بند کر کے بولا

"معاوز سنو یہ۔۔ یہ نقلی ہے میں مذاق کر رہی تھی۔ یہ مجھے ماہین نے دیا تھا اور وہ خون بھی کیچپ ہے وہ رکھی ہوئی بوتل"

انوشے بھاگتی ہوئی اسکے پاس پہنچی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر نیچے کیا۔

"اتنا بڑا دھوکہ، وہ بھی میرے ساتھ، معاوز کے ساتھ"

معاوز کو اب مزید غصہ آگیا

"سہی اب تم مرو!"

اسنے اپنا بازو انوشے کی گردن کے درمیاں حائل کرتے ہوئے ریوالور اسکی کنپٹی پر رخ دی

"کک۔۔ کیا ہو گیا معاوز۔۔"

انوشے تقریباً روتے ہوئے بولی۔ تبھی معاوز نے ریوالور کے ٹریگر پر اپنے انگوٹھے سے زور دیا۔ انوشے نے ڈر کے مارے آنکھیں بند کی ہوئی تھی جن میں سے آنسو بہ رہے تھے تبھی اسکے کانوں میں ہلکی سے تھک کی آواز گونجی، اسنے آواز سنتے ہی آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی

"میں زندہ ہوں"

اسنے آہستہ سے ہمکلامی کی

"نقلی ہے یہ بھی"

معاوز انوشے کو بازوؤں کی گرفت سے آزاد کرتے ہوئے زور زور سے ہنسنے لگا۔

"یہ کیا بد تمیزی ہے معاوز؟"

انوشے غصے میں زور سے چلائی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"واہ آپ کرو تو مذاق ہم کریں تو بد تمیزی، میں نے پہلے ہی نیچے کیچپ کی بوتل دیکھ لی تھی اور سب سمجھ چکا تھا"

معاوز ریو الور کی نوک پر پھونک مارتے ہوئے بولا

"بہت ہی زیادہ۔۔۔۔۔"

انوشے غصے میں آدھی ادھوری بات کھ کر پلٹ گئی۔

"اچھا اچھا سوری بابا! ویسے آپ کے بھائی کی بندوق تھی دیکھ کر بھی اندازہ نہیں ہوا آپ کو"

معاوز اس ریو الور کا معائنہ کرتے ہوئے بولا

"آپ سے تو سارے بدلے لونگی شادی کے بعد"

انوشے ایک دم تپ کر بولی۔

"ہاں انوشے بس اب چار دن بعد ہماری شادی ہو جائے گی، کتنا مزہ اے گانہ پھر ہمارے بچے ہونگے وہ جب بھی میرے پاس آیا کرینگے میں ڈانٹ کر بھگادیا کرونگا پھر تم بڑے پیار سے آکر کہو گی سنیں جی کیوں ڈانٹ رہے ہیں۔۔"

اففف کتنا مزہ اے گانا"

معاوز شیخ چلی کی طرح شیخیاں بگھارنے لگا مگر درحقیقت وہ انوشے کا موڈ چینیج کرنا چاہ رہا تھا اور کافی حد تک وہ کامیاب بھی رہا

"طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟؟ آج کہاں سے یہ ٹھہر کیوں والا بھوت اگیا آپ میں"

انوشے مڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

"عشق کا بھوت ہے یہ جو میرے سر پر سوار ہے" معاوز اس کے قریب ہوتے ہوئے بولا

"اچھا ٹھیک ہے آپ کا ٹائم ختم۔۔ اب آپ جاسکتے ہیں" انوشے نے گھڑی کی طرف اشارہ کر کے کہا

"بھگاری ہو؟" معاوز نے ائیر واپچکانی

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

"کچھ ایسا ہی سمجھ لیں۔۔ ارادے نیک نہیں لگ رہے آپ کے!" انوشے کندھے اچکا کر بولی

"چلو ٹھیک ہے ابھی جارہا ہوں چار دن بعد ہمیشہ کے لیئے اپنی بنا کر لے جاؤنگا۔"

معاویہ دم اسکے قریب آ کر گالوں کا بوسہ لے کر فوراً کمرے سے نکل گیا جبکہ انوشے پہلے تو حیرانی سے دیکھتی رہی پھر دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھ کر بیڈ پے بیٹھ گئی۔

"بس اب اتنا مت شرمو"

تبھی معاویہ ہلکا سا گیٹ کھول کے جھانکا۔ انوشے اسکی آواز سن کر یک دم سٹپٹا کر اسے دیکھنے لگی۔ معاویہ مسکراتا ہوا گیٹ بند کر کے باہر کو نکل گیا۔

آخر کو وہ دن بھی آ گیا جب معاویہ اور انوشے کی رخصتی تھی، انوشے دلہن کے لباس میں کوئی حور لگ رہی تھی۔ معاویہ بھی کسی شہزادے سے کم نہیں لگ رہا تھا ہر کوئی انکی جوڑی دیکھ کر اشک کر اٹھتا ہوں لگتا تھا جیسے خدا نے دونوں کو ایک دوسرے کے لیئے ہی بنایا تھا۔ وہ دونوں اسٹیج پر ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، کوئی نہ کوئی آتا انکے ساتھ تصویر بنا کر چلا جاتا، کھانے سے فراغت کے بعد ہی رخصتی سٹارٹ ہو گئی۔ مسز جنید انوشے کو گلے لگا کر رونے لگی۔ انوشے کی آنکھ میں ایک بھی آنسو نہیں آ رہا تھا وہ تو بس مسز جنید کو چپ ہی کر رہی تھی،

"مما آپ روئیں مت میں آتی رہونگی ملنے"

وہ انہیں دلا سے دے رہی تھی تبھی اس نے جنید صاحب کی طرف دیکھا وہ بھی اپنے آنسو جذب کرنے کی ناکام کوشش کر رہے تھے،

"ارے بابا آپ بھی رو رہے ہیں" انوشے حیرانی سے انہیں دیکھنے لگی کہ اتنی ہی دیر میں انابہ بھی آ کر اس سے لپٹ گئی اور ساتھ حنین بھی کھڑا آنسو بہانے لگا۔ انوشے پریشاں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی تبھی اسکی نظر معاویہ

Ik teri arzoo by Binte Abdusalam

پر پڑی۔

مگر معاوز تو خود اپنے آنسو صاف کرنے میں مگن تھا۔

"ارے؟؟؟ آپ کو کون چھوڑ کے بھگ گئی، جو ایسے بچوں کی طرح رو رہے ہو؟"

انوشے معاوز کی طرف دیکھ کر غصے سے بولی جبکہ فاطمہ اور ماہین پیٹ پکڑ پکڑ کر ہنس رہی تھی۔ اور موبائل کے کیمرے سے ویڈیو بھی بنا رہی تھی

خیر بڑی مشکل سے رونادھونا بند ہوا انوشے اور معاوز گاڑی میں پیچھے بیٹھے تھے جبکہ فاطمہ آگے فرنٹ سیٹ پر ڈرائیور کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"ویسے آپ کیوں رونے لگ گئے تھے؟" انوشے اسے گھورنے لگی

"و۔۔ وہ میں نے سوچا کہ اب تمہارے گھر والوں کا عذاب مجھے سہنا پڑے گا بس یہی سوچ کر رونا آگیا" معاوز سر کھجاتے ہوئے کہنے لگا۔۔

"بھیا آپ تو بس گھر چلیں بھابھی ساری کسر نکالیں گی پوری!" فاطمہ ہنستے ہوئے کہنے لگی

"کوئی بات نہیں سہ لیں گے۔۔۔ میری خوشی بھی اسے خوش دیکھ کے ہی پوری ہوگی"

معاوز نے مسکراتے ہوئے انوشے کا ہاتھ تھام لیا، گاڑی اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھی، وہ دونوں بھی زندگی کے ایک نئے سفر نئی منزل کی طرف نکل چکے تھے جہاں ڈھیروں خوشیاں انکی منتظر تھی۔۔۔

(ختم شد)